اجماع العلماء فی حرمۃ تصویر وتمثیل الانبیاء علیہم السلام

دی میسج فلم

اور

ایمان کا زوال



مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دی میسج فلم اور ایمان کا زوال

ملنے کے پتے

مکتبہ طلع البدر علینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ ملتان چونگی لاہور

ہجویری ورائٹی ہاؤس سوڈیوال ملتان روڈ لاہور

دار النور مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

قادری کتب خانہ قائد اعظم روڈ میلسی

مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ

قادری کتاب گھر کوٹ مظفر

جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا

مکتبہ اعلی حضرت دربار مارکیٹ لاہور

برائے رابطہ

مولانا فیض احمد قادری رضوی (۰۳۰۷۸۷۷۴۴۳۷)

مولانا محمد وسیم صاحب (۰۳۲۱۴۰۶۶۲۷۴)

عاشق رسول جناب الحاج محمد آفتاب قادری رضوی صاحب جناب الحاج عاشق رسول محمد نعیم صاحب جناب محمد انعام اللہ قادری رضوی صاحب جناب قاری محمد سراج الدین قادری صاحب ۔ جناب محمد الیاس قادری صاحب، مولانا قاری محمد سجاد حسین قادری صاحب، جناب علی احمد صاحب

اجماع العلماء فی حرمۃ تصویر وتمثیل الانبیاء علیھم السلام

دی میسج فلم اور ایمان کا زوال

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

نام کتاب: دی مسیح فلم اور ایمان کا زوال

مولف: مفتی ضیاء احمد القادری الرضوی
مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا
کوٹ مظفر میلسی وہاڑی

۰۳۰۴۴۱۶۱۹۱۲

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

سن اشاعت: رجب المرجب ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۷ اپریل ۲۰۱۷

تعداد: ۵۰۰۰

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سینٹر

پروف ریڈنگ: مولانا محمد شہریار رضوی، مولانا محمد افتخار احمد رضوی
جناب مولانا محمد یعقوب نقشبندی

الانتساب

خلیفہ اول، محافظ ناموس رسالت،
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
شہید محراب مسجد نبوی شریف
خلیفہ ثانی حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
شہید دار الہجرۃ
خلیفہ ثالث حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
خلیفہ رابع حضرت سیدنا مولی علی رضی اللہ عنہ

گر قبول افتد زہے عزوشرف
فقیر ضیاء احمد قادری رضوی

حسبُ الارشاد

سراپا خلوص، ہمدرد اہلِ سنت عاشق رسول
جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی صاحب حفظہ اللہ تعالی

دی میسج فلم اور ایمان کا زوال

فہرست

1۔ فلم بنانے کا مقصد تبلیغ یا تفریح 17
2۔ امام ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں 17
3۔ کیا فلموں سے اصلاح ممکن ہے؟ 18
4۔ نفع تو شراب میں بھی ہے مگر شراب حرام ہے 19
5۔ کفار کی مشابہت سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا 21
6۔ اب رسول اللہ ﷺ کا فرمان ملاحظہ کریں 21
7۔ حضرت حسان بن ثابت کا ایک ہی شعر کافی تھا 22
8۔ ان کو کیسے روکا جا سکتا ہے 23
9۔ اس فلم کے بنانے والوں کا تعارف 23
10۔ اس فلم کے رائٹر 25
11۔ اداکاروں کا تعلق کس ملک سے ہے 25
12۔ ڈانسر 25
13۔ ملبوسات کی تیاری 26
14۔ فنڈ کی فراہمی 26
15۔ مدت تکمیل 26
16۔ دی میسج فلم کی شرعی خرابیاں 27
17۔ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور منکر کا حکم 29
18۔ خود رسول اللہ ﷺ کی گواہی 29
19۔ ایک عاشق صادق کا کلام 30

نمبر	عنوان	صفحہ
20-	چھے فضیلتیں اللہ تعالی نے عطا کیں	30
21-	میں آخری نبی ہوں	31
22-	میرے بعد کوئی نبی نہیں	31
23-	مدعی نبوت دجال کذاب ہے	31
24-	جو کہے میں نبی ہوں وہ کافر ہے	32
25-	امام علامہ شہاب الدین کا فرمان	33
26-	مدعی نبوت کی تکفیر	34
27-	اب کسی نئے نبی کی تمنا کرنا بھی کفر ہے	35
28-	امام ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی	35
29-	قاضی عیاض وامام شہاب الدین خفاجی کا فتوی	35
30-	رسول اللہ کی توہین کرنے والا کافر ہے	37
31-	اپنے آپ کو فرشتہ کہنے والا اور دوسرے کو نبی کہنے والا کافر ہے	37

علماء اہل سنت کے فتاویٰ

نمبر	عنوان	صفحہ
32-	حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ کا فتوی	38
33-	الجواب	40
34-	اوّل	40
35-	دوم	40
36-	سوم	40
37-	چہارم	41
38-	پنجم	41
39-	ششم ہفتم	41
40-	ہشتم	42

نمبر	عنوان	صفحہ
41-	نہم	42
42-	دہم	43
43-	یازدہم	43
44-	اللہ تعالی کا فرمان ہے	45
45-	ایک عربی استفتاء اور اس کا جواب	48
46-	السوال	48
47-	الجواب	48
48-	ترجمہ	48
49-	الشیخ بکر بن عبداللہ ابوزید کا فتوی	49
50-	حکم التمثیل عاما	51
51-	کیا مسلمانوں کو بھی فلموں کی ضرورت ہے	52
52-	حکم تمثیل الانبیاء علیہم السلام والصحابۃ رضی اللہ عنہم	53
53-	ایک مسئلہ اور اس کا جواب	55
54-	الجواب	55
55-	کسی نئے نبی کی تمنا کرنا کفر ہے	57
56-	مدعی نبوت کی تکفیر	57
57-	جو کہے میں ہوں وہ کافر ہے	58
58-	اس فلم کے حرام ہونے کی چند وجوہات	59
59-	صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی فرماتے ہیں	60
60-	رسول اللہ ﷺ کا مذاق بنانے والا کافر ہے	61
61-	ڈاکٹر امجد بن رشید الشافعی فرماتے ہیں	63
62-	امام احمد رشیدی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ	63
63-	فلم پیغام کا حکم شرعی	63

64- یہ فلمیں بنانا کفر ہے 64
65- موئے مبارک کی توہین کرنے والا کافر ہے 64
66- بنی اسرائیل کا کردار 65
67- تصویریں سجا کر رکھنے والے بدترین مخلوق ہیں 66
68- کیا بزرگ کی تصویر رکھنے میں مضائقہ ہے؟ 66
69- پیر کی تصویر کو رکھنا بھی بت پرستی ہے 67
70- حضرت جبریل امین علیہ السلام کی حاضری کیوں نہ ہوئی؟ 68
71- ذبیح کون؟ 69
72- رسول اللہ ﷺ کی تصویر بنانے کا شرعی حکم 70
73- اور اعلیٰ حضرت کے فتوی کا خلاصہ 70
74- الجواب 70
75- تصویر بنانے والے کو عذاب 72
76- بت پرستی کی ابتداء ہی تصویر ہے 72
77- تصویروں سے شرک کیسے پھیلا؟ 73
78- اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں 73
79- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تصاویر کے مٹانے کا حکم ہوا 75
80- اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے 76
81- سب مسلمانوں نے تصویر مٹانے میں حصہ لیا 77
82- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر مٹادی گئی 78
83- نبی یا ولی کی تصویر بنانے والے کون؟ 78
84- ملا علی قاری فرماتے ہیں 79
85- جس کے پاس تصاویر ہوں تو وہ کیا کرے؟ 80

گستاخوں کے خلاف رسول اللہ ﷺ کے گیارہ فیصلے

86- قصہ قتل ابی رافع الیہودی 81
87- ام ولد کا قتل 84
88- یہودیہ کا قتل 86
89- کعب بن اشرف یہودی کا قتل 86
90- رسول اللہ ﷺ نے منافق کا خون رائیگاں قرار دیا 90
91- ابن کثیر نے کہا ابن لھیعہ کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے 92
92- اس کا جواب 92
93- امام ابوداؤد احمد بن حنبل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں 92
94- امام احمد بن صالح فرماتے ہیں 93
95- ابوعفک یہودی کا قتل 93
96- انس بن زنیم الدیلی کا خون مباح قرار دیا 94
97- اسماء بنت مروان کا قتل 97
98- اسماء بنت مروان کے قتل کا مکمل واقعہ 98
99- ابن خطل کا قتل 102
100- ابن خطل کی دو لونڈیاں 103
101- سگی بہن کو قتل کر دیا 104

خلاصۃ فتوی فی حرمۃ تصویر الانبیاء علیہم السلام

102- الدکتور امجد رشید فرماتے ہیں 108
103- اہلیہ کی التماس 109
104- اس کتاب میں قبلہ ڈاکٹر صاحب نے دو فصلیں کیں ہیں 110

105- الفصل الاول 111

106- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فتوی 111

107- امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں 112

108- ڈاکٹر امجد رشید فرماتے ہیں 113

109- بے سایہ تصویر کے عدم جواز پر امام ابن حجر کا قول 113

110- بے سایہ تصویر کے عدم جواز پر امام نووی کا قول 114

111- حدیث مبارکہ سے استشہاد 114

112- رسول اللہ ﷺ کا ناراض ہونا 115

113- تصویر قبل اہانت مقام پر ہو تو حرام نہیں 116

114- کس تصویر کو قابل عزت جگہ پر رکھنا حرام 116

115- الدلیل الثانی 118

116- رسول اللہ ﷺ نے خود اس طرح کی تصویر مٹانے کا حکم دیا 118

117- سوال 118

118- الجواب 119

119- تصویریں مٹا دی گئیں 119

120- سب تصویریں ختم کر دی گئیں 121

121- ان تصویروں کو ختم کرنا بے ادبی نہیں بلکہ باقی رکھنا بے ادبی 122

122- الدلیل الثالث 122

123- ڈاکٹر امجد رشید قبلہ فرماتے ہیں 123

124- امام احمد رشیدی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ 123

125- فلم پیغام کا حکم شرعی 123

126- الفصل الثانی 124

127- صحابہ کرام اور تابعین میں سے کوئی بھی ان تصویروں کو 126

128- بحیرا راہب کے تصویر بنانے کا رد 126

129- رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت کیا ہے ؟ 128

130- ڈاکٹر امجد رشید الشافعی قبلہ فرماتے ہیں 130

131- حدیث ہشام بن العاص 130

132- امام اسماعیل الاصفہانی کے الفاظ 138

133- وصال شریف کے بعد رسول اللہ ﷺ کا معجزہ 138

134- روایت ہشام بن العاص ضعیف ہے 139

135- حافظ ذہبی کا قول 139

136- حدیث عبادہ بن الصامت 140

137- الطریق الاولی 140

138- یہ روایت بھی ضعیف ہے 141

139- الطریق الثانیہ 142

140- الطریق الثالثہ 142

141- طریق ثالث کا حکم 143

142- حدیث جبیر بن مطعم 144

143- یہ روایت ضعیف ہے 145

144- یہی روایت امام بخاری سے 146

145- امام بخاری نے یہ سند بھی نقل کی ہے 146

146- امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں 147

147- الطریق الثانی لحدیث جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ 147

148- یہ روایت بھی ضعیف ہے 151

149- مرسل موسی بن عقبہ 151

150- وہ تصویریں اللہ تعالی نے نازل فرمائی تھیں 152

151۔	الامر الاول	152
152۔	ایک دلیل کا رد	152
153۔	اس کا جواب	153
154۔	دوسری روایت	154
155۔	اخبار مکہ کا جواب	154
156۔	تیسری روایت	155
157۔	اس روایت کا حکم	156
158۔	دوسری وجہ ازرقی کی روایت کے بطلان کی	156
159۔	ازرقی کی دوسری روایت	157
160۔	اس روایت کا جواب	157
161۔	ماخذ ومراجع	159

عرض فقیر

آجکل تصویر بازی وتصویر سازی کا کام عروج پکڑ گیا ہے، کوئی بھی گر جا خالی نہ ہوگا جس میں انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب ایک برہنہ آدمی کی تصویر نہ لگائی ہو اسی کی طرف منہ کر کے وہ لوگ عبادت کرتے ہیں،

اور اسی طرح کچھ اسلام کے دعوے داروں نے نعوذ باللہ تعالیٰ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب تصاویر شائع کردیں جن کی داڑھی خشخشی ہے، یہ تصاویر ہر جگہ فروخت ہو رہی ہیں، اور اسی طرح حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تصویر اور ساتھ ایک عورت کی تصویر بنادی گئی اور یہ تصویر گھروں اور دکانوں میں جگہ جگہ آپ کو نظر آئے گی، جس سے لوگوں کو باسانی گمراہ کر رہے ہیں کہ دیکھو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی داڑھی کتنی تھی اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس عورت بیٹھی ہوئی ہے اور تم لوگ ایسے ہی سختی کرتے رہتے ہو پیر کا بے پردہ عورتوں سے ملنا جائز نہ ہوتا تو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ عورت کے ساتھ تصویر کیوں بنواتے؟ وہ خانقاہیں جن میں کبھی جانے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی محبت لے کر آتے تھے اور وہاں دین کی محبت اور غیرت ملتی تھی، آج انہیں خانقاہوں سے صرف پیر کی تصویریں ہی دستیاب ہیں اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں، نہ خدا کی محبت کا درس، نہ دین کی تبلیغ اور نہ خانقاہی تعلیمات کا پرچار۔

ایک نامی گرامی آستانے پر عرس میں حاضری کا شرف ملا مسجد میں دنیا سے پردہ فرما پیران عظام سے لیکر موجودہ پیروں کے بچوں تک کی تصاویر آویزاں تھیں اب نماز ظہر کا وقت ہوا مولا کیا کروں نماز کا کیا بنے گا خدا خدا کر کے جب باہر نکلا تو ایک مسجد ملی جس میں نماز ادا کی وہاں کے سب نمازیوں نے حضرت پیر صاحب کی امامت میں ان

تصاویر کے سامنے ہی نماز ادا کر لی (ان تصاویر تقریبا تمام تصاویر پورے جسم کی تھیں) پاکستان کے ہی ایک ٹی وی چینل پر ایک فلموں میں کام کرنے والی عورت کی شادی ہوئی تو اس کو اور اس کے خاوند کو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ کائنات فاطمہ رضی اللہ عنھا کے ساتھ تشبیہ دے دی گئی تھی تب بہت سے علما نے الحمدللہ آواز اٹھائی اسی طرح اہل اسلام کو ان جیسی فلمیں بنانے والوں کے خلاف بھی اٹھنا چاہیے

رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک

جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراھیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کی تصاویر خود حکم دے کر ختم کرا دیں تو پھر ان سے زیادہ کون بزرگ ہوگا کہ جن کی تصاویر کو سنبھال کر رکھا جائے اور ان کی خرید وفروخت کی جائے،

جیسا کہ آپ کتاب میں مطالعہ کریں گے کہ شرک کی ابتداء ہی اسی تصویر سے ہوئی، کفار نے پہلے سازش سے اہل اسلام میں اس طرح کی حرکتوں سے تصویر بازی کو عام کیا پھر انہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام پر فلمیں بنائیں اور مسلمان انہیں میں مگن ہو گئے ان کو اپنے ایمان اور دین کی فکر ہی نہ رہی کہ ہمارے ایمان کا کیا بنے گا؟ جس طرح ظلی و بروزی نبوت کا دعوی کفر ہے اسی طرح تصویری و تمثیلی نبوت کا دعوی بھی کفر ہے، اب جو شخص کوئی اس طرح فلم دیکھ رہا ہے فلم دیکھتے ہوئے کہے گا کہ یہ حضرت موسی علیہ السلام ہیں یا حضرت عیسی علیہ السلام ہیں تو بتائیں اس کے ایمان کا کیا بنے گا؟ علماء کے ذمے قرض ہے کہ اس کی تمام خرابیاں لوگوں میں بیان کریں تا کہ مسلمان لوگ اپنا ایمان بچا سکیں اور حکمرانوں پر لازم ہے کہ اس طرح کی تمام فلموں کے بنانے والوں کو پکڑ کر کیفر کردار تک پہنچائیں تا کہ پھر کوئی گستاخ اس طرح حرکت نہ کرے

جس طرح آپ پڑھیں گے کہ کسی کا اپنے آپ کو فرشتہ کہنا کفر ہے آج نعوذ باللہ فلموں میں مراثی اپنے آپ کو انجیل کے نام سے متعارف کروا رہے ہیں

فلم بنانے کا مقصد تبلیغ یا تفریح؟

فلم کا منشاء تعلیم و تبلیغ نہیں ہے، بلکہ تفریحِ طبع اور کھیل تماشوں سے لطف اندوز ہونا ہے، لھذا ان فلموں کے دیکھنے والے صرف تفریحِ طبع کی غرض سے فلم دیکھتے ہیں، نہ کہ دین کا علم حاصل کرنے کی نیت سے، جب کہ اسلامی تعلیمات کو سننے اور سنانے کا مقصدِ اصلی کھیل اور تماشے کو بنا لینا کسی طرح بھی جائز نہیں بلکہ یہ فعل حرام اور اشد حرام ہے، بلکہ دین کے سننے اور سنانے کا مقصدِ اصلی نصحت حاصل کرنا اور عمل کرنا ہوتا ہے۔ بے دینوں کے کہنے پر اگر مان لیا جائے کہ اس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے تو اس کے مفاسد اس کے فوائد سے زیادہ ہیں اور اسلامی قانون کے مطابق مفاسد اور فتنوں کا ازالہ مصالح اور منافع کے حصول سے مقدم ہے۔

امام ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

درء المفاسد اولی من جلب المصالح، فاذاتعارضت مفسدة ومصلحة قدم دفع المفسدة غالباً.

ترجمہ: مفاسد کو دور کرنا مصلحت کو حاصل کرنے سے اولی ہے جب مفسدہ اور مصلحہ جمع ہو جائیں تو مفسدہ کو دور کیا جائے گا۔

الفن الاوّل، القاعدہ الخامسۃ ص۹۱۔۲۹ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان

یہاں تو کوئی مصلحت ہی نہیں ہے غیر عورتوں کو دیکھنے میں کیا مصلحت ہو سکتی ہے؟ کسی شخص کے ابوجہل بننے میں کیا مصلحت ہو سکتی ہے، کسی شخص کے فرعون بننے میں کیا مصلحت ہو سکتی ہے کوئی شخص نمرود بنے اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ اسلام کے پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے ان کے جواب میں شیخ خالد بن عبدالرحمٰن لکھتے ہیں:

وسائل البلاغ والدعوة الى الاسلام ونشره بين الناس كثيرة،

وقد رسمها الانبياء عليهم السلام لاممهم و آتت ثمارُها نصرة للاسلام و عزة للمسلمين.

ترجمہ: دین لوگوں تک پہنچانے اور دعوت اسلام کے بہت سے طریقے ہیں جن کے ذریعے اسلام کو لوگوں تک پہنچایا جاسکتا ہے، جن کو اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام نے اپنی امتوں کیلئے جاری فرمایا ہے اور وہ نتیجہ خیز ثابت ہوئے ہیں، انہی طریقوں میں اسلام کی مدد اور اہل اسلام کی عزت ہے۔

(حکم تمثیل الانبیاء علیہم والصحابۃ والتابعین، رقم المسئلۃ ۲۸۹ ص ۷۰ لخالد بن عبدالرحمٰن الجریسی)

کیا فلموں کے ساتھ اصلاح ممکن ہے؟

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لن یصلح آخر ھذہ الامۃ الا ما اصلح اولھا.

ترجمہ: اس امت کے آخری طبقہ کی اصلاح صرف اسی طریقے کے ساتھ ہی ممکن ہے جس سے پہلے طبقے کی اصلاح ہوئی۔

(اقتضاء الصراط المستقیم ص ۳۸۱ مکتبہ نزار مصطفیٰ)

جب اس امت کے پہلے طبقہ کی اصلاح ان فلموں اور ڈراموں کے ذریعے نہیں ہوئی تو اس طبقہ کی اصلاح کی امید فلموں اور ڈراموں سے کیسے کی جاسکتی ہے؟ اس سے ثابت ہوا کہ امت کی اصلاح کی امید فلموں اور ڈراموں کے کرنے والے لوگ احمق اور پاگل ہیں۔

دعوی ان ھذا العرض التمثیلی لما جری بین المسلمین والکافرین طریق من طرق البلاغ الناجح والدعوۃ الموثرۃ، والاعتبار بالتاریخ دعوی یردھا الواقع وعلی تقدیر صحتھا فشرھا یطغی علی خیرھا، ومفسدتھا تربو علی مصلحتھا. کذلک یجب منعہ والقضاء علی التکفیر فیہ

ترجمہ: جو فلمیں مسلمانوں اور کافروں میں رائج ہوچکی ہیں کے بارے میں دعوی کرنا کہ یہ لوگوں تک کامیاب تبلیغ اور موثر دعوت کا ذریعہ ہیں اس کو اس دعوے کی حقیقت حال رد کرتی ہے، بالفرض اگر اس کو صحیح مان لیں تو اس کا شر اس کی خیر سے زائد ہے اور اس کا فساد اس کی مصلحت سے کہیں زیادہ ہے، اس کو روکنا واجب ہے اور اھل قضاء کے ذمہ لازم کہ اس بارے میں تکفیر کریں

(حکم تمثیل الانبیاء علیہم والصحابۃ والتابعین، رقم المسئلۃ ۲۸۹ ص ۷۰ لخالد بن عبدالرحمٰن الجریسی)

نفع تو شراب میں بھی ہے مگر شراب حرام ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنٰفِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا

ترجمہ کنزالایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ دنیوی نفع بھی ہے اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے

اس آیت کی تفسیر میں سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شراب ــــھ میں غزوہ احزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی اس سے قبل یہ بتایا گیا تھا کہ جوئے اور شراب کا گناہ اس کے نفع سے زیادہ ہے نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سرور پیدا ہوتا ہے یا اس کی خرید وفروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے اور جوئے میں کبھی مفت کا مال ہاتھ آتا ہے اور گناہوں اور مفسدوں کا کیا شمار عقل کا زوال غیرت و حمیت کا زوال عبادات سے محرومی لوگوں سے عداوتیں سب کی نظر میں خوار ہونا دولت و مال کی اضاعت۔

(تفسیر خزائن العرفان سورۃ بقرہ رقم الآیۃ ۲۱۹ مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ کراچی پاکستان)

اگر غور کیا جائے تو نفع تو ہر کام میں ہے اگر اس کے نقصان سے انسان منہ پھیر لے تو ہر غلط کام کرتا رہے، جس طرح چوری کرنا ہے کیا اس میں بظاہر نفع نہیں ہے کہ مفت

میں مال ہاتھ آجاتا ہے مگر اس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہے اس لئے حرام ہے کوئی
اس کو جائز نہیں بتائے گا، اور یہ مسئلہ بھی یاد رہے کہ فلم بنانا یہ کفار وفساق کا طریقہ ہے اور
یہ کام اہل اسلام کا نہیں ، لھذا یہ عمل کفار کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جس سے اللہ تعالی
اور اس کے رسول ﷺ نے سخت منع فرمایا ہے

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصٰرٰى أَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں
ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں
سے ہے بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شانِ نُزول : یہ آیت حضرت عبادہ بن صامت صحابی اور عبداللہ بن اُبَی بن
سلول کے حق میں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ یہود میں میرے بہت کثیر التعداد دوست ہیں جو بڑی شوکت وقوت والے ہیں ، اب
میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اور اللہ ورسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی مَحبت کی
گنجائش نہیں ، اس پر عبداللہ بن اُبی نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کرسکتا ،
مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے اور مجھے ان کے ساتھ رسم وراہ رکھنی ضرور ہے ،
حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ یہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام
ہے ، عبادہ کا یہ کام نہیں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

مسئلہ : اس آیت میں یہود ونصاری کے ساتھ دوستی وموالات یعنی ان کی مدد
کرنا ، ان سے مدد چاہنا ، ان کے ساتھ مَحبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا یہ حکم عام ہے
اگرچہ آیت کا نُزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو۔

(تفسیر خزائن العرفان سورہ مائدہ: ۵۱)

کفار کی مشابہت سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے

قال رسول اللہ ﷺ مَن تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ
انہی میں سے ہے۔

ابوداود، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الاقبیۃ (۴۰۳:۲) رقم الحدیث: ۲۰۳)

اس سے ثابت ہوا کہ کفار کی مشابہت حرام ہے ، اب جو شخص ان کے ساتھ
مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔ اس طرح کی فلموں کے اجراء کا مقصد
بعض ملحدین اور کفار اور مستشرقین یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اس طرح دین کی اشاعت اور
تبلیغ موجودہ زمانے کی ضروریات کو سامنے رکھ کر کرنا چاہتے ہیں ، تو یہ بات واضح رہے
عند اللہ وہی طریقہ قبول ہے جو اس کے پیارے حبیب ﷺ کا منھج ہے ناجائز اور حرام
طریقوں کے ساتھ تبلیغ کرنا مردود اور موجب گناہ ہے۔

اب رسول اللہ ﷺ کا فرمان ملاحظہ کریں

قال رسول اللہ ﷺ : اِنّ الخیر لایاتی الاخیراً ، ثلاث مرات

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلائی ہمیشہ بھلائی کے ذریعے ہی آتی ہے (یہ
بات رسول اللہ ﷺ نے تین بار اس لئے فرمائی کیونکہ مقصود تاکید کرنا تھی

(شعب الایمان للبیہقی ، باب فی الزھد وقصر الامل ، رقم الحدیث ۱۰۲۸۹ ۵: ۲۷۵) دار الکتب
العلمیہ بیروت)

ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیھم السلام کی مبارک ہستیوں پر فلمیں بنانے کا مقصد
دین کی تبلیغ ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ ان کفار نے اہل اسلام کو دھوکہ دینے کے لئے نام تبلیغ دین
رکھ دیا ہے در حقیقت دین سے دور ہٹانے کا حربہ ہے اور کافر اپنے اس حربے میں بہت حد
تک کامیاب ہے کیونکہ جتنا بے دین اور سیکولر طبقہ ہے وہ سارا اس کی لپیٹ میں آگیا ہے
اور بعض بظاہر علماء نظر آنے والے لوگ اسی خبط میں مبتلا نظر آتے ہیں ، اللہ تعالی کی بارگاہ

میں عرض ہے کہ اللہ تعالی اہل اسلام کو اپنے دین کی طرف راغب ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اسی پر ہی استقامت عطا فرمائے۔

یہاں پر ایک بات اور بھی قابل غور ہے کیا کوئی مسلمان عیسائی مذہب کی تبلیغ کرے گا؟ کیا کوئی مسلمان یہودی مذہب کی تبلیغ کرے گا؟ تو آپ نے یہ کیسے سوچ لیا کہ کافر آپ کے دین کی تبلیغ کرے گا، اگر اس کو دین اسلام کے ساتھ محبت تھی تو اس نے خود کیوں نہیں قبول کیا؟ اس سے اہل اسلام کو اندازہ کر لینا چاہیے کہ کافر تمھارا کبھی بھی دوست نہیں ہو سکتا، کافر کی تمھارے ساتھ دشمنی تمھارے دین کی وجہ سے ہے تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ وہی کافر تم تک تمھار دین پہنچائے جس دین کی وجہ سے تم سے دشمنی رکھتا ہے۔

گستاخانہ فلمیں یا گستاخانہ خاکے بنانے والوں کو بڑھاوا دینے والے وہ لوگ ہیں جو بات بات پر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے جیسے ہیں اگر آج بھی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم والی سوچ کو عام کیا جاتا تو یہ کفار کبھی بھی جرأت نہ کرتے، جب بھی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے سوال کیا جاتا کہ رسول اللہ ﷺ کیسے تھے؟ تو ہمیشہ ان کا جواب یہی ہوتا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ جیسا نہ پہلے کبھی دیکھا ہے اور نہ بعد میں کبھی دیکھا ہے،

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ایک ہی شعر کافی تھا

واحسنُ منک لم ترَ قطُ عینی واجملُ منک لَم تلدِ النِسَاءُ

آپ ﷺ جیسا حسین میری آنکھ نہیں دیکھا ہی نہیں، اور آپ ﷺ جیسا حسین کسی ماں نے جنا ہی نہیں

تو آج کوئی کافر اس طرح کے کام کرنے کی ہمت نہ کرتا

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کو جب حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کی آنکھیں رسول اللہ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے ملتی ہیں تو وہ بیہوش ہو گئے جب

ہوش میں آئے تو عرض کیا جناب رسول اللہ ﷺ کی طرح ہو کون سکتا ہے؟

تنبیہ المغترین للامام شعرانی

ان کو کیسے روکا جا سکتا ہے؟

سلطان عبد المجید خان رحمۃ اللہ علیہ جو کہ خادم الحرمین الشریفین تھے اور واقعی وہ خادم تھے جب پیرس کے کفار نے رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ پر ایک تھیٹریکل اسٹیج ڈرامہ پیش کرنے کا ارادہ کیا، سلطان عبد المجید خان رحمۃ اللہ علیہ اس قدر غضب ناک ہوئے کہ تلوار نیام سے نکال کر سخت جلال میں فرمایا جب تک عیسائی کافر رسول اللہ ﷺ کے متعلق اس ناپاک منصوبے سے باز نہیں آئیں گے تب تک یہ تلوار باہر ہی رہے گی اور اسی مضمون کا ایک تار فرانسیسی حکومت کو روانہ کیا جس سے نہ صرف فرانس بلکہ پورا یورپ کانپ اٹھا تھا اور ان کفار نے معذرت بھی کی اور وہ پروگرام بھی کینسل کر دیا۔

فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام (۷)

وہ ایک ہی مرد قلندر تھا جس نے پورے یورپ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا تھا اور آج اتنے **حکمران** ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ کی گستاخی سن کر خاموش ہو جاتے ہیں اور یہ یاد رہے **سلطان عبد المجید** رحمۃ اللہ علیہ پکے صوفی اور رسول اللہ ﷺ کا میلاد منانے والے تھے اور جب بھی رسول اللہ ﷺ کے خلاف کوئی اٹھا ہے تو اس کا منہ یا رسول اللہ ﷺ کہنے والے نے ہی بند کیا ہے، آج پھر ضرورت ہے سلطان عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ جیسے حکمران کی جو ان کفار کو لگام دے

اس **فلم** کے **تعارف** دینے کا مقصد یہ ہے تا کہ معلوم ہو کہ اس فلم کو بنانے والے مسلمان ہیں یا کافر، تا کہ اندازہ لگانا آسان ہو کہ ان فلموں میں کیا دکھایا گیا ہوگا

اس فلم کے بنانے والوں کا تعارف

ھدایت کار: مصطفیٰ العقاد

پیدائش: حلب

وفات: ۱۱،۵،۲۰۰۵، ۷۵ سال کی عمر میں اردن کے شہر عمان میں دھماکے میں مارا گیا

قومیت: شامی وامریکی

شہری: امریکہ

مادر علمی یونیورسٹی کیلوفورنیا ایٹ لاسٹ اینجلس ، یونیورسٹی آف ساؤتھرن کیلیفورنیا

پیشہ: فلمی ھدایت کار

وجہ شہرت: فلمیں

مذہب اسلام (نام نہاد)

اس نے دو شادیاں کیں تھیں پہلی بیوی پیٹریسیا العقاد (طلاق یافتہ) (عیسائیہ)

دوسری: سوچا

مصطفی العقاد ہالی وڈ فلم پروڈیوسر ہیلو وین ،فلم کا ایگزیکٹو پروڈیوسر شام میں پیدا ہوا اس نے ہیلووین، دی میسج ،صحراء کا شیر جیسی فلمیں بنائیں۔

دی میسج فلم اسلام کے ابتدائی ایام کے بارے میں بنائی اس کو ۱۹۷۶ میں ریلیز کیا اس میں انتھونی کوئین نے رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا کردار ادا کیا (نعوذ باللہ) یہ انتھونی کافر تھا

دی میسج فلم کی تحریر: Tawfiq al hakim a,b rhman

muhammd ali maher a. sharkawi

اسکرپٹ: h,a,l , craig

بنیاد: رسول اللہ ﷺ

اس فلم میں کام کرنے والے مراثی جن کو ستارے کہا گیا ہے

انتھونی کوئین

Irene , papas michael .ansara.

johnny sekka michael forest

راوی: rish ard ,johnson

موسیقی: maurice .jarre

عکس بندی: سعد باقر

jack,hildyard

ابراہیم سلام

ادارات: john .bloom

حسین عففی

طارق فہم

دورانیہ: ۱۷۸ منٹ انگریزی: ۱۹۸ منٹ عربی

اس فلم کے رائٹر

اس فلم کی کہانی لکھنے والے چار مصری ناول نگار ہیں توفیق الحکیم ،محمد علی ماہر ،عبدالحمید جودا اور عبدالرحمٰن الشرقاوی

اداکاروں کا تعلق کس ملک سے ہے؟

برطانیہ ،اٹلی ،میکسیکو ،ہنگری ،یونان اور یورپ کے دوسرے بہت اداکاروں نے کام کیا روس، بھارت اور اسرائیل نے اس کی تیاری میں بہت دلچسپی لی

ڈانسر:

اسرائیلی ایک ڈانسر نے اپنی خدمات پیش کی تھیں

ملبوسات کی تیاری

برطانیہ کی مس ڈالٹن نے ان سب کے لباس تیار کیئے

فنڈ کی فراہمی:

ابتداء میں مراکش، کویت، لیبیا اور بحرین نے فنڈ فراہم کیا تھا مگر جب اہل اسلام کی طرف سے احتجاج ہوا تو لیبیا کے سوا سب ملکوں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا اور لیبیا نے تو مراکش کے انکار کرنے پر اپنا علاقہ طرابلس بھی شوٹنگ کے لئے پیش کیا

مدت تکمیل:

اس فلم کی تیاری میں تقریبا سات سال لگے تھے

دی میسج فلم کی شرعی خرابیاں

دی میسج (the massage) نامی فلم جو رسول اللہ ﷺ کے مقدس زمانے کے واقعات پر مشتمل ہے اس فلم کی نمائش جیو چینل پر ہر سال کی جاتی ہے۔ صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ کو چھوڑ کر اس فلم میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام سے کردار کو پیش کیا گیا ہے ۳۱۳ بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنھم بھی میدان بدر میں دکھائے گئے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ناموں پر کردار اداکاروں (مراثیوں) نے ادا کئے ہیں ایک شخص کو ابو جہل دکھایا گیا ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دے رہا ہے کوئی مجنوں تو ساحر تو کوئی کاھن کہہ رہا ہے نعوذ باللہ تعالی۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کی صریح گستاخی و توہین ہے اور مراثیوں کا اپنے آپ کو صحابہ کرام کے روپ میں ظاہر کرنا یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی توہین ہے،

پیغام پروڈکشن نامی ادارے نے انبیاء علیھم السلام کی زندگیوں پر بھی فلمیں بنا کر ان کا اردو میں ترجمہ کر کے ان کو پھیلانا شروع کر رکھا ہے ان فلموں میں حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام، حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام، حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام، حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام، حضرت مریم صدیقہ رضی اللہ عنھا کے فرضی کردار پیش کرنے شروع کر رکھے ہیں ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار ادا کرنے والے کو اے نبی، اے یوسف، اے ابراہیم، اے پیغمبر کہہ کر پکارا گیا ہے۔ اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے آپ کو اللہ تعالی کا نبی کہتے ہیں۔ یہ ان کا اس طرح کا کردار کرنا ہمارے عقیدہ ختم نبوت جو ہمارے ایمان کی اساس ہے اس پر زد پڑتی ہے۔ مثلا حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں جس نے کردار کیا ہے نے ایک مقام پر کہا کہ مجھے ان شیطانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور یہ کہتا ہے

کہ ہر نبی کی ایک میراث ہوتی ہے مگر مجھے جو میراث ملی ہے وہ یہ ہے کہ میں ان شیطانوں کے خلاف لڑوں اور نعوذ باللہ جب یہ بات وہ کہہ رہا ہے تو اس وقت ایک عورت کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔

اور اسی طرح ایک شخص کو حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے روپ میں دکھایا گیا اور وہ نجاشی کے دربار میں ہے تو وہ شخص عامیانہ انداز میں کہتا ہے کہ ہم وہ کرتے ہیں جو محمد ہم کو کہتے ہیں..... محمد نے ہم کو بتایا ہے ایک اللہ کی عبادت کرو۔

تمثیل حیات طیبہ نامی فلم میں رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے کردار کا چہرہ دکھایا گیا ہے اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی رضاعی والدہ سیدتنا حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے کردار میں چہرہ اور بال دکھائے گئے ہیں دی مسیح فلم میں حضرت سیدہ ہندہ رضی اللہ عنہا کے کردار کو بے حجاب دکھایا گیا ہے اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کے نام سے بنائے گئے کردار پر ٹھٹھہ، پاگل، مجنوں کہنا وغیرہ بھی کہا گیا ہے اس طرح کئی توہین آمیز باتیں اس فلم میں کثرت کے ساتھ موجود ہیں

فلم ٹین کمانڈز میں تو توہین کی حد کر دی گئی ہے اللہ تعالی کے معصوم نبی حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کی کھلی توہین کی گئی ہے حضرت موسی علیہ السلام کا جو حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جو تعلق فلمایا گیا ہے نہ وہ صرف اسلامی تاریخ کے بلکل خلاف بلکہ انتہائی شرمناک ہے

کئی بار ایک شخص کو حضرت جبریل علیہ السلام بنا کر وحی لاتے دکھایا گیا ہے،

پھر ایک فلم میں حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام کو ذبح ہوتے دکھایا گیا ہے حالانکہ یہ یہود کی نقالی ہے وہ کہتے ہیں کہ جن کو حضرت ابراہیم علیہ السلام ذبح کرنے لگے تھے وہ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام نہ تھے بلکہ حضرت اسحاق علیہ السلام تھے

ان سب فلموں میں میوزک کی دھنیں متواتر استعمال کی گئی ہیں جس سے لوگوں کو یہ بتانا مقصود ہے کہ گانا سننا کوئی عیب نہیں ہے نعوذ باللہ۔

اس فلم میں انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین اور حضرت سیدتنا مریم وحضرت آمنہ وحضرت حلیمہ وحضرت ہندہ رضی اللہ عنھن کی توہین کی گئی ہے، اور جبریل علیہ السلام کی توہین کی گئی ہے اسی طرح فسق وفجور تو بہت زیادہ ہے۔ پھر ان لوگوں کا یہ کہنا کہ اس سے انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت پاک کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں اس کا جواب بھی ان شاء اللہ عزوجل ہم بیان کریں گے۔

اللہ تعالی حق لکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام اہل اسلام کو قبول کرکے ان خرافات سے بچ کر صحیح اسلامی تعلیمات کو سن کر پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالی رسول اللہ ﷺ کے طفیل خاتمہ بالخیر فرمائے

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور منکر کا حکم

عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد و انا احمد وانا الماحی الذی یمحوا اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالی میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ، کراچی)

(شعب الایمان للبیہقی، فصل فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حدیث، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

خود رسول اللہ ﷺ کی گواہی

عن وبر حنفی رضی اللہ تعالی عنہانہ قال رسول اللہ ﷺ :انی

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ ولفظ البخاری دجالون کذابون قریبا من ثلثین

عنقریب اس امت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک یہ دعوی کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (اور بخاری کے الفاظ ہیں دجال کذاب تقریباً تیس ہوں گے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، ذکر الفتن ودلائلہا، آفتاب عالم پریس، لاہور) (صحیح البخاری کتاب الفتن، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔)

جو کہے میں نبی ہوں وہ کافر ہے

فتاوی ہندیہ وغیرہ میں ہیں:

واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر ولو انہ حین قال ھذہ المقالۃ طلب غیرہ منہ المعجزۃ قیل یکفر الطالب والمتأخرون من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزہ و افتضاحہ لا یکفر

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا اگرچہ مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں، اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے، اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز و رسوا کرنے کی غرض سے معجزہ طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم نبوۃ میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہو جائے گا۔

(فتاوی ہندیہ بحوالہ الفصول العمادیہ، الباب التاسع، نورانی کتب خانہ، پشاور)

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی معتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں

بحمداللہ ایں مسئلہ در اسلامیان روشن تر ازان ست کہ آنرا بکشف وبیان حاجت نہ افتد اما ایں مقدار از قرآن از ترس آں یاد کردیم کہ مبادا زندیقے جاھلے را در شبھتے اندازد و بسیار باشد کہ ظاھر نیار ند کردن وبدیں طریقھا پائے درنھند کہ خدائے تعالٰی برھمہ چیز قادرست کسے قدرت اورا منکر نیست اما چوں خدائے تعالٰی از چیزے خبر دھد کہ چنیں خواھد بودن یا نخواھد بودن جزچناں نبا شد کہ خدائے تعالٰی ازاں خبر دھد وخدائے تعالٰی خبر داد کہ بعد از وے نبی دیگر نباشد ومنکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلا در نبوت او معتقد نبا شد کہ اگر برسالت او معترف بودے ویرادر ھرچہ ازاں خبر دادے صادق دانستے وبھماں حجت ھا کہ از طریق تواتر رسالت او پیش مابداں درست شدہ است ایں نیز درست شد کہ وے باز پسیں پیغمبران ست در زمان او و تاقیامت بعد ازوے ھیچ نبی نبا شد و ھر کہ دریں بہ شک ست درآں نیز بہ شک ست وآنکس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یا ھست باخوامد بود وآنکس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر ست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

ترجمہ: بحمد اللہ تعالی یہ مسئلہ مسلمانوں میں روشن تر ہے کہ اسے بیان و وضاحت کی حاجت کیا ہے لیکن قرآن سے کچھ اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ کسی زندیق کے لئے کسی جاہل کو شبہ میں مبتلا کرنے کا خطرہ نہ رہے بسا اوقات کھلی بات کے بجائے

یوں فریب دیتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کی قدرت کا انکار نہیں کرسکتا لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کے متعلق خبر دے دے کہ ایسے ہوگی یا نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس بات کا منکر وہی ہوسکتا ہے جو سرے سے نبوت کا منکر ہوگا جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیان کردہ ہر خبر کو سچ جانے گا جن دلائل سے آپ کی رسالت کا ثبوت بطریق تواتر ہمارے لئے درست ہے اسی طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جو آپ کی اس بات میں شک کرے گا وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا، جو شخص کہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی تھا یا ہے یا ہوگا اور جو شخص کہے کسی نبی کے آنے کا امکان ہے وہ کافر ہے یہی خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صحیح ایمان کی شرط ہے۔

معتمد فی المعتقد (فارسی)

مدعی نبوت کی تکفیر

اعلام بقواطع الاسلام میں ھے: واضح تکفیر مدعی النبوۃ و یظھر کفر من طلب منہ معجزۃ لا نہ بطلبہ لھا منہ مجوز لصدقہ مع استحالتہ المعلومۃ من الدین بالضرورۃ نعم ان اراد بذلک تسفیھہ وبیان کذبہ فلا کفر

مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورۃ معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں اگر اس طلب سے اسے احمق بنانا اس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ، مکتبۃ الحقیقۃ استنبول، ترکی)

اب کسی نئے نبی کی تمنا کرنا بھی کفر ہے

ومن ذلک (ای المکفرات) ایضا تکذیب نبی او نسبۃ تعمد کذب الیہ او محاربتہ اوسبہ او الاستخفاف ومثل ذلک کما قال الحلیمی مالو تمنی فی زمن نبینا او بعدہ ان لو کان نبیا فیکفر فی جمیع ذلک و الظاھر انہ لافرق بین تمنی ذلک باللسان او القلب

ترجمہ: انہیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کردیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اسے بُرا کہنا اس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انہیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا، ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ تمنا زبان سے یا صرف دل میں کرے ھ مختصراً۔

(الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ، مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی)

امام ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

واللفظ لھا اذالم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات

ترجمہ: جب نہ پہچانے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پچھلے نبی ہیں تو مسلمان نہیں کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

(الاشباہ والنظائر، کتاب السیر باب الردۃ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی)

قاضی عیاض وامام شہاب الدین خفاجی کا فتویٰ

(وکذلک یکفر من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ای فی زمنہ کمسیلمۃ الکذاب والاسود العنسی (او

ادعی (نبوة احد بعده) فانه خاتم النبیین بنص القران والحدیث
فهذا تکذیب الله ورسوله صلی الله تعالٰی علیه وسلم
(کالعیسویة) وهم طائفة (من الیهود) نسبوا لعیسٰی بن اسحٰق
الیهودی ادعی النبوة فی زمن مروان الحمار و تبعه کثیر من
الیهود وکان من مذهبه تجویز حدوث النبوة بعد نبینا صلی الله
تعالٰی علیه وسلم (وکاکثر الرافضة القائلین بمشارکة علی فی
الرسالة للنبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم وبعده کالبزیغیة
والبیانیة منهم) وهم اکفر من النصاری واشد ضررا منهم لا نهم
بحسب الصورة مسلمون ویلتبس امرهم علی العوام (فهؤلاء)
کلهم (کفار مکذبون للنبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم لأنه صلی
الله تعالٰی علیه وسلم اخبر انه خاتم النبیین وانه ارسل کافة
للناس واجمعت الامة علٰی ان هذا الکلام علی ظاهره وان
مفهومه المراد منه دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر
هؤلاء الطوائف کلها قطعًا اجماعًا وسمعًا

ترجمہ: یعنی اسی طرح وہ بھی کفر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا ادعا کرے جیسے مسیلمہ کذاب واسود عنسی یا حضور کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لئے کہ قرآن وحدیث میں حضور کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ شخص اللہ ورسول کو جھٹلاتا ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جیسے یہود کا ایک طائفہ عیسویہ کہ عیسیٰ بن اسحٰق یہودی کی طرف منسوب ہے، اس نے مروان الحمار کے زمانے میں ادعائے نبوت کیا تھا اور بہت یہود اس کے تابع ہو گئے، اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کہ مولا علی کو رسالت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک اور حضور کے بعد انہیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دو فرقے بزیغیہ و بیانیہ، ان لوگوں کا کفر نصاریٰ سے بڑھ کر ہے اور ان

سے زائد ان کا ضرر کہ یہ صورت میں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ وہ حضور کو خاتم النبیین اور تمام جہان کی طرف رسول بتاتا ہے اور امت نے اجماع کیا کہ یہ آیات واحادیث اپنے معنی ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص، تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماع امت وبحکم حدیث وآیت بالیقین کافر ہیں۔

(کتاب الشفاء للقاضی عیاض، فصل فی بیان ماھو من المقالات، مطبعۃ شرکۃ صحافیہ)
(نسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض فصل فی بیان ماھو من المقالات دار الفکر بیروت،)

نبی کی توہین کرنے والے کافر ہے

او کذب رسولا اونبیا او نقصه بای منقص کان صغر اسمه مریدا
تحقیره او جوز نبوة احد بعد وجود نبینا صلی الله تعالٰی علیه
وسلم وعیسٰی علیه الصلوٰة و السلام نبی قبل فلا یرد

یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح اس کی شان گھٹائے، مثلاً بہ نیت توہین اس کا نام چھوٹا کر کے لے یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو حضور کی تشریف آوری سے پہلے نبی ہو چکے ان سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔

(المعتقد المنتقد بحوالہ التحفہ شرح المنہاج مع المستند المعتمد، مکتبہ حامدیہ، لاہور،)

اپنے آپ کو فرشتہ کہنے والا اور دوسرے کو نبی کہنے والا کافر ہے

تاتارخانیہ پھر عالمگیریہ میں ہے:

رجل قال لا خر من فرشته توام فی موضع کذااعینک علی

امرک فقد قیل انه لا یکفر و کذااذا قال مطلقا انا ملک بخلاف ماااذا قال انا نبی

یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر تو بعض نے بیشک کہا کافر نہ ہوگا یوں ہی اگر مطلقاً کہا میں فرشتہ ہوں بخلاف دعوٰی نبوت کہ بالاجماع کفر ہے۔

(فتاوٰی ہندیہ، الباب التاسع فی احکام المرتدین، نورانی کتب خانہ، پشاور)

علمائے اہل سنت کے فتاوی مبارکہ

حضرت علامہ فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی مبارکہ

مسئلہ: از ابراہیم اسماعیل مرچنٹ بائیکلہ ہاؤس چوتھا منزلہ فلیٹ سی بمبئی

آئندہ جمعہ کو بمبئی کے سینما گھروں میں جہاں بے حیا مناظر کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں اسی پردہ پر خانہ خدا نامی ایک فلم دکھائی جانے والی ہے جس میں طوافِ کعبہ معظّمہ سعی صفا و مروہ اور وقوف عرفات سے لیکر زیارت اندرون مسجد نبوی شریف تک کے مناظر کو بذریعہ اسکرین فلم تیار کیا ہے جس میں مردوں اور عورتوں کو تمام ارکانِ حج ادا کرتے ہوئے ان کی تصویریں لی گئی ہیں ایسی فلم دیکھنا اور دکھانا اور اس فلم کی نمائش کرنا از روئے شرع مطہرہ جائز ہے کہ نہیں وضاحت سے تحریر فرمائیں، بینوا و توجروا

الجواب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

اے سائل یہ نہ پوچھ کہ نام نہاد فلم خانہ خدا دیکھنا اور دکھانا جائز ہے کہ نہیں بلکہ یہ پوچھ اس فلم کے دیکھنے والے اور دیکھانے والے پر کتنا گناہ اور کتنا وبال ہے عام فلموں کا دیکھنا حرام شدید حرام ہے مقامات مقدسہ کے مناظر کو پردہ سینما پر لاکر دکھانا ان کی حرمت اور عظمت پر کاری ضرب ہے مسلمانوں کا جذبہ عقیدت و احترام بلکل سرد ہو چکا ہے ورنہ فلمی کمپنیاں مقامات مقدسہ کے مناظر فلمانے کی جرات نہ کرسکتی تھیں لیکن پانی سر سے اونچا گزر جانے کے باوجود اب بھی موقع ہے کہ ہر طبقہ کے مسلمان اس نام

نہاد فلم خانہ خدا کی نمائش کا قولاً عملاً بائیکاٹ کریں اور مقامات مقدسہ کی عزت و آبرو کی حفاظت کا فرض انجام دیں۔ مسلمانو! ہوش میں آ کر سنو فلم کمپنیاں تم سے تمھارا پیسہ لے کر تمھارے دین مذہب سے کھیل رہی ہیں اور شعائر الہیہ کی آبرو لوٹ رہی ہیں اگر تم نے آج ہی اس عظیم فتنہ کی بیخ کنی نہ کی تو ان فلمی کمپنیوں کا حوصلہ بڑھ جائے گا اور کل وہ نام نہاد فلم خانہ خدا کے بعد معاذ اللہ تعالی عنہ صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے نام کی فلمیں نکالنے کی کوشش کرسکتی ہیں پھر اس طرح تمھارا دین و مذہب ایک تماشہ بن کر رہ جائے گا لھذا آج ہی چونک جاؤ ہوشیار ہو جاؤ ہوسکتا ہے کرائے کے کچھ مولوی اور لیڈر اس نام نہاد فلم خانہ خدا کے دیکھنے کو جائز کہیں مگر خبردار خبردار تم ان کے دھوکے میں ہرگز نہ آنا ورنہ تمھارا دینی جذبہ تباہ و برباد ہوکر رہ جائے گا اور تم قیامت کے دن ان مجرموں کی صف میں کھڑے کئے جاؤ گے جنہوں نے دین و مذہب کے شعائر کی بے حرمتی کی ہے لھذا اس سنگین فتنے میں گھسنے سے خود بچو اور اپنے بال بچوں نیز دوست احباب اور اپنے عزیز و اقارب سب کو بچاؤ

(فتاوی فیض الرسول جلد۲ ص ۶۰۱ مطبوعہ شبیر برادرز اردو بازار لاہور پاکستان)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ

کیا فرماتے ہیں کہ علمائے دین و مفتیان شرع متین فلم پیغام کے متعلق جو رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر بنائی گئی ہے۔ اس فلم میں اصحاب کرام اور صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین فرضی تصویریں اور کردار بھی دکھائے گئے ہیں، اس فلم کے علاوہ حکومت سعودی عرب نے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر فلم سازی شروع کردی ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان فلموں کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ دلائل کے ساتھ بیان فرمائیں

المستفتی میر صدیق علی رضوی

الجواب

فلم کوئی بھی کیسی ہو جو واقعات فلمائے گئے ہوں جن لوگوں کو فلمایا گیا ہو وہ اچھے ہوں یا برے حرام و گناہ ہے، اس بارے میں احادیث اتنی کثیر وافر ہیں کہ اعتبار معنی حد شہرت کو پہنچ چکی ہیں چند احادیث درج ہیں

اول:

امام بخاری و مسلم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لاتدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا تصاوير

ترجمہ: جس گھر میں کتے یا تصویریں ہوں ان میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

دوم:

ام المومنین محبوبہ محبوب رب العالمین صدیقہ بنت الصدیق عائشہ رضی اللہ عنہا سے امامین جلیلین بخاری و مسلم روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ان اصحاب هذا الصور يعذبون يو م القيامة يقال لهم احيوا ماخلقتم

ترجمہ: ان تصویروں والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا کہا جائے گا جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو

سوم:

ام المومنین محبوبہ محبوب رب العالمین صدیقہ بنت الصدیق عائشہ رضی اللہ عنہا امامین جلیلین بخاری و مسلم روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اشد الناس عذابا يوم القيامة يضاهئون خلق الله

ترجمہ: سب سے سخت عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی بنائی چیز کی نقل کرتے ہیں

چہارم:

امام مسلم حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اشد الناس عذابا عند الله المصورون

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت ترین عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا

پنجم:

حضرت امام مسلم سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ومن اظلم ممن ذهب يخلق كخلقى فيخلق ذرة او ليخلق حبة او شعيرا

ترجمہ: اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے، جو میرے بنائی ہوئی چیز کے مثل بناتا ہے، ذرا ایک ذرہ تو بنائیں یا ایک دانہ جو تو بنائیں

ششم:

حضرت امام مسلم حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

كل مصور فى النار يجعل لهابكل صورة ينفسهافيعذبه فى جهنم

ترجمہ: ہر تصویر بنانے والا جھنم میں ہے اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے عوض ایک جان بنائی جائے گی جو اس کو جھنم میں عذاب دے گی

هفتم:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ومن صور صورة عذب و كلف ان ينفخ فيهاوليس بنافخ

ترجمہ: ہر تصویر بنانے والے کو عذاب دیا جائے گا اور اس کو تکلیف دی جائے گی کہ اس میں جان ڈالے اور وہ جان ڈال نہ سکے گا

ہشتم:

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لعن اكل الربا موكله والواشم والمصور

ترجمہ: سود کھانے والے کھلانے والے اور گودنے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی

نہم:

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

لما اشتكى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة يقال لها مارية وكانت ام سلمة وام حبيبة رضى الله تعالىٰ عنهما اتتا ارض الحبشة فذكرتا من حسنها وتصاوير فيها فرفع صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رأسه فقال اولئك اذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا ثم صوّروا فيه تلك الصور و اولئك شرار خلق الله عندالله

جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کی بعض بیویوں نے ایک گرجے کا ذکر فرمایا کہ جس کو ماریہ کہا جاتا تھا چنانچہ سیدہ ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہما (اللہ تعالیٰ ان دونوں سے راضی ہو) ملک حبشہ میں تشریف لے گئیں، پھر انہوں نے وہاں یہ گرجا دیکھا، دونوں نے اس کے حسن اور اس میں سجی تصویروں کا تذکرہ فرمایا، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا: جب ان لوگوں میں کوئی نیک اور صالح آدمی مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد تعمیر کرتے پھر ان تصویروں کو سجا کر اس میں رکھ دیتے وہی اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں۔

(صحیح البخای، کتاب الجنائز، باب بناء المسجد علی القبر، قدیمی کتب خانہ کراچی)

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النہی عن بناء المسجد علی القبور قدیمی کتب خانہ)

دہم:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے ترمذی میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

يخرج عنق من النار يوم القيامة لها عينان تبصران واذنان تسمعان ولسان ينطق، يقول انى وكلت بثلثة لكل جبار عنيد وكل من دعا من الها آخر والمصورون

ترجمہ: قیامت کے دن جھنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گی کان ہوں گے جن سے سنے گی، زبان ہوگی جس سے بولے گی۔ کہے گی مجھے ہر ظالم متکبر اور مشرک اور تصویر بنانے والے پر مقرر کیا گیا ہے۔

یازدھم:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مشکوۃ وبیھقی نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اشد الناس عذابا يوم القيامة من قتل نبيا اوقتله نبى اور احد ابويه و المصور وعالم لم ينتفع بعلمه

ترجمہ: لوگوں میں سخت ترین عذاب اس کو ہوگا جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا پھر

اس کو کسی نبی نے قتل کیا اور تصویر بنانے والے کو اور اس عالم کو جس کے علم سے نفع نہیں اٹھایا گیا

جن دلوں میں ایمان ہے اور اللہ تعالی کا خوف ہے اور رسول اللہ ﷺ سے شرم ہے وہ ان احادیث کو پڑھیں دیکھیں اور غور کریں، اتنی دخت وعیدوں کے باوجود کیا تصویر کے جواز کی کوئی صورت ہے،

بناء علیہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

قال اصحابنا وغیرھم من العلماء تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم وھو من الکبائر لانه یتوعد علیه بھذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث

ترجمۃ: احناف اور دوسرے علما نے فرمایا ہے کہ جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے اس پر اتنی وعیدیں آئی ہیں جو احادیث میں مذکور ہیں

جاندار عام ہے اس سے کہ وہ حیوان ہو یا انسان ہو اور انسان عام ہے اس سے کہ وہ عامی ہو یا خاص، صالح ہو یا فاسق عالم ہو یا جاہل، ولی ہو کہ نبی، بلکہ صلحا اولیاء انبیاء کی تصویریں بنانی اور سخت تر ممنوع، اس لئے بت پرستی کی بنیاد، اولیاء کی تصاویر ہی ہیں، حدیث میں ہے کہ ود، سواع، یعوق، نسر، قوم نوح کے صلحاء میں سے تھے ان کی وفات کے بعد ان کے معتقدین نے ان کی تصویریں گھروں میں رکھ لیں، ابتداء میں ان کی صرف تعظیم وتکریم ہوتی تھی بعد میں ان کی عبادت ہونے لگی، اسی لئے صلحاء مشائخ اولیاء، انبیاء کی تصاویر بنانا سخت تر ممنوع ہے جیسا کہ حدیث نھم میں صلحاء کی تصویر بنانے والوں کو شرار الخلق فرمایا کہ بدترین مخلوق ہیں

جیسا تصویر بنانا حرام اسی طرح بنوانا حرام اور اس کی کسی طرح اعانت حرام ہے اللہ تعالی کا فرمان عالیشان ہے کہ انکم اذا مثلھم اب تو تم بھی انہیں جیسے ہو، تفسیر خازن میں اسی آیت کے تحت ہے

قال العلماء وھذا یدل علی ان من رضی بالکفر فھو کافر ومن رضی بمنکر او خالط اھله فی الاثم بمنزلتھم اذا رضی به وان لم یباشرہ

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کفر پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے اور جو گناہ پر راضی ہو یا گناہ کرنے والوں کے ساتھ میل جول رکھے وہ بھی گناہ میں ان کے برابر ہے

ظاہر ہے بنوانے والا خریدنے والا، تصویر بنانے پر راضی ہے، اسی لئے ثابت ہوا کہ تصویر بنوانے والا بھی بنانے والے کے برابر گناہ میں شریک ہے

اللہ تعالی کا فرمان ہے

وتعاونوا علی البر والتقوی ولاتعاونوا علی الاثم علی العدوان

ترجمۃ: نیکی پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ وسرکشی کے کاموں پر تعاون نہ کرو

چونکہ تصویر کھنچوانے والا، تصویر سازی میں تصویر ساز کا مددگار ہے،

حدیث نمبر۲ کے تحت حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ھو یشمل من یعملھا او من یستعملھا

یہ وعید تصویر بنوانے والے اور بنانے والے دونوں کو شامل ہے

جب تصویر بنانا اور بنوانا دونوں حرام ہیں اور فلم دیکھنے والے ان دونوں گناہوں پر ان کے معاون ہیں اور راضی ہیں اس لئے فلم دیکھنا حرام گناہ، خواہ کوئی فلم ہو، صحیح واقعہ بنایا گیا ہو، یا غلط اور فرضی جو کردار دکھایا گیا ہو وہ سب اچھا ہو یا سب برا ہو یا کچھ برا ہو، خواہ مہذب اخلاق ہو یا مخرب اخلاق۔ اس لئے فلم پیغام (دی میسج) کے بنانے بنوانے نمائش کے ناجائز ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ فلم ہے اس میں تصویریں ہیں، اسے دیکھنا دکھانا تصویر سازی جیسے گناہ کبیرہ پر اعانت ہے، اس گناہ کی حوصلہ افزائی ہے۔ اس سے قطع نظر کرتے ہوئے اس فلم کے سخت اشد حرام ہونے کے مختلف وجوہ ہیں

فلم کی بنیاد ہی لہو ولعب پر اسی لئے اس کو ایجاد کیا گیا ہے، اور اسی لئے دیکھی دکھائی جاتی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت پاک ہمارا دین ہے

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

اور ارشاد باری تعالی ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور دین کو لہو ولعب بنانا حرام قطعی ہے بلکہ منجر الی الکفر ہے (کفر کی طرف لے جانے والا ہے)

اللہ تعالی کا فرمان ہے

و ذر الذین اتخذوا دینھم لعبا ولھوا

انہیں چھوڑو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل کود بنالیا

اس آیت میں دین سے مراد اسلام ہے،

تفسیر بیضاوی میں ہے:

الذین کلفوا ادعوا الیہ وھو دین الاسلام

اس دین کے وہ مکلّف ہیں جس کی طرف بلائے گئے ہیں اور یہ دین اسلام ہے

اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ

ترجمۃ: اے ایمان والو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافران میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو

پھر اس فلم کو دیکھنے والے مسلم وغیر مسلم سبھی ہیں، صحابہ کرام کے لباس وضع قطع ان کے جو احوال فلم میں دکھائے گئے ہیں ان پر غیر مسلم بے دین ضرور ہنسی اڑائیں گے

ان کا ٹھٹھا کریں گے کیا یہ دین کی اہانت نہیں، دین کی اس طرح ہنسی اڑانے والوں کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا بنص قرآن حرام ہے۔

اذاسمعتم آیات اللہ یکفر بھا ویستھزاء بھا فلاتقعدوا معھم

ترجمۃ: جب تم دیکھو کہ اللہ تعالی کی آیات سے کفر کیا جارہا ہے اس کی ہنسی اڑائی جارہی ہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔

انکم اذامثلھم ،

اب تم بھی انہیں جیسے ہوا گر اس کفر پر راضی ہوئے تو کافر، اگر خاموش بیٹھے رہے تو معصیت وگناہ، پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا سوانگ کون کر رہا ہے جو اعلی درجہ کا آوارہ و بدکار شرابی ہے، جواری ہے اور وہ کون نا کردنی ہے، جو فلم ایکٹر نہیں کرتے یہ اس فلم کی قباحت کے لئے کم ہے، ان ناپاکوں کو دیکھ کر ان پر صحابہ کرام کا شبہ ہوگا کیا یہ دھوکہ وفریب نہیں؟ پھر ایکٹنگ کرنا سوانگ بھرنا یہ خود حرام نیز اس میں نزول وحی کی کیفیت دکھائی گئی ہے، کیا ایک گندا فاسق بولے اور اسے روح القدس (جبریل امین) کی آواز بتانا سخت حرام اور قریب کفر کے نہیں، پھر جن گندے اداکاروں کا انتخاب ہوا ہے وہ صحابہ کرام کے مشابہ ہیں، یہ کیسے معلوم یہ دجل وفریب ہے پھر ان لوگوں کو جو لباس پہنایا گیا کیسے معلوم کہ یہی لباس اسی وضع قطع کا لباس صحابہ کرام کا تھا۔ یہ بھی فریب، نیز اسی فلم میں قرآن مجید کی آیات غلط پڑھی گئی ہیں، یہ خود حرام اشد حرام اور قرآن پاک کی تحریف کی جانب مفضی (لے جانے والا)، غرض یہ فلم دسیوں شرعی خرابیوں پر مشتمل ہے، اور محرمات کا مجموعہ ہے، اسے دیکھنا دکھانا دین کا کھیل تماشہ بنانے پر راضی ہونا ہے کیا مسلمان کی غیرت گوارا کرلے گی کہ فساق وفجار کو صحابہ کرام کے روپ میں پیش کیا جائے؟ کیا مسلمان یہ پسند کرے گا کہ جبریل امین علیہ السلام کی آواز اس آواز کو کہا جائے جو انتہائی آوارہ وفاسق کی ہے، کیا مسلمان اس کو گوارا کرسکتا ہے کہ جس پردہ پر شراب خوری قمار بازی ناچ گانا، سارے فواحش کا سوانگ دکھایا جاتا ہو اسی

ناپاک پردے پر قرآن کریم کی آیات تلاوت کی جائیں، اسی لئے کسی دیندار کو اس میں ذرہ برابر شبہ نہیں رہ جاتا کہ یہ فلم حرام اس کو دیکھنا حرام (واللہ تعالی اعلم)

(مقالات شارح بخاری جلد اول ص ۳۵۰ تا ۳۵۵ مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ کراچی پاکستان)

ایک عربی استفتاء اور اسکا جواب

السوال

هل من حرج في مشاهدة الافلام والمسلسلات ونحوهاالتي تحكي سيرة بعض الانبياء عليهم السلام .

الجواب

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنامحمد وعلى آله واصحابه اجمعين ، فان تمثيل الانبياء والرسل في الافلام والمسلسلات ونحوهامنكر كبير ، لمافيه تقمص شخصيات هي افضل البشر على الاطلاق ، اختارهم الله تعالى للنبوة والرسالة ، فمكانتهم اعز من ان يتمثل في صورتهم وقد ثبت عن النبي ﷺ انه قال رسول الله ﷺ فإنّ الشيطان لايتمثل بي (متفق عليه) والانبياء عليهم السلام مثله في وجوب الاحترام ،لانهم في منزلة ومرتبة واحدة وهي منزلة النبوة والرسالة، وان تفاوت فضلهم عليهم السلام فمن يتقمص شخصيتهم بالتمثيل يفتري عليهم وينسب اليهم الكذب بحاله ومقاله ويشوه سيرتهم ،واذاحرم التمثيل حرمت المشاهدة والاقتناء

ترجمہ:

سوال: وہ فلمیں اور ڈرامے جن میں انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت بیان کی گئی

ہے ان کو دیکھنا جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب: تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں اور درود وسلام ہو رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کے صحابہ کرام اور آپ کی آل رضی اللہ عنھم اجمعین پر بہروپیوں کا انبیاء کرام علیہم السلام کا روپ اختیار کرنا فلموں میں یا ڈراموں میں یہ بہت بڑا منکر کام ہے، کیونکہ اس میں انبیاء کرام علیہم السلام کی نقالی ہے یہ وہ ہستیاں ہیں جو علی الاطلاق افضل البشر ہیں ،جن کو اللہ تعالی نے نبوت و رسالت کے لئے چنا ان کا مقام بہت عزت والا ہے اس سے کہ ان کا روپ دھارا جائے ،اور یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا، اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام احترام کے واجب ہونے میں برابر ہیں اس لئے کہ وہ مرتبہ میں ایک ہیں اور وہ ہے نبوت و رسالت کا مرتبہ، ایک دسرے پر ان کو اللہ تعالی نے فضیلت دی ہے اس وجہ سے تفاوت ہے، پس جو شخص انبیاء کرام علیہم السلام کی نقالی کرتا ہے وہ ان پر افتراء باندھ رہا ہے اور ان کی طرف جھوٹ منسوب کر رہا ہے اپنے حال و مقال کے ساتھ اور ان کی سیرت مبارک کو داغدار کر رہا ہے، اور جب اس کی طرح فلم بنانا حرام ہے تو اس کا دیکھنا اور اس کو رکھنا بھی حرام ہے۔

(التمثیل والتصویر: رقم المسئلۃ: ۱۱۰۱۵۵ اسلام ویب)

الشیخ بکر بن عبد اللہ ابو زید کا فتوی

الحمدُ لله رب العالمين واشهد ان الااله الاالله وحده لاشريكَ له واشهدُ انّ محمداً عبدُه ورسولُه ، صلى اللهُ عليه وآله وواصحابه وسلم واتباعهم باحسان الى يوم الدين ، اما بعد ؛لقد انتشر بينَ النّاس في هذه العصورِ التمثيل حتى اصبحَ فنامن الفنون ، ولم يسلم من الوباء حتى المسلمون بل انّ بعضَ الجماعاتِ الاسلامية الدعويّة اتخذت وسيلةً

للدعوة الی الاسلام، ثم تطوّر هذاالمرض حتی تجرّ الناس على تمثيلِ عظماءِ وزُعماءِ المسلمينَ ثم الصحابة رضى الله عنهم ثم الانبياء عليهم السلام ثم الى الملائكةِ الكرام عليهم السلام ، هذاالتمثيل الدينى ، اماالنوع الآخرُ فشرُه واضح لكل انسانٍ لمافيه من اختلاط و كذبٍ و افتراء وغير ذلك المفاسد

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالی کے بندے اور اس کے رسول ہیں درود وسلام ہوں رسول اللہ ﷺ کی آل اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم پر اور ان کی اتباع کرنے والے جو قیامت تک آئیں

امابعد: اس دور میں فلموں والا کام بہت عام ہو چکا ہے یہاں تک کہ یہ فن کی حیثیت اختیار کر چکا ہے، یہ ایسی وباء پھیلی ہے کہ مسلمان بھی اس سے محفوظ نہیں رہے یہاں تک کہ بعض اسلام کی دعوت دینے والی جماعتیں بھی اس میں ملوث ہو چکی ہیں انہوں نے بھی اس کو اسلام کی دعوت کے ابلاغ کے لئے اس کو اپنانا شروع کر دیا ہے، پھر یہ مرض اتنا بڑھا کہ لوگ جری ہو گئے اہل اسلام کے زعماء اور بڑے بڑے لوگوں پر فلمیں بنانے میں پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فلمیں بنائیں پھر انبیاء کرام علیھم السلام پر فلم بنانے کی انہوں جرأت کر لی اب انہوں نے ملائکہ کرام علیھم السلام پر فلم بنالی، یہ فلم جو دینی بنائی جاتی ہے اس کا شر بہت واضح ہے جو ہر انسان کو معلوم ہے، کیونکہ اس میں عورتوں اور مردوں کا اختلاط اور جھوٹ اور افتراء اور اس جیسے بہت سے شرعی مفاسد ہیں

حکم التمثیل عاما

لايشك مسلم شم رائحة العلمِ فى تحريمِ التمثيلِ السينمائى والمسرحى وغيرها، لمافيه من المفاسد كاالكذبِ ومحاكاةِ الناسِ وتقليدِ هِم فيه حركاتِهم واقوالهم وسقوط المرؤة والتشبهِ بالكافرين والحيوانِ والسفلةِ والاختلاط بين الرجالِ والنساءِ وكشفِ العوراتِ واشتمالِه على المعازفِ والآت الطربِ والرقصِ ولبس الحى المصطنعةِ والشعرِ المصطنعِ (الباروكة) وفاعله ملعون ونشر اخلاقِ الكفارِ وتحبيبهم الى القلوبِ .هذالوكان الممثل صالحاً فلايجوزُ التثيل فكيف والصلاح بعيد عن الممثلين وَيزيدُ التمثيل الدينى عليذلك انه بدعة وكل بدعة ضلالة لانه يقصد به التقرب الى اللهِ تعالى ، لانههم يزعمون نشر الفضائل والتاريخ الاسلامى ، وفيه من المفاسدمايصل الى الشركِ باللهِ تعالى كالتعليقِ الصليب وتعظيمه والسجودِ لغيرِ الله تعالى والحلف بالاصنامِ والاوثانِ وتمثيل دوره السحرةِ وصناديد الكفرِ والمنافقين كفرعون وهامان وابى جهل ، بل حتى تمثيلِ الشيطان ،فعلى المسلمين ان يتقوا اللهَ تعالى وان يرجعوا الى منهج السلف الصالح، وفيه الفائدة والكفايةُ،

ترجمہ: جس مسلمان نے بھی علم کی خوشبو سونگھی ہے وہ اس فلم کے حرام ہونے میں جو سینماء یا تھیٹر پر دکھائی جاتی ہے کبھی بھی شک نہیں کرے گا۔ کیونکہ اس میں جو مفاسد ہیں جس طرح جھوٹ بولا جاتا ہے، اور کفار کی تقلید حرکات واقوال میں کی جاتی ہے اور مروت اس سے ختم ہو جاتی ہے اور کافروں اور جانوروں، اور کمینے لوگوں کے سا

تھ اس میں مشابہت ہوتی ہے اور عورتوں کے اختلاط ہوتا ہے، اور شرم گاہیں اس میں ننگی ہوتی ہیں اور ڈھول، طبلے اور سارنگیاں اور باجے اور ڈانس اور نقلی داڑھی لگانا اور نقلی بال لگانا (وگ) یہ سارے کام ایسے ہیں جو بھی کرتا ہے وہ لعنتی ہے، اس میں کفار کے اخلاق کی تشہیر ہے اور کفار کے اخلاق لوگوں کے دلوں میں پسندیدہ بنا کر پیش کرنا ہے۔

اور دینی فلم بنانا بدعة ہے اور ہر بدعة گمراہی ہے اس لئے کہ وہ یہ فلم بنا کر اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے کی نیت کرتے ہیں، وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم اس تاریخ اسلامی اور فضائل کی تشہیر کررہے ہیں، اور اس میں ایسی خرابیاں ہیں جو انسان کو شرک باللہ کی طرف لے جاتی ہیں جس طرح صلیب لٹکانا اور اس کی تعظیم کرنا اور غیر اللہ کو سجدہ کرنا اور بتوں کے نام کی قسمیں کھانا، جادوگروں اور کفار اور منافقین کے سرغنوں کا روپ دھارنا جیسے فرعون اور ھامان اور ابوجہل بننا یہاں تک کہ شیطان بننا، اہل اسلام پر لازم ہے کہ اللہ تعالی سے ڈریں اور جو طریقہ سلف وصالح کا تھا اسی کو اپنائیں، اسی میں فائدہ ہے اور یہی طریقہ ہی ہم کو کافی ہے،،

لماذا یحتاج المسلمون الی التمثیل ؟

کیا اہل اسلام کو بھی فلموں کی ضرورت ہے؟

لانهم، اغنياء لمافى القرآنِ الكريمِ والسنةِ النبويةِ وشروحهماوففيه ماالعلمُ والموعظةُ والعبرةُ ويتمّ ذلك باالقرأةِ القاء الدروس والمحاضراتِ والخطب ،اماالكفارُ فانهم قداحتاجو الى التمثيلِ لانههم فقراء من العلم الدينى الصحيحِ ومن الوعظِ والارشادِ والعبرةِ وقد زادَ التمثيلُ انتشاراً بينهم بعد سقوط الكنيسةِ واصبحِ اكثرُالناسِ لادينين او امنتسبين الى النصرانيةِ بالاسم فقط . فهجرواحتى الموعظةَ التى كانَ اجدادهم يسمعونهامرةً واحدةً فقط يوم الاحد مع ماتحتوى عليه من

الخرافات والاباطيلِ فاحتاجو االتمثيل ليعوضو ا ذلك النقص ،

ترجمہ اہل اسلام تو الحمدُللہ غنی ہیں کیونکہ ان کے پاس رب کا قرآن بھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی ہے اور ان دونوں کی شروحات بھی ہیں، اور ان میں علم ووعظ اور عبرت کے واقعات بھی ہیں ان کے پڑھنے اور درس کے سننے اور خطبات کے سننے سے ان کی ضرورت پوری ہوجاتی ہے، رہی بات کفار کی ان کو ضرورت ہے فلموں کی کیونکہ یہ علمی حوالے سے فقیر (یتیم) ہیں ان کے پاس صحیح دینی علم نہیں ہے وعظ وارشاد والی بات نہیں ہے،

گرجوں کے سقوط کے بعد ان میں فلموں کا رجحان بہت زیادہ ہوگیا ہے، اس وجہ سے ان کی اکثریت بے دین ہوگئے ہیں اور نام کے عیسائی ہوگئے ہیں، انہوں نے سارا دین ترک کردیا ہے یہاں تک کہ وعظ بھی جو اپنے اباؤاجداد سے اتوار والے دن سنتے تھے اور وہ بھی ہفتے میں ایک بار، اور وہ بھی خرافات اور باطل باتوں پر مشتمل ہوتا تھا، تو ان کو ضرورت ہوئی تو انہوں نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے فلمیں بنانا شروع کردیں

حکم تمثیل الانبیاء علیہم السلام والصحابة رضی اللہ عنہم

انّ تمثيلَ الانبياء عليهم السلام والصحابة رضى الله عنهم امر اًمحرّماًباتفاقِ العلماءِ لمافى ذلك َمن الاِستِهانَةِ بهم والقَدحَ فى منزلتهم العظيمة التى بوّاهم الله تعالى ، وقد قالَ بهذالتحريمِ حتى الذين َاجازُو ا التمثيلَ المقيدَبشروطٍ (مع التنبيهِ على ان القول بَجوازِ التمثيلِ بقيودٍ وضوابطِ الذى ذهبَ اليه بعض ُالمفتين المعاصرينَ ، هوقول ضعيف جدّاً ، لانّ شروطهم وقيودَهم غيرَمتحققةٍ ولايُمكِنُ توفيرُهافصارَ ذكرُهاواهمالُهاسواء ،ومثلُ هذاالفتوىٰ كمثلِ الفتوى بجوازِ

ازالة الحاکمِ المُسلمِ الظالِمَ بشرطِ عدمِ اراقةِ الدِماءِ فاِین تحقّق هذاالفتوی و کیف لایکون هناک اراقةِ الدماءِ انّه امر غیرِ منضبطٍ مع انها مخالفة لنهی الرسول ﷺ ،ان وباءَ التمثیلِ قدانتشرَ انتشاراً خطیراً حتّی تجرء المخرجونَ والممثلونَ علی تمثیلِ الصحابةِ الکرامِ رضی الله عنهم ثم تجرء علی تمثیل الانبیاء علیهم السلام مثل ابراهیم ، وموسی ویوسف وذکریاویحیی وعیسی بن مریم علیهم السلام کماکانت هناک محاولات التمثیل خاتم الانبیاء ﷺ ، وانه اذالم یتصدّ المسلمون خاصة الحکومات الاسلامیة لهذاالشرّ، فان الممثلین سیقتحمون ذلک الامرَ ویمثلونَ رسول الله ﷺ.

ترجمہ: بیشک انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تمثیلی فلم بنانا حرام ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے کیونکہ اس میں انبیاء کرام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بلند مرتبہ کی توہین ہے وہ جو اللہ تعالی نے ان کو دیا ہے، اور وہ جو بعض مفتیوں نے اس کی اجازت دی ہے کئی شروط کے ساتھ مقید کر کے یہ ان کا قول بہت ہی ضعیف ہے، اس لئے ان کی شروط غیر متحققہ ہیں اس کا ذکر کرنا اور اس کو ترک کرنا دونوں برابر ہیں ، اس فتوی کی مثال اس فتوے کی طرح ہے جیسے کوئی فتوی دے کہ مسلمان حاکم ظالموں کو ختم کرے مگر خون نہ بہے اس فتوے کا تحقق کیسے ہوگا؟ ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ کون بھی نہ بہے اور ظلم کا خاتمہ بھی ہو جائے ، بے شک یہ امر غیر منضبط ہے باوجود اس کے کہ رسول اللہ ﷺ کی نھی کی مخالفت بھی ہے اس میں،

بے شک یہ وباء اب تو بہت ہی زیادہ ہو چکی ہے یہاں تک کہ یہ مراثی لوگ اتنے جری ہو چکے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مبارک ہستیوں پر فلم بنا ڈالی ہے پھر یہ لوگ جری ہوئے کہ انہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام پر

فلمیں بنا ڈالیں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام، ذکریا علیہ السلام، یحیی علیہ السلام، عیسی بن مریم علیہ السلام، اگر ان کو اہل اسلام نے خاص طور مسلم حکمرانوں نے منع نہ کیا تو ایک دن یہ کمینے رسول اللہ ﷺ کی مبارک ذات پر اس طرح کا حملہ کرنے سے باز نہیں آئیں گے

(التمثیل حقیقۃ، تاریخہ، حکمہ ۰۷، رمضان المبارک ۱۴۳۳ھجری بمطابق جولائی ۲۰۱۲م)

ایک مسئلہ اور اسکا جواب

کیا فرماتے ہیں کہ علمائے کرام و مفتیان عظام دین کہ کیا انبیاء کرام علیہم السلام پر فلم سازی کی جاسکتی ہے؟ کیا فلم میں نبی ﷺ کا کردار ادا کیا جاسکتا ہے؟ کیا انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات مبارکہ پر فلمیں بنانا اور اداکاروں اور عام انسانوں کا فلموں میں نبی کریم علیہ السلام کا کردار ادا کرنا انہیں کے زمانوں کے لباس و ماحول کو اجاگر کرنا اور انبیاء علیہم السلام کے کلمات واقعات کو عام انسان کا نبی علیہ السلام کا کرداد دیا جاسکتا ہے؟ کیا یہ فقط ایک گناہ ہے یا نعوذ باللہ توہین رسالت و اہانتِ انبیاء علیہم السلام اور تحقیر و تضحیکِ انبیاء علیہم السلام کے زمرے میں آتا ہے؟

السائل محمد عبداللہ قادری رضوی

الجواب

ان فلموں میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسی علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام کے فرضی کردار پیش کئے گئے ہیں ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار کرنے والے کو اے نبی علیہ السلام، اے یوسف علیہ السلام، اے ابراہیم علیہ السلام، اے پیغمبر علیہ السلام کہہ کر خطاب کیا گیا ہے اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے ڈائیلاگ سے خود اپنے آپ کو اللہ کا نبی کہتے ہیں ان فلموں میں انبیاء علیہم

السلام کے ناموں سے جن کرداروں کو دکھایا گیا ہے ان کو بار بار اسی طرح پکارا جاتا ہے جیسے کسی عام آدمی کو پکارا جاتا ہے

ایک شخص کہتا ہے کہ ہم وہ کرتے ہیں جو محمد (ﷺ) ہم کو کہتے ہیں محمد (ﷺ) نے ہم کو بتایا ہے ایک اللہ کی عبادت کرو ایک انسان کو حضرت جبریل علیہ السلام کے نام سے کردار دیا گیا ہے جو کئی بار وحی لاتا دکھائی دیتا ہے

اسی طرح انبیاء علیھم السلام کے نام سے بنائے کرداروں پر ٹھٹھہ، پاگل، مجنوں کہنا وغیرہ بھی فلمایا گیا ہے اسی طرح ایک شخص اپنے آپ کو ابو جہل کہتا ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ کو نعوذ باللہ من ذلک ساحر، مجنوں، کاہن کہتا ہے

فلم ٹین کمانڈرز میں تو حد کردی گئی ہے اللہ تعالی کے معصوم نبی حضرت موسی علیہ السلام کی کھلی توہین کی گئی ہے اور ان کا حضرت آسیہ رضی اللہ عنھا کے ساتھ جو تعلق فلمایا گیا ہے وہ اسلامی تعلیمات کے ساتھ کھلا کھلا مذاق اور توہین رسالت ہے اور بے دین لوگوں کو یہ باور کرانا ہے کہ اللہ تعالی کے نبی بھی ایسے عمل کیا کرتے تھے

نعوذ بالله من ذلک

اسی طرح فلم میں بعض صحابیات مثل حضرت ہندہ رضی اللہ عنھا کے کردار کو بے پردہ و بے حجاب دکھایا گیا ہے تمثیل حیات طیبہ نامی فلم میں رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما کے کردار کا چہرہ دکھایا گیا ہے یہ کھلی توہین ہے اور اسی طرح حضرت حلمیہ سعدیہ رضی اللہ عنھا کے جو رسول اللہ ﷺ کی رضاعی والدہ ماجدہ ہیں ان کے کردار میں چہرہ اور بال دکھائے گئے ہیں اور ایسی ہی توہین پر مبنی مثالیں ان فلموں میں حد سے زیادہ ہیں موجود ہیں ڈانس و موسیقی اور دیگر خرافات بے تحاشہ ہیں بہر حال ان فلموں میں انبیاء علیھم السلام کی توہین ہے اور سخت بے ادبی کی گئی ہے اور انبیاء علیھم السلام کی ادنی سی ادنی توہین کرنا بھی کفر ہے اور اسلام میں اس بات کی قطعا گنجائش نہیں کہ انبیاء کرام علیھم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی زندگیوں پر فلمیں تیار کی جائیں

لھذا انبیاء کرام علیھم السلام کی مبارک زندگیوں پر فلم بنانا اشد حرام اور موجب کفر ہے اور فلم بنانے والے اور ترجمہ کرنے والے اگر مسلمان ہیں تو اس فعل کی وجہ سے ان پر کفر لازم آتا ہے۔ ان پر توبہ و استغفار اور تجدید ایمان و نکاح لازم ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی مبارک زندگیوں پر فلم بنانا بھی موجب کفر و گناہ ہے کیونکہ کسی غیر صحابی کو صحابی کہنا یا کسی کا اپنے آپ کو صحابی کہنا گویا اجرائے نبوت کا قول کرنا ہے۔

ان فلموں میں مسلمان کا اپنے آپ کو نبی کہنا کفر ہے۔

کسی نئے نبی کی تمنا کرنا بھی کفر ہے

ومن ذٰلک (ای المکفرات) ایضا تکذیب نبی او نسبة تعمد کذب الیه او محاربته اوسبه او الاستخفاف ومثل ذٰلک کما قال الحلیمی مالو تمنی فی زمن نبینا او بعده ان لو کان نبیا فیکفر فی جمیع ذٰلک والظاھر انه لافرق بین تمنی ذٰلک باللسان او القلب

ترجمہ: انہیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کردیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اسے بُرا کہنا اس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انہیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا، ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ تمنا زبان سے یا صرف دل میں کرے ھ مختصراً۔

(الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ، مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی)

مدعی نبوت کی تکفیر

اعلام بقواطع الاسلام میں ھے واضح تکفیر مدعی النبوۃ و یظھر کفر من طلب منه معجزۃ لا نه بطلبه لھا منه مجوز لصدقه

مع استحالته المعلومة من الدين بالضرورة نعم ان اراد بذٰلک تسفيهه وبيان كذبه فلا كفر

مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورۃ معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں اگر اس طلب سے اسے احمق بنانا اس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ، مکتبۃ الحقیقۃ استنبول، ترکی)

جو کہے میں نبی ہوں وہ کافر ہے

فتاوٰی ہندیہ وغیرہا میں ہیں:

واللفظ للعمادی قال قال انا رسول الله او قال بالفارسية من پيغمبرم يريد به من پيغام می برم يكفر ولو انه حين قال هذه المقالة طلب غيره منه المعجزة قيل يكفر الطالب والمتأخرون من المشائخ قالوا ان كان غرض الطالب تعجيزه و افتضاحه لا يكفر

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا اگرچہ مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں، اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے، اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز ورسوا کرنے کی غرض سے معجزہ طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم نبوۃ میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہو جائے گا۔

(فتاوٰی ہندیہ بحوالہ الفصول العمادیۃ، الباب التاسع، جلد۲ ص ۲۵۸ نورانی کتب خانہ، پشاور)

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے اساسی وبنیادی قواعد میں سے ہے اس کے بغیر ایمان شرعاً غیر معتبر ہے جبکہ مذکورہ فلموں میں غیر نبی کو نبی بنا کر دکھایا گیا ہے جو کہ ایک لحاظ سے

غیر نبی کا دعوی نبوت ہے اور اس کا بطلان بدیہی ہے اور اس کے بطلان پر قرآن وحدیث سے واضح دلائل موجود ہیں، خواہ یہ دعوی نبوت مرزا قادیانی (لعنہ اللہ علیہ وعلی اتباعہ) کے دعوی کی طرح ظلی وبروزی نبی ہونے کا ہو یا مذکورہ فلموں کی شکل میں تمثیلی نبوت اور تصویری نبوت کا ہو خالصتاً حرام اشد حرام ہے اور کفر ہے یہ فلمیں بنانے والے اور اس کا ترجمہ کرنے والے ایمان سے خارج ہیں

اس فلم کے حرام ہونے کی چند وجوہات

(۱) انبیاء کرام علیہم السلام کے نفوس قدسیہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذوات مطہرہ جس تکریم وعظمت وجلال کی حامل ہیں، اس کا تقاضا ہے کہ ان مبارک شخصیات کی مبارک زندگیوں کے حالات کو پڑھ کر ان پر عمل کیا جائے اس کے برعکس ان فلموں میں پیشہ ور عام گناہگار اور فاسق وفاجر لوگ اور طوائفہ خواتین شامل ہوتی ہیں اور بہروپیوں کو ان مقدس ہستیوں کی شکل میں پیش کرنا ان سے مصنوعی نقالی کرانا یہ سخت حرام ہے اور کفر ہے

(۲) ان مقدس شخصیات کا روپ دھارنے والوں کو عامیانہ لہجے میں پکارنا

(۳) ان کے مخالفین کا کردار ادا کرنے والے اداکاروں کا ان کو گالیاں دینا (جس طرح ایک شخص کو ابوجہل بنا کر انہوں نے یہ کام کیا ہے)

(۴) ان کو مجنون کہنا، ساحر کہنا، کاہن کہنا، اور قصہ گو کہنا (رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کی بات کرنے والا انسان کافر ومرتد ہے)

(۵) فلمی اداکاروں کی شکل وصورت بھی توہین آمیز ہوتی ہے مثلاً خشخشی داڑھی رکھنا اور بعض اداکاروں کے بالوں کے انداز ایسے کہ نعوذ باللہ من ذلک عورتوں جتنے ہوتے ہیں

(۶) ان فلموں میں جن لوگوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بنا کر دکھایا گیا ہے تقریباً سب لوگوں کی داڑھی خشخشی ہے علاوہ چند لوگوں کے اس سے ان لوگوں کا مقصد بے دین لوگوں کو یہ دلیل فراہم کرنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی داڑھی مبارک

بھی اتنی ہوتی تھی ان فلموں میں ان مقدس شخصیات کی توہین کے ساتھ ساتھ ان کی پیغمبرانہ، صحابیانہ اور بزرگانہ قدر قیمت کے منافی امور ہیں غیرت وحمیت ایمانی کے خلاف ہے اور کفر کی ترجمانی ہے اور اس کا نتیجہ بالآخر کفر ہی ہے

اس فلم کے ناجائز وحرام ہونے کے لئے ایک بات ہی کافی تھی لیکن مذکورہ فلم میں بے شمار لغویات وکفریات پائے جاتے ہیں انبیاء کرام علیھم السلام کی پاک وطیب وطاہر مبارک ومقدس زندگی پر فلم سازی کرنا اور فلم میں نبی علیہ السلام یا دیگر انبیاء کرام علیھم السلام کی نقل اتارنا اور یہ منصب نبوت ورسالت کی توہین ہے اور اس میں کئی وجوہ سے کفر ہے، رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیھم السلام اور اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام علیھم الرضوان کی مبارک وپاکیزہ زندگیوں پر مبنی ایسا شرمناک اور ناقابل قبول مواد شائع کیا جس میں ان مبارک ہستیوں کی تصویریں شائع کی گئیں اور مختلف خبیث الفطرت اور کمینے لوگوں اور کفار کو ان مبارک ہستیوں کے کردار کے طور پر پیش کیا گیا، یہ سخت گستاخی اور بیباکی اور کفر ہے ۔ کتب سیر وفقہ میں ہے کہ کسی عالم دین کی نقل بوجہ استہزاء کفر ہے تو انبیاء کرام علیھم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی نقلیں اتارنا اور ایکٹنگ کرنا گویا ان کا منہ چڑانا ہے اگر چہ کوئی یہ بھی دعوی کرے کہ میری نیت اچھی ہے تب بھی ناجائز وحرام ہے اور اگر نیت میں کہیں بھی ذرا سی بھی تحقیر واستہزا ہو تو یقینی کفر ہے اور فلم بنانے میں مقصد مال بنانا ہوتا ہے اور اس دوران ہنسی مذاق اور ٹھٹھہ اور انجوائے کے نام پر کیسے کسی کی نیت اچھی رہ سکتی ہے۔

دین کا مذاق اڑانے والے کافر ہیں

اللہ تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ

اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم

فرماؤ کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو

(ترجمہ کنز الایمان از امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ)

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

شانِ نزول : غزوہ تبوک میں جاتے ہوئے منافقین کے تین نفروں میں سے دو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت تمسخراً کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے، کتنا بعید خیال ہے اور ایک نفر بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سن کر ہنستا تھا ۔حضور نے ان کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے انہوں نے کہا ہم راستہ کاٹنے کے لئے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کر رہے تھے۔اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ان کا یہ عذر وحیلہ قبول نہ کیا گیا اور ان کے لئے یہ فرمایا گیا جو آگے ارشاد ہوتا ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان سورہ توبہ آیۃ نمبر ۶۵)

رسول اللہ ﷺ کا مذاق بنانے والے کافر ہیں

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو

(سورۃ توبہ آیۃ نمبر ۶۶ ترجمہ کنز الایمان)

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اس آیۃ کریمۃ سے معلوم ہوا رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں ہے

(سورۃ توبہ آیۃ نمبر ۶۶ تفسیر خزائن العرفان مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ کراچی)

ایک اور مقام پر اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

اے ایمان والو رَاعِنَا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے

(ترجمہ کنزالایمان سورۃ بقرہ آیۃ نمبر ۱۰۴)

مذکورہ آیۃ مبارکہ میں للکافرین کی تفسیر میں اشارہ ہے کہ انبیاء کرام علیھم السلام کی بارگاہ میں بے ادبی کفر ہے کیونکہ قرآن رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی بے ادبی کرنے والے کو کافر کہہ رہا ہے اب آپ خود غور کریں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے بہتر اور شاندار نیت کس کی ہوسکتی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے اشارہ ابرو پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے ان سے زیادہ کس کی نیت محمود ہوسکتی ہے مگر یہ لفظ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کے شایان شان نہیں اس لئے اللہ تعالی نے حرام قرار دے دیا۔

اس طرح کی فلمیں بنانا یہود و نصاری کی پیروی کرنا اور ان کو خوش کرنا ہے کہ جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل کود بنالیا ہے کیونکہ ان کے ہاں انبیاء کرام علیھم السلام اور ان کے اصحاب وحواریوں کی تعظیم وہ تصور نہیں ہے جو الحمد للہ اسلام نے دیا ہے اسی لئے یہ یہود و نصاری اپنے انبیاء کرام علیھم السلام کی کھلی توہین کرنے کو بھی معیوب نہیں جانتے بلکہ فخر سے اس کو اسے نام نہاد آزادی اور اظہار رائے کہتے ہیں اپنے انبیاء کرام علیھم السلام کی زندگیوں پر مبنی فلمیں ان لوگوں نے بنائی ہیں جس میں انہوں نے ان انبیاء کرام علیھم السلام کی شخصیت کو انتہائی مسخ کر کے پیش کیا ہے جیسا کہ (یوسف پیمبر) اور ٹین کمانڈر) اور دیگر فلمیں اس کی واضح دلیل ہیں گویا انہوں نے اپنے دین اور دینی رہنماؤں کو بھی تفریح کا ذریعہ بنالیا ہے اور ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے

الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَھُمْ لَھْوًا وَّ لَعِبًا وَّ غَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا فَالْیَوْمَ نَنْسٰھُمْ کَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِھِمْ ھٰذَا وَمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنالیا اور دنیا کی زیست نے انہیں فریب دیا

تو آج ہم انہیں چھوڑ دیں گے جیسا انہوں نے اِس دن کے ملنے کا خیال چھوڑا تھا اور جیسا ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے

سورہ اعراف آیہ نمبر ۵۱ (ترجمہ کنزالایمان)

ڈاکٹر امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی قبلہ فرماتے ہیں

وفعل ماینقص به صفة خلقه ﷺ حرام بل ادخله العلماء فی اسباب الردة بقیود،

ترجمہ: ایسا فعل جس سے رسول اللہ ﷺ کے خَلق شریفہ کی صفت بدل جائے حرام ہے بلکہ اس کو علماء نے کچھ قیودات کے ساتھ مرتد ہونے کے اسباب میں داخل فرمایا ہے

(فتوی حرمۃ تصویر الانبیاء علیھم السلام ص ۱۸ مطبوعہ دار الفتح اردن)

امام احمد رشیدی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

فعلم ان جمیع مافیه تغییر شئی من اوصاف النبی ﷺ ای المجع علیه المعلومة من الدین بالضرورة کفر

یہ بات جان لی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اوصاف شریفہ میں سے کسی وصف شریف کو بدلنا جن پر اجماع ہو اور اس کا ضروریات دینی سے ہونا معلوم ہو تو یہ کفر ہے

(الالمام ص ۳۴ لامام احمد رشیدی الشافعی)

فلم پیغامُ کا حکم شرعی

ڈاکٹر امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی قبلہ فرماتے ہیں

ولاشک ان العلة المذکورة یشمل حکمها الافلام التصویریة، بل ھی اشد تحریما، لمایوقعه فی اوھام الناس من ارتباط صور اولائک الممثلین باشخاص الانبیاء الکرام علیھم السلام الامر الذی ینافی الحقیقة ویجافی التعظیم لجنابھم المقدس، بقطع النظر کان الممثل

صالحافی نفسه ام لم یکن کذلک وان کان الامر الاخیر اشنع

ترجمہ :اس میں کوئی شک نہیں جو علت ذکر کی گئی ہے اس کا حکم اس فلم کو جو تصویر والی ہے (جس میں انبیاء کرام علیہم السلام کے کردار پیش کئے گئے ہیں) شامل ہے بلکہ یہ اشد حرام ہے کیونکہ یہ فلم لوگوں کو وہم میں مبتلا کرے گی ان کرداروں کو لوگ انبیاء تصور کریں گے اور یہ امر حقیقت کے منافی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی پاک بارگاہ کی عظمت کے منافی ہے قطع نظر اس کے کہ وہ شخص جس کو نبی کا کردادیا گیا ہے وہ صالح ہو یا غیر صالح ہو اگر غیر صالح ہو تو یہ زیادہ شنیع ہے

(فتوی حرمۃ تصویر الانبیاء علیہم السلام ص ۱۹۔۲۰ مطبوعہ دار الفتح اردن)

یہ فلمیں بنانا کفر ہے

انبیاء کرام علیہم السلام کی مبارک زندگیوں پر بنائی گئی فلموں میں ان کی توہین اور بے ادبی کا پہلو نکلتا ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی ادنی سی ادنی توہین کرنا بھی کفر ہے۔

امام محمد بن سحنون المالکی رحمۃ اللہ علیہ اس پر اجماع نقل کیا ہے

اجمع العلماء علی ان شاتم النبی ﷺ والمنقص له کافر .
...وحکمه عند الامه القتل

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والا اور آپ کی توہین کرنے والا کافر ہے امت کے ہاں اس کا حکم یہ ہے اس کو قتل کر دیا جائے

(الصارم المسلول لابن تیمیہ ص ۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(رد المحتار رد لابن عابدین جلد ۶ ص ۳۷۰ مطبوعہ)

موئے مبارک کی توہین کرنے والا کافر ہے

ومن عاب النبی ﷺ بشعر من شعراته فقد کفر

ترجمہ : جس نے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کی توہین کی وہ کافر ہو گیا

(فتاوی قاضی خان جلد ۴ ص ۶۸۴ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ پشاور پاکستان)

بنی اسرائیل کا کردار

ہمارے دور میں بھی بنی اسرائیل والا کام شروع ہو چکا ہے پہلے والے وہ بھی برے کام سے منع کرتے تھے جب دیکھتے کہ وہ نہیں رکتے تو وہ علماء بھی ان کے ساتھ بیٹھنا شروع ہو جاتے اور اسی کام میں ملوث ہو جاتے تھے اس فلم کو بھی بعض ملحد قسم کے مولویوں نے جائز قرار دے رکھا ہے اور میری جب اس مسئلہ پر کئی علماء سے بات ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ اس میں حرام والی کونسی بات ہے نعوذ باللہ من ذلک

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

ان اول مادخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول یاهذا اتق اللہ ودع ماتصنع فانه لایحل لک ثم یلقاه من الغد وهو علی حاله فلا یمنعه ذلک ان یکون اکیله وشریبه وقعیده فلما فعلوا ذلک ضرب اللہ قلوب بعضهم ببعض ثم قال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون o کانوا لا یتناهون عن منکر فعلوه لبئس ماکانوا یفعلون

بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا اس سے کہتا اے شخص! اللہ سے ڈر اور اپنے کام سے باز آ کہ یہ حلال نہیں پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ مرد اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے پاس بیٹھنے سے نہ روکتا جب انھوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالی نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا حال بھی انہیں خطا والوں کے مثل ہو گیا۔ پھر فرمایا بنی اسرائیل کے کافر لعنت کے گئے داؤد و عیسی بن مریم علیہما السلام کی زبان پر۔ یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے۔ البتہ یہ سخت بری حرکت تھی کہ وہ کرتے تھے۔ (امام ابوداؤد نے

حدیث مذکور کو روایت کیا اور یہ الفاظ انھیں کے ہیں۔ امام ترمذی نے اس کی تحسین فرمائی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اسے روایت کیا۔

(جامع الترمذی ابواب التفسیر سورۃ المائدۃ تحت آیہ لعن الذین کفروا الخ امین کمپنی کراچی)

تصویریں سجا کر رکھنے والوں کو بدترین مخلوق ہیں

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

لما اشتکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر بعض نسائہ کنیسۃ یقال لھا ماریۃ وکانت ام سلمۃ وام حبیبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما اتتا ارض الحبشۃ فذکرتا من حسنھا وتصاویر فیھا فرفع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأسہ فقال اولٰئک اذا مات فیھم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا ثم صوّروا فیہ تلک الصور و اولٰئک شرار خلق اللہ عنداللہ

جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کی بعض بیویوں نے ایک گرجے کا ذکر فرمایا کہ جس کو ماریہ کہا جاتا تھا چنانچہ سیدہ ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اللہ تعالیٰ ان دونوں سے راضی ہو) ملک حبشہ میں تشریف لے گئیں، پھر انہوں نے وہاں یہ گرجا دیکھا، دونوں نے اس کے حسن اور اس میں بنی تصویروں کا تذکرہ فرمایا، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا: جب ان لوگوں میں کوئی نیک اور صالح آدمی مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد تعمیر کرتے پھر ان تصویروں کو سجا کر اس میں رکھ دیتے وہی اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب بناء المسجد علی القبر قدیمی کتب خانہ کراچی)

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب النہی عن بناء المسجد علی القبور قدیمی کتب خانہ)

کیا بزرگ کی تصویر رکھنے میں بھی مضائقہ ہے؟

امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اور اس میں کسی معظم دینی کی تصویر ہونا نہ عذر ہو سکتا ہے نہ اس وبال عظیم سے بچا سکتا ہے بلکہ معظم دینی کی تصویر زیادہ موجب وبال ونکال ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے گی اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاصی بت پرستی کی صورت اور گویا ملت اسلامی سے صریح مخالفت ہے۔ ابھی حدیث سن چکے کہ وہ اولیاء ہی کی تصویریں رکھتے تھے جس پر ان کو بدترین خلق اللہ فرمایا۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا اور نبی بھی کون حضرت شیخ الانبیاء خلیل کبریا سیدنا ابراہیم علیٰ ابنہ الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام جہان سے افضل واعلیٰ ہیں ان کی اور حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ وحضرت بتول مریم علیہم الصلوٰۃ کی تصویریں دیوار کعبہ پر کفار نے منقش کی تھیں، جب مکہ معظمہ فتح ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلے بھیج کر وہ سب محو کرادیں، جب کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے بعض کے نشان کچھ باقی پائے پانی منگا کر بنفس نفیس انہیں دھویا اور بنانے والوں کو قاتل اللہ فرمایا اللہ انہیں قتل کرے،

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴ ص ۵۷۷ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان)

پیر کی تصویر کو رکھنا بھی بت پرستی ہے

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ہم نے دیکھا کہ بعض لوگ اپنے پیروں کے فوٹوں کو سجدہ کرتے ہیں انہیں چومتے ہیں اور ان کو سجا کر رکھتے ہیں، پیروں کے فوٹوں کو لوگ مرقع شریف کہتے ہیں یہ ان کا خاص لفظ ہے بعض کلمہ گو کو تعزیہ کو سجدہ کرتے دیکھا گیا ہے قبروں کو تو بہت لوگ سجدہ کرتے ہیں بعض زندہ پیروں کو سجدہ کرتے ہیں یہ ہے بت پرستی نعوذ باللہ۔

(مراۃ المناجیح جلد ۷ ص ۱۸۶ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور پاکستان)

حضرت جبریل امین علیہ السلام کی حاضری کیوں نہ ہوئی؟

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ :قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتانی جبریل قال اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انہ کان علی الباب تماثیل و کان فی البیت فرام ستر فیہ تماثیل کلب فمربراس التمثال الذی علی باب البیت فیقطع فیصیر کھیأۃ الشجرۃ ومربالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطان ومرالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(حضرت ابو ہریرہ نے) فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری خدمت میں حضرت جبرائیل حاضر ہوئے اور فرمایا کہ میں گزشتہ رات آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا لیکن مجھے اندر داخل ہونے سے صرف اس چیز نے روکا کہ دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں بھی باریک پردہ تھا کہ جس پر تصویریں موجود تھیں نیز گھر میں کتا تھا لہٰذا آپ اس تصویر کے متعلق فرمادیں کہ اس کا سر کاٹ دیا جائے تاکہ وہ درخت کی طرح ہو جائے، اور پردے کے بارے میں فرمادیں کہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور دو مسندیں بنائی جائیں جو زمین پر ڈالی اور پاؤں سے روندی جائیں، اور کتے کے بارے میں فرمادیجئے کہ اسے باہر نکال دیا جائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب کچھ اس طرح کیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی الصور جلد ۲ ص ۲۱۷ مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور)

(جامع الترمذی، ابواب الادب، باب ماجاء ان الملائکۃ لاتدخل بیتا الخ جلد ۲ ص ۱۰۴ مطبوعہ امین کمپنی دہلی)

(شرح معانی الآثار، کتاب الکراہۃ، باب الصور تکون فی الثیاب جلد ۲ ص ۴۰۲ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

ذبیح کون؟

حافظ ابن کثیر نے (فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ) کے تحت لکھا ہے

وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَ إِسْمَاعِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ وَلَدٍ بُشِّرَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ إِسْحَاقَ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ،

یہ بچہ جس کی خوشخبری دی گئی ہے وہ اسماعیل علیہ السلام ہیں بے شک یہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلے بیٹے ہیں، اور اسماعیل علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام سے بڑے ہیں اس پر اہل اسلام اور اہل کتاب کا اتفاق ہے

تفسیر ابن کثیر صورۃ صافات رقم الآیۃ ۱۰۱ (۷:۴۴۹)

یہودیوں نے حضرت اسماعیل سے حسد کی وجہ سے یہ دعویٰ کر دیا کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام نہیں بلکہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں، اور اس فلم میں بھی وہی کام کر دیا ہے کہ انہوں ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بجائے حضرت اسحاق علیہ السلام کا نام لے دیا۔

اس کا نقصان یہ ہوتا ہے دیکھنے والا غیر اسلامی تعلیمات کو اسلامی تعلیمات سمجھ لیتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ لادینیت کی طرف چلا جاتا ہے۔

کتبہ الفقیر ضیاء احمد القادری الرضوی عفا اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بنانے کا شرعی حکم

امام اہلسنت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے فتوی شریفہ کا خلاصہ

از ریاست ریواں مرسلہ مولوی عبدالرحیم خاں ذی القعدہ ھ ماقولکم ایھا العلماء الکرام فی ہذہ المسائل (اے علماء کرام !ان مسائل کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں ۔ت)

(۱) بنانا تصویر آنخضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بغرض حصول ثواب زیارت کے درست وجائز ہے یانہ؟ اور بنانے والا اور خریدار مثوب ہوگا یا نہیں؟ (اس کو اجر ملے گا کہ نہیں)

(۲) اگر کوئی تصویر آنخضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وتصویر براق نبوی ونیز تصویر حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بنا کر یا بنوا کر واسطے حصول ثواب زیارت کے اپنے پاس رکھے اور اکثر مجالس میلاد نبوی میں تصاویر مذکورین کو بتکلف تمام نمائشاً بوقت ذکر معراج شریف حاضرین مجلس کے روبرو پیش کرے، اور یقین اس امر کا دلائے کہ گویا حضور معراج کو تشریف لئے جاتے ہیں اور لوگوں کو لمس وبوسہ کے لئے ہدایت وفہمائش کرے تو یہ فعل اس کا شرعاً جائز ہوسکتا ہے اور امور مندرجہ سوالات دوم مشروع ہوں گے یا غیر مشروع؟

الجواب:

اللھم لک الحمد صل علی نبیک نبی الحمدو اٰلہ وصحبہ الخیار بالحمد اسألک حسن الادب وصدق الحب لحبیبک الکریم علیہ وعلٰی الہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم رب انی اعوذبک من ھمزات الشیطین واعوذبک رب ان یحضرون.

اے اللہ! درحقیقت تیرے ہی لئے سب تعریف وتوصیف ہے اور نزول رحمت

فرما اپنے نبی پر جو نبی حمد ہیں، اور ان کی آل اور ان کے ساتھیوں پر رحمت نازل فرما جو اچھی حمد کرنے والے ہیں۔ ہم تجھ سے بہترین ادب اور تیرے حبیب مکرم کی سچی محبت کا سوال کرتے ہیں، آپ پر اور آپ کی اولاد پر سب سے بہتر درود ہو، اے میرے پروردگار !بیشک میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے پروردگار ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ وہ (شیاطین) میرے پاس (شر کے لئے) حاضر ہوں۔

اللہ عزوجل پناہ دے ابلیس لعین کے مکائد سے سخت ترکید یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سیآت کراتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین اس مسکین تینوں تصویرات مذکورہ بنانے والے ان کی زیارت ولمس وتقبیل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حق محبت بجالاتا اور حضور کو راضی کرتا ہے حالانکہ حقیقۃً وہ اپنی ان حرکات باطلہ سے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صریح نافرمانی کررہا ہے اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والا ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا، اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا ہے اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے مٹانے کا حکم دیا، احادیث اس بارے میں حدتواتر پر ہیں، یہاں بعض مذکور ہوتی ہیں:

عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : کل مصور فی النار یجعل اللہ بکل صورۃ صورہ نفسا فتعذبہ فی جھنم

ترجمہ : ہر مصور جہنم میں ہے اللہ تعالٰی ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی۔

(مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ المتفق علیہ کتاب اللباس باب التصاویر مطبع مجتبائی دہلی)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان الخ، مطبع مجتبائی دہلی)

(مسند احمد بن حنبل، از مسند عبداللہ بن عباس، المکتب الاسلامی بیروت)

تصویر بنانے والے کو عذاب

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال: یخرج عنق من النار یوم القیمة له عینان تبصران واذنان تسمعان ولسان ینطق یقول انی وکلت بثلثة بکل جبار عنید وبکل من دعا مع اللہ الھا اخرو بالمصورین۔

ترجمہ: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کے دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان سننے والے اور ایک زبان کلام کرتی ہوگی وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں جو اللہ تعالیٰ کا شریک بتائے اور ہر ظالم ہٹ دھرم اور تصویر بنانے والے
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(جامع الترمذی ابواب صفة جہنم، باب ماجاء فی صفة النار، امین کمپنی دہلی)

(مسند احمد بن حنبل از مسند ابی ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت)

تین چیزیں جہاں ہوں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

عن علی رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال: قال جبریل علیہ السلام: انها ثلث لم یلج ملک مادام فیها واحد منها کلب اوجنابة اوصورة روح۔

تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان میں سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا کتا یا جنب یا جاندار کی تصویر۔

(مسند احمد بن حنبل از مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت)

بت پرستی کی ابتدا ہی تصویر سے

مسلمان بنظر ایمان دیکھے کہ صحیح وصریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا اور رسول سے

خارج کرنا محض باطل و وہم عاطل ہے بلکہ شرع مطہرہ میں زیادہ شدت عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے۔ اور خود ابتدائے بت پرستی انھیں تصویرات معظمین سے ہوئی، قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورہ نوح علیہ الصلوۃ والسلام میں فرمایا ود، سواع، یغوث۔ یعوق، نسر یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر ان کی مجلسوں میں قائم کیں، پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انھیں معبود سمجھ لیا۔

تصویروں سے شرک کیسے پھیلا؟

قال عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنهما: ود و سواع ویغوث ویعوق ونسر اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما هلکوا اوحی الشیطن الی قومهم ان انصبوا الی مجالسهم التی کانوا یجلسون انصابا وسموها باسماهم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا هلک اولئک وتنسخ العلم عبدت هذا مختصرا۔

ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب وہ فوت ہوگئے تو شیطان نے ان کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا کہ جہاں وہ بیٹھتے تھے وہاں ان کی مجالس میں ان کے بت نصب کرو اور ان کے نام لیا کرو، تو وہ ایسا ہی کرنے لگے، پھر اس دور میں تو ان کی عبادت نہیں ہوئی مگر جب وہ لوگ ہلاک ہوگئے اور علم مٹ گیا سابق لوگوں کے بارے میں جہالت کا پردہ چھا گیا تو رفتہ رفتہ ان مجسموں کی عبادت و پرستش شروع ہوگئی، یہ حدیث کے مختصر الفاظ ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب ودًا ولا سواعا الخ، قدیمی کتب خانہ کراچی)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

با ایں ہمہ اگر وساوس وہوا جس سے تسکین نہ پائیں تو احادیث صحیحہ صریحہ سے خاص تصاویر معظمین کا جزئیہ لیجئے۔

عن عبدالله بن عباس رضی الله عنهما :انه قال دخل النبی صلی
الله تعالٰی علیه وسلم البیت فوجد فیه صورة ابراهیم وصورة
مریم علیهما الصلوٰة والسلام فقال صلی الله تعالٰی علیه وسلم
امالهم فقد سمعوا ان الملئكة لا تدخل بیتا فیه صورة الحدیث
۔ هذا لفظه فی الانبیاء وفیه ایضا ان النبی صلی الله تعالٰی علیه
وسلم لما رأی الصور فی البیت لم یدخل حتی امر بها فمحیت
الحدیث وفی المغازی فاخرج صورة ابراهیم واسمعیل علیهما
الصلوٰة والسلام الحدیث هذه كلها روایات البخاری وذكر ابن
هشام فی سیرته قال وحدثنی بعض اهل العلم ان رسول الله
صلی الله تعالٰی علیه وسلم دخل البیت یوم الفتح فرأی فیه صور
الملئكة وغیرهم فرأی ابراهیم علیه الصلوٰة والسلام مصورا
فذكر الحدیث الی ان قال ثم امر بتلك الصور كلها فطمست.

ترجمہ: حضرت ابن عباس نے فرمایا: جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ
شریف کے اندر تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے حضرت ابراہیم اور سیدہ مریم علیہما
الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر پائیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ
کہ تصویریں بنانے والوں نے بھی یہ بات سن رکھی تھی (یعنی ان کے کانوں تک بھی یہ
بات پہنچی ہوئی تھی کہ) بیشک جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے (الحدیث) یہ
الفاظ حدیث کتاب الانبیاء میں آئے ہیں، اور اسی میں ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے کعبہ شریف میں تصویریں دیکھیں تو اندر داخل نہ ہوئے یہاں تک کہ ان کے متعلق حکم
فرمایا تو وہ مٹادی گئیں الحدیث، اور مغازی میں ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل
علیہما الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر باہر نکال دی گئیں الحدیث، یہ سب بخاری شریف کی
روایات ہیں اور ابن ہشام نے اپنی سیرت میں بیان فرمایا کہ مجھ سے بعض اہل علم نے
بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے روز بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے

تو وہاں فرشتوں وغیرہ کی تصاویر دیکھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مجسمہ دیکھا،
پھر بقیہ حدیث ذکر فرمائی، یہاں تک کہ فرمایا پھر تمام تصاویر کے بارے میں حکم فرمایا کہ
مٹادی جائیں تو وہ مٹادی گئیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل واتخذ اللہ ابراہیم قدیمی کتب خانہ کراچی)

(سیرۃ النبی لابن ہشام، امر الرسول بطمس مابالبیت من صور دار ابن کثیر)

ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ کعبہ
معظمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل وحضرت مریم
وملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہ کی تصاویر پر نظر پڑیں کچھ پیکر دار کچھ نقش دیوار،
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا خبردار رہو بیشک ان
بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں
ملائکہ رحمت نہیں جاتے، پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں سب مٹادی گئیں اور
جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں انہیں بھی حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ وحضرت
سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی ابنیہما الاکرم وعلیہما وبارک وسلم کی تصویریں
بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبہ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہوگیا حضور پرنور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدم اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ تصاویر کو مٹانے کا حکم ہوا

حدیث: مسند امام احمد میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

قال كان فی الكعبة صور فامر النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم عمر
بن الخطاب ان یمحوها فبل عمر رضی الله تعالٰی عنه ثوبا ومحاها به
فدخلها صلی الله تعالٰی علیه وسلم وما فیها منها شیء ،وفی حدیثه
عند الامام الواقدی وكان عمر قد ترك صورة ابراهیم فلما دخل
صلی الله تعالٰی علیه وسلم راها فقال یاعمر الم آمرك ان لاتدع

فیها صورة ثم رای صورة مریم فقال امحوا ما فیها من الصور قاتل الله قوما یصورون ما لایخلقون . هذا مختصرا.

ترجمہ: حضرت جابر نے فرمایا ایام جاہلیت میں کعبہ شریفہ کے اندر تصویریں تھیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ تصویری نقوش مٹادو، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گیلے کپڑے کے ساتھ ان نقوش کو مٹادیا اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں کوئی تصویری نقش موجود نہ تھا، اس سند میں امام واقدی کا یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں حضرت ابراہیم علیہم السلام کی تصویر چھوڑ دی تھی یعنی اسے نہیں مٹایا تھا۔ پھر جب اندر تشریف لے جاکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے اسے دیکھا تو ارشاد فرمایا اے عمر ! کیا میں نے تمھیں حکم نہ دیا تھا کہ یہاں کوئی تصویر باقی نہ رہنے دو، پھر آپ نے سیدہ مریم کی تصویر دیکھی تو فرمایا یہاں جتنی بھی تصویریں ہیں ان سب کو مٹادیا جائے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو برباد کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنھیں وہ پیدا نہیں کر سکتے۔

(مسند احمد بن حنبل، از مسند جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، المکتب الاسلامی بیروت)

(کتاب المغازی للواقدی، شان غزوۃ الفتح، موسسۃ الاعلمی بیروت)

اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے

حدیث : عمر بن شبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل الکعبة فامرنی فاتیته بماء فی دلو فجعل یبل الثوب ویضرب به علی الصور و یقول قاتل اللہ قوما یصورون ما لایخلقون .

ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو مجھے حکم فرمایا تو میں پانی کا ڈول بھر کر لایا آپ خود بنفس نفیس اس پانی سے کپڑا تر کرنے لگے پھر ان

تصویروں پر وہ بھیگا ہوا کپڑا رگڑتے ہوئے فرمانے لگے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہلاک کرے جو ایسی چیزوں کی تصویر کشی کرتے ہیں جنھیں وہ پیدا نہیں کر سکتے۔

(فتح الباری بحوالہ عمر بن شبہ کتاب المغازی، مصطفیٰ البابی مصر)

(المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب العقیقہ حدیث، وکتاب المغازی حدیث)

سب مسلمانوں نے تصاویر مٹانے میں حصہ لیا

حدیث : ابوبکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

ان المسلمین تجردوا فی الازر واخذوا الدلاء وارتجزوا علی زمزم یغسلون الکعبة ظهرها وبطنها فلم یدعوا اثر امن المشرکین الا محوه او غسلوه

(اس وقت) مسلمانوں نے اپنی اپنی چادریں اتاریں اور ڈول میں آب زمزم بھر بھر کر کعبہ شریف کو اندرون و بیرون سے خوب دھونے لگے چنانچہ مشرکین کے تمام نشانات شرک دھوڈالے اور مٹادئے۔

(المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب المغازی، حدیث، ادارۃ القرآن کراچی)

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انھیں مٹادو۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں، یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹادئے، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا اس وقت اندر رونق افروز ہوئے، اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشان رہ گیا تھا، پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک

ڈول پانی منگا کر بنفس نفیس کپڑ اتر کر کے ان کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا:
اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر مٹا دی گئی

فی حدیث اسامة انه صلی اللہ تعالٰی عله وسلم دخل الکعبة فرأی صورة ابراهیم فدعا بماء فجعل یمحوها وهو محمول علی انه بقیة تخفی علی من محاها اولا حضرت اسامه کی حدیث میں هے که حضور صلی الله تعالٰی علیه وسلم کعبه شریف کے اندر تشریف لے گئے تو کچھ تصاویر انمٹی دیکھ کر پانی منگوایا اور انهیں اپنے دست اقدس سے خود مٹانے لگے ، یه حدیث اس پر محمول هے که بعض تصویروں کے کچھ نشانات باقی رہ گئے تھے جنهیں پهلی دفعه مٹانے والا نه دیکھ سکا،(تو حضور صلی الله تعالٰی علیه وسلم نے دوباره انهیں مٹادیا)

(فتح الباری، کتاب المغازی، باب این رکز النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الرایة یوم الفتح مصطفٰی البابی مصر)

نبی یا ولی کی تصاویر بنانے والے کون؟

حدیث : صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے:

لما اشتکی النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ذکر بعض نسائه کنیسة یقال لها ماریة وکانت ام سلمة وام حبیبة اتتاارض الحبشة فذکرتا من حسنها وتصاویر فیها فرفع رأسه فقال اولئک اذا مات فیهم الرجل الصالح بنوا علی قبره مسجدا ثم صوروافیه تلک الصور اولئک شرار خلق اللہ.

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مرض میں بعض ازواج مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المومنین ام سلمہ وام المومنین ام

حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سر اٹھا کر فرمایا یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکا اس کی تصویر لگاتے ہیں یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰہ فی البیعۃ ،قدیمی کتب خانہ کراچی، صحیح البخاری، کتاب الجنائز باب المسجد علی القبر ،قدیمی کتب خانہ کراچی، صحیح مسلم، کتاب المساجد باب النہی عن بناء المسجد علی القبر ،قدیمی کتب خانہ کراچی)

ملاعلی قاری فرماتے ہیں

فی المرقاة الرجل الصالح ای من نبی او ولی تلک الصور ای صور الصلحاء تذکیرا بهم وترغیبا فی العبادة لاجلهم الخ.

مرقاة (ا زمحدث علی قاری)

میں ہے مرد صالح یعنی وہ نبی یا ولی فوت ہو جاتا اس کی تصاویر بناتے اور لٹکایا کرتے تھے ان کی یادگار اور ان کی وجہ سے عبادت میں رغبت دلانے کے لئے الخ

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس باب التصاویر الفصل الثالث مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ)

حدیث : امام بخاری کتاب الصلوٰۃ جامع صحیح میں تعلیقا بلا قصہ اور عبد الرزاق وابوبکر بن ابی شیبہ اپنے اپنے مصنف اور بیہقی سنن میں اسلم مولی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولا مع القصہ راوی جب امیر المومنین ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے میں چاہتا ہوں حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ ہمچشموں میں میری عزت ہو امیر المومنین نے فرمایا:

انا لاندخل کنائسکم من اجل الصور التی فیها

ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔

(المصنف لعبد الرزاق، باب التماثیل وما جاء فیہ حدیث المکتب الاسلامی بیروت)
(صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰہ فی البیعۃ ،قدیمی کتب خانہ کراچی)

جس کے پاس تصاویر ہوں تو وہ کیا کرے؟

بالجملہ حکم واضح ہے اور مسئلہ مستبین اور حرکات مذکورہ حرام بالیقین اور ان میں اعتقاد ثواب ضلال مبین اس شخص پر فرض ہے کہ اس حرکت سے باز آئے اور حرام میں ثواب کی امید سے نہ خود گمراہ ہو نہ جاہل مسلمانوں کو گمراہ بنائے ان تصویروں کو نا آباد جنگل میں راہ سے دور نظر عوام سے بچا کر اس طرح دفن کر دیں کہ جہال کو ان پر اصلا اطلاع نہ ہو یا کسی ایسے دریا میں کہ کبھی پایاب نہ ہوتا ہو نگاہ جاہلان سے خفیہ عمیق کنڈے میں یوں سپرد کریں کہ پانی کی موجوں سے کبھی ظاہر ہونے کا احتمال نہ ہو،

واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

(اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

گستاخوں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ فیصلے

قصہ قتل ابی رافع عبد بن ابی الحقیق الیہودی

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي (ص92:) حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ، وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ : اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ، وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ، لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ، فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ، ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً، وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ، فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ، يَا عَبْدَ اللَّهِ :إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ، فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ، ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَتَدٍ، قَالَ :فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا، فَفَتَحْتُ الْبَابَ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ، وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ، فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ، قُلْتُ :إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ، لَا أَدْرِي أَيْنَ

هُوَ مِنَ البَيْتِ، فَقُلْتُ :يَا أَبَا رَافِعٍ، قَالَ :مَنْ هَذَا؟ فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ، فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا، وَصَاحَ، فَخَرَجْتُ مِنَ البَيْتِ، فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ :مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ؟ فَقَالَ :لِأُمِّكَ الوَيْلُ، إِنَّ رَجُلًا فِي البَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ، قَالَ :فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ، ثُمَّ وَضَعْتُ ظِبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي، وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى البَابِ، فَقُلْتُ :لاَ أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ :أَقَتَلْتُهُ؟ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ، فَقَالَ :أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الحِجَازِ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي، فَقُلْتُ :النَّجَاءَ، فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ :ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ

ترجمہ :حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے کچھ لوگوں کو کعب بن اشرف یہودی کیطرف بھیجا، عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ ابورافع یہودی رسول اللہ ﷺ کو اذیت دیا کرتا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف کفار کی مدد کیا کرتا تھا۔

حجاز کی زمین میں اپنے قلعے میں مقیم تھا۔ جب عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس کے قلعے کے قریب ہوئے تو سورج غروب ہو رہا تھا۔ لوگ اپنے مویشی گھروں میں لے آئے تھے، عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو فرمانے لگے تم یہیں بیٹھے رہو میں چلتا ہوں، چوکیدار سے کوئی حیلہ بہانہ کرتا ہوں شاید میں اس

طرح قلعے میں داخل ہو جاؤں، وہ آتے ہی قلعے کے دروازے کے قریب ہوا پھر خود کو کپڑوں میں اس طرح لپیٹا جیسے قضائے حاجت کر رہا ہو، جب لوگ قلعے میں داخل ہو چکے تو دربان کہنے لگا اگر تو قلعے میں داخل ہونا چاہتا ہے تو جلدی آجا گیٹ بند ہونے لگا ہے، عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قلعہ میں داخل ہو کر روپوش ہو گیا، جب سب لوگ آ گئے تو دربان نے دروازے کو تالا لگا کر کنجیاں ایک لوہے کی کیل سے لٹکا دیں۔ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چابیوں تک رسائی حاصل کی اور اس طرح گیٹ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ ابورافع کے پاس رات دیر تک باتیں ہوتی رہتی تھیں، وہ اپنے بالا خانے میں محو استراحت ہو کر باتیں سنا کرتا تھا، حسبِ معمول جب قصہ گو واقعات بیان کر کے چلے گئے تو میں نے اس کے بالا خانے کا قصد کیا، جب بھی کوئی دروازہ کھولتا اسے اندر سے اس خیال سے بند کر دیتا کہ اگر لوگوں کو میرا پتہ چل جائے تو مجھ تک نہ پہنچ سکیں یہاں تک کہ میں اس کو قتل کر دوں، اس طرح میں ابورافع کے پاس آنے میں کامیاب ہو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ تاریک کمرے میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سو رہا ہے، یہ پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کہاں ہے؟ میں نے اواز دی اے ابورافع، تو اس نے کہا کون؟ میں نے اس کی اواز پر آگے ہو کر اس پر تلوار کی ضرب لگائی اس وقت میرا دل دھڑک رہا تھا، مگر وار خالی چلا گیا میں اس کو مار نہ سکا، اس نے چیخ و پکار کی میں کمرے سے نکل آیا تھوڑی دیر بعد میں پھر اندر گیا آواز بدل کر کہا اے ابورافع کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا تیری ماں تجھے روئے، ابھی کوئی آدمی اندر آیا اس نے اپنی تلوار کا نشانہ بنایا ہے۔ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے پھر اس کو زور سے تلوار ماری جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا مگر قتل اب بھی نہ ہوا، میں نے پھر تلوار کی دھار رکھی اس کے سینہ پر زور سے دبایا یہاں تک کہ وہ اس کو چیرتی ہوئی اس کی پیٹھ تک جا پہنچی اب یقین ہو گیا کہ میں نے اسکو قتل کر دیا ہے۔

پھر میں ایک دروازہ کھولتے ہوئے سیڑھیوں تک آ پہنچا نیچے اترنے لگا رات

چاندنی تھی یہ سوچا کہ نیچے زمین پر پہنچ گیا ہوں اس خیال میں پاؤں زمین پر رکھا تو نیچے گر گیا جس سے پنڈلی ٹوٹ گئی ، اس کو عمامہ سے باندھ کر میں چلنے لگا دروازے کے پاس آ کر میں بیٹھ گیا دل میں کہا کہ جب مجھے یقین نہ ہو جائے کہ ابو رافع قتل ہو گیا ہے تب تک یہاں سے نہیں جاؤں گا ، صبح جب مرغ نے اذان دی تو ایک منادی نے دیوار پر کھڑے ہو کر اعلان کیا ، اہل حجاز کا تاجر ابو رافع مر گیا ہے اس کے بعد اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان کو کہا کہ چلو اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کا خاتمہ کر دیا ہے ، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سارے واقعات کی تفصیل عرض کی میری تکلیف دیکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پاؤں کو پھیلاؤ ، میں نے حکم پر عمل کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹوٹی ہوئی ہڈی پر دست مبارک پھیرا تو وہ ایسی ہوئی گویا اسے کبھی بھی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی

(البخاری (۱۹:۵) رقم الحدیث ۴۰۳۹) ابن ہشام فی السیرۃ النبویۃ (۲۱۶:۳) کتاب المغازی للواقدی (۳۹۱:۱-۳۹۵) الطبقات الکبری لابن سعد (۲۹،۱۹:۲) تاریخ طبری (۴۹۳:۲-۴۹۹) فتح الباری لابن حجر (۳۴۵:۷) اخرجہ الحافظ الدمیاطی فی سیرتہ ص ۲۱۲-۲۱۴ دلائل النبوۃ للبیہقی (۳۶:۴) امتاع الاسماع (۳۰۹:۱۳) المواہب الدنیۃ بالمنح المحمدیۃ للامام قسطلانی (۳۱۲:۱) شرح الزرقانی علی المواہب (۱۴۹:۳) الرحیق المختوم (۲۹۴) السیرۃ النبویۃ والدعوۃ فی العہد المدنی (۴۶۶:۱) محمد ﷺ (۴۰۸:۱)

ام ولد کا قتل

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقَعُ فِيهِ، فَيَنْهَاهَا، فَلَا تَنْتَهِي، وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ، جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَشْتُمُهُ، فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا، وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا

فَقَتَلَهَا، فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ، فَلَطَّخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ: أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ، فَقَامَ الْأَعْمَى يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَزَلْزَلُ حَتَّى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا صَاحِبُهَا، كَانَتْ تَشْتُمُكَ، وَتَقَعُ فِيكَ، فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي، وَأَزْجُرُهَا، فَلَا تَنْزَجِرُ، وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ، وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً، فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ، وَتَقَعُ فِيكَ، فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا، وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک نابینا صحابی تھے جن کی ایک ام ولد تھی جو رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کیا کرتی تھی ، سب وشتم کیا کرتی تھی ، وہ صحابی رضی اللہ عنہ اسکو سمجھاتے مگر وہ باز نہ آتی جب وہ جھڑکتے تو ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتی حسب عادت اس نے ایک بار رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی وہ صحابی یہ برداشت نہ کر سکے ، چھرا اٹھایا اس کے پیٹ میں گھونپ دیا ، اس طرح اسکو قتل کر دیا ، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اس کا ذکر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے سب صحابہ کرام کو جمع فرما کر ارشاد فرمایا :

جس شخص نے یہ کام کیا ہے میں اس کو اللہ تعالی کی قسم دیتا ہوں وہ کھڑا ہو جائے ، یہ سن کر وہ نابینا صحابی کھڑے ہوئے کانپتے ہوئے اور لوگوں کو پھلانگتے ہوئے حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی سامنے آ کر بیٹھ گئے ، عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں اس لونڈی کا قاتل ہوں ، وہ آپ کو برا کہتی تھی اور گالیاں دیتی تھی میں بار ہا اس کو منع کرتا مگر وہ باز نہ آتی جھڑکتا پھر بھی وہ نہ رکتی ، اس کے پیٹ سے میرے موتیوں جیسے دو بیٹے بھی ہیں ، وہ میری رفیقہ حیات تھی گزشتہ رات وہ آپ کو برا کہنے لگی اور ہجو کرنے لگی تو میں

نے چھرا اٹھایا اور اس کے پیٹ میں گھونپ دیا، اور وہ وہیں مرگئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہولو گو گواہ ہو جاؤ اس کا خون رائگاں گیا،

(ابوداؤد کتاب الحدود (۴:۱۲۹) رقم الحدیث ۴۳۶۱) (سنن نسائی (۷:۱۰۷) اخرجہ الامام حاکم فی المستدرک وقال : صحیح الاسناد علی شرط مسلم (۴:۳۵۴) اخرجہ الدارقطنی فی سننہ (۳:۱۱۲-۱۱۳) (۴:۲۱۶-۲۱۷) اخرجہ البیہقی فی سنن الصغیر (۲:۲۳۱) اخرجہ البیہقی فی الکبیر (۷:۶۰) اخرجہ البیہقی فی معرفۃ السنن والآثار (۱۲:۲۵۶) (اخرجہ الخلال فی احکام اھل الملل ص ۲۵۷ رقم الحدیث ۷۲۸) السیف المسلول (۳۳۰-۳۳۶-۳۴۵) نیل الاوطار للشوکانی (۷:۳۷۹-۳۸۱) بلوغ المرام (۲۲۳)

یہودیہ کا قتل

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ جَرِیرٍ، عَنْ مُغِیرَةَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ یَهُودِیَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِیهِ، فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ، فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا

ترجمہ: حضرت عثمان بن ابی شیبہ اور عبداللہ بن الجرّاح حضرت جریر سے وہ مغیرہ سے وہ شعبی سے وہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی کیا کرتی تھی، اس بناء پر ایک شخص نے اسکا گلا دبا کر مار دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسکا خون رائگاں قرار دیا۔

سنن ابی داوٗد (۴:۱۲۹) رقم الحدیث ۴۳۶۲) اخرجہ البیقی فی سنن الکبیر (۷:۶۰) (۹:۲۰۰) اخرجہ الخلال فی احکام اھل الملل ص ۲۵۷) رقم الحدیث ۷۳۰) مشکوۃ (۳۰۸) المطالب العالیۃ (۲:۳۳۸)

(۴) کعب بن اشرف یہودی کا قتل

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ عَمْرٌو :سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا، یَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ،

فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ :یَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :فَأْذَنْ لِی أَنْ أَقُولَ شَیْئًا، قَالَ :قُلْ، فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ :إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً، وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّی قَدْ أَتَیْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ، قَالَ :وَأَیْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ، قَالَ :إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ، فَلاَ نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَیِّ (ص 91:) شَیْءٍ یَصِیرُ شَأْنُهُ، وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَیْنِ -وحَدَّثَنَا عَمْرٌو غَیْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ یَذْكُرْ وَسْقًا أَوْ وَسْقَیْنِ أَوْ :فَقُلْتُ لَهُ :فِیهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَیْنِ؟ فَقَالَ :أُرَى فِیهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَیْنِ -فَقَالَ :نَعَمِ، ارْهَنُونِی، قَالُوا :أَیَّ شَیْءٍ تُرِیدُ؟ قَالَ :ارْهَنُونِی نِسَاءَكُمْ، قَالُوا : كَیْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ العَرَبِ، قَالَ :فَارْهَنُونِی أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا :كَیْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا، فَیُسَبُّ أَحَدُهُمْ، فَیُقَالُ :رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَیْنِ، هَذَا عَارٌ عَلَیْنَا، وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ -قَالَ سُفْیَانُ :یَعْنِی السِّلاَحَ -فَوَاعَدَهُ أَنْ یَأْتِیَهُ، فَجَاءَهُ لَیْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ، وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الحِصْنِ، فَنَزَلَ إِلَیْهِمْ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ :أَیْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَأَخِی أَبُو نَائِلَةَ، وَقَالَ غَیْرُ عَمْرٍو، قَالَتْ : أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ یَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ، قَالَ :إِنَّمَا هُوَ أَخِی مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِیعِی أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الكَرِیمَ لَوْ دُعِیَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَیْلٍ لَأَجَابَ، قَالَ :وَیُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَیْنِ -قِیلَ لِسُفْیَانَ :سَمَّاهُمْ عَمْرٌو؟ قَالَ :سَمَّى بَعْضَهُمْ -قَالَ عَمْرٌو :جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَیْنِ، وَقَالَ :غَیْرُ عَمْرٍو :أَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ، وَالحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ عَمْرٌو :جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَیْنِ، فَقَالَ :إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّی قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشَمُّهُ، فَإِذَا رَأَیْتُمُونِی اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ، فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ، وَقَالَ مَرَّةً :ثُمَّ أُشِمُّكُمْ، فَنَزَلَ إِلَیْهِمْ

مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنفَحُ مِنهُ رِيحُ الطِّيبِ، فَقَالَ :مَا رَأَيتُ كَاليَومِ رِيحًا، أَىُ أَطيَبَ، وَقَالَ غَيرُ عَمرٍو :قَالَ :عِندِى أَعطَرُ نِسَاءِ العَرَبِ وَأَكمَلُ العَرَبِ، قَالَ عَمرٌو :فَقَالَ أَتَأذَنُ لِي أَن أَشُمَّ رَأسَكَ؟ قَالَ :نَعَم، فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ :أَتَأذَنُ لِي؟ قَالَ :نَعَم، فَلَمَّا استَمكَنَ مِنهُ، قَالَ :دُونَكُم، فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَأَخبَرُوهُ

ترجمہ: حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے؟ کیونکہ اس نے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دی ہے، اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے، اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو قتل کردوں؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیں تا کہ میں کچھ کہہ سکوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اجازت ہے، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور کہا یہ شخص ہم سے صدقات مانگتا ہے اس نے ہم کو تکلیف میں ڈال رکھا ہے، میں تیرے پاس قرض طلب کرنے آیا ہوں، اس نے کہا خدا کی قسم تم اس سے اور بھی دکھ اٹھاؤ گے، محمد بن مسلمہ نے کہا کہ ہم اسکی اتباع کر چکے ہیں یہ پسند نہیں کرتے کہ اس کو چھوڑ دیں، دیکھتے ہیں کہ یہ معاھدہ کیا رخ اختیار کرتا ہے، ہمارا ارادہ ہے کہ تم ہم کو ایک، دو وسق قرض دو، (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع تقریبا چار کلو کا ہوتا ہے لھذا ایک وسق تقریبا چھے من کا ہوا) کعب بن اشرف نے کہا، ہاں قرض لے لو مگر میرے پاس کچھ رہن رکھ دو (تو محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں) نے کہا کس چیز کا ارادہ کرتے ہو؟ کعب بن اشرف نے کہا کہ تم اپنی عورتوں کو رہن رکھو، انہوں نے کہا کہ ہم اپنی عورتوں کو تمھارے پاس کیسے

رہن رکھیں؟ حالانکہ تم سارے عرب میں خوبصورت اور حسین ہو، اس نے کہا کہ اپنے بیٹے رہن رکھو، انہوں نے کہا ہم اپنے بیٹے تمھارے پاس کیسے رہن رکھ دیں جو کوئی ان کے ساتھ لڑے گا ان کو گالی دے گا، ایک یا دو وسق میں گروی رکھے ہوئے یہ ہمارے لئے بہت شرمندگی اور ندامت کی بات ہے البتہ ہم تمھارے پاس ہتھیار رہن رکھ سکتے ہیں، اس سے پھر دوسری بار آنے کا وعدہ کیا، چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کے پاس آئے ابو نائلہ جو کہ کعب بن اشرف کا رضاعی بھائی بھی ان کے ساتھ تھا دوسری روات کے مطابق حارث بن اوس، ابوعبس بن جبیر اور عباد بن بشیر کو بھی ساتھ لانے کا وعدہ کیا، غرضیکہ کعب نے قلعہ میں بلالیا، ان کی طرف نیچے اترنے لگا، اس کی بیوی بولی اس وقت کہاں جا رہے ہو؟ میں اس وقت ایسی آواز سن رہی ہوں گویا کہ اس سے خون ٹپک رہا ہے، کعب نے کہا کہ محمد بن مسلمہ اور میرا رضاعی بھائی ابونائلہ ہے کوئی فکر کی بات نہیں ہے، خاندانی شریف آدمی کو رات کے وقت بھی نیزہ زنی کے لیے بلایا جائے تو اس کو قبول کر لینا چاہیئے، ادھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا جب کعب بن اشرف آئے گا تو میں اس کے سر کے بال پکڑ کر سونگھوں گا، جب تم دیکھو کہ میں نے اسکا سر مضبوطی سے پکڑ لیا ہے تو تم اس کے قریب ہو کر اسکو قتل کر دینا، چنانچہ کعب بن اشرف کپڑا اوڑھے ہوئے ان کے پاس آیا اس حال میں کہ اس سے خوشبو مہک رہی تھی، محمد مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آج کے دن کی طرح خوشبودار ہوا کبھی بھی محسوس نہیں کی، کعب بن اشرف نے کہا مستورات عرب کی سردار زیادہ خوشبو والی میرے پاس ہے، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمھارا سر سونگھ سکتا ہوں؟ کعب نے کہا کہ سونگھ لو، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کو سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس کی دعوت دی، ایک بار دوبارہ خواہش کرتے ہوئے کہا: کیا میں ایک بار پھر سونگھ سکتا ہوں؟ کعب بن اشرف نے کہا کہ اجازت ہے، جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسکو پوری طرح قابو کر لیا تو اپنے ساتھیوں کو کہا کہ قریب آجاؤ اور اسکو قتل

کردو، توانہوں نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو پورے قصہ کی اطلاع دی،

البخاری (۵: ۹۹۱) رقم الحدیث ۴۰۳۹) اخرجہ المسلم رقم الحدیث (۱۸۰۱) اخرجہ ابوداؤد رقم الحدیث ۲۷۶۸) اخرجہ الحمیدی فی مسندہ (۱۲۸۷) اخرجہ النسائی فی سنن الکبری کماتی تحفۃ الاشراف (۲: ۲۵۳) اخرجہ الحافظ ابن حجر فی فتح الباری (۷: ۳۳۸) ذکر الامام تاج الدین السبکی فی طبقاتہ الکبری (۹: ۲۰۵) اخرجہ الامام نووی فی شرح المسلم (۱۲: ۱۶۱) اخرجہ ابن سعد فی طبقاتہ (۲؛ ۲۳) اخرجہ الطبری فی تاریخہ (۲: ۴۸۷) اخرجہ الواقدی فی المغازی (۱؛ ۸۸) اخرجہ ابن اسحاق فی السیر والمغازی ص ۳۱۶) اخرجہ ابن ہشام فی السیرۃ النبویۃ (۳: ۴۳) اخرجہ الطحاوی فی مشکل الآثار (۱: ۱۸۹۔۱۹۰) اخرجہ الشافعی فی الام، کتاب الجزیہ (۴: ۱۹۹) اخرجہ الخطابی فی معالم السنن (۴: ۸۳) اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ (۳: ۱۹۱) اخرجہ عبدالرزاق فی تفسیرہ (۱: ۱۴۲) اخرجہ السیوطی فی تفسیرہ، الدرالمنثور (۲: ۵۶۲۔۵۶۵) اخرجہ البغوی فی شرح السنۃ (۱۱: ۴۵) اخرجہ احمد فی مسندہ (۱: ۱۶۶۔۱۶۷) اخرجہ الحاکم فی المستدرک (۴: ۳۵۲) اخرجہ الامام محمد بن یوسف الصالحی الشامی فی سیرتہ، سبل الہدی والرشاد (۶: ۲۹) ذکر ابن تیمیہ فی الصارم المسلول (۲: ۴۹۴) اخرجہ الرافعی فی فتح العزیز فی شرح الوجیز، کتاب السیر (۱۱: ۵۴۹)

رسول اللہ ﷺ نے منافق کا خون رائگاں قرار دیا

عن ابن عباس وابن ابی حاتم من طریق ابن لهيعة عن ابی الأسود مرسلا وكذا ذكر البغوی قول الكلبی عن ابی صالح عن ابن عباس ان منافقا وسماه الكلبی بشرا خاصم يهوديا فدعاه اليهودی الى النبی صلى الله عليه وسلم ودعاه المنافق الى كعب بن الأشرف وابى اليهودی ان يخاصمه الا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلمّا راى المنافق ذلك اتى معه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم لليهودی فلما خرجا من عنده لزمه المنافق وقال انطلق بنا الى عمر فاتيا عمر رضى الله عنه فقال اليهودی اختصمت انا وهذا

الى محمد (صلى الله عليه وسلم) فقضى لى عليه فلم يرض بقضائه وزعم انه مخاصم إليك فقال عمر رضى الله عنه للمنافق أكذلك قال نعم قال لهما رويدكما حتى اخرج اليكما فدخل عمر رضى الله عنه البيت وأخذ السيف واشتمل عليه ثم خرج فضرب به المنافق حتى برد وقال هكذا أقضى بين من لم يرض بقضاء الله وقضاء رسوله

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا ' یہودی نے کہا چلو سیّد عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طے کرالیں منافق نے خیال کیا کہ حضور تو بے رعایت مَحض حق فیصلہ دیں گے اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا اس لئے اُس نے باوجود مدعیءِ ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو پنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خور ہے اِس لئے اُس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اُس کو پنچ تسلیم نہ کیا ناچار منافق کو فیصلہ کے لئے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور آنا پڑا۔ حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اس کا معاملہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طے فرما چکے لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے فرمایا کہ ہاں میں ابھی آ کر اس کا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اُس کو قتل کر دیا اور فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اُس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے۔

(تفسیر ابن کثیر (۲: ۵۱) سورۃ نساء رقم الآیۃ ۶۵) تفسیر الدرالمنثور (۲: ۵۸۵) تفسیر الخازن (۱: ۳۹۳) تفسیر الماتریدی (تاویلات اہل السنۃ) (۳: ۲۳۵) تفسیر الہدایۃ الی بلوغ النہایۃ (۲: ۱۳۷۴) تفسیر السمعانی (۱: ۳۴۴) تفسیر الراغب (۳: ۱۲۹۴) تفسیر البغوی (۱: ۶۵۵) تفسیر

الکشاف (۱:۵۲۵) تفسیر ابن عطیہ ۲:۷۲) تفسیر زادالمسیر (۱:۴۲۵) تفسیر الکبیر (۱۰:۱۲۰) تفسیر العزبن عبدالسلام (۱:۳۳۲) تفسیر القرطبی (۵:۲۶۴) تفسیر البیضاوی (۲:۸۲) تفسیر نسفی (۱:۳۶۸) اللباب فی علوم الکتاب (۶:۴۵۴) تفسیر ابن عباس (۱:۷۳) الفواتح الهیہ والمفاتیح الغیبیۃ (۱:۱۵۷) تفسیر، ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم (۲:۱۹۴) تفسیر روح البیان (۲:۲۳۰) البحر الموید لابن عجیبۃ (۱:۵۲۱) تفسیر المظہری (۲:۱۵۴) فتح القدیر للشوکانی (۱:۵۶۰) تفسیر محاسن التاویل (۳:۱۹۶) تفسیر التحریر والتنویر (۵:۱۰۳) تفسیر الموسوعۃ القرآنیۃ (۹:۳۱۵) التفسیر الوسیط للطنطاوی (۳:۱۹۵) ایسر التفسیر للجزائری (۱:۵۰۰) صفوۃ التفسیر للصابونی (۱:۲۶۱) التفسیر الوسیط للزحیلی (۱:۳۳۷)

حافظ ابن کثیر نے کہا ابن لھیعہ کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے

وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُويه مِنْ طَرِيقِ ابْنِ لَهِيعة، عَنْ أَبِى الْأَسْوَدِ بِهِ.
وَهُوَ أَثَرٌ غَرِيبٌ، وَهُوَ مُرْسَلٌ، وَابْنُ لَهِيعَةَ ضَعِيف وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

تفسیر ابن کثیر (۲:۲۵۱)

اس کا جواب

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۴۲ ھجری) فرماتے ہیں

مَن كان مَثل ابنِ لهيعه بمصر فى كثرة حديثه وضبطه واتقانه .

ملک مصر میں کثرتِ حدیث اور حدیث کے ضبط واتقان میں ابن لھیعہ جیسا کون ہوسکتا ہے۔

میزان الاعتدال: ۴:۱۶۸)

امام ابوداوٗد امام احمد بن حنبل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

ماكان مُحدّث مصر الاابن لهيعه .

ترجمہ: مصر میں محدث صرف ابن لھیعہ ہیں

تہذیب التھذیب (۵:۳۷۵)

امام محمد بن یحیی بن حسان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں

(المتوفی ۲۰۸ ھجری) کہ

مارأيت احفظ مَن ابنِ لهيعة بعدَ هشيم .

میں نے ہشیم کے بعد ابن لھیعہ جیسا صاحبِ حافظہ نہیں دیکھا۔

تذکرۃ الحفاظ (۱:۲۳۸)

امام احمد بن صالح (المتوفی ۲۴۸) فرماتے ہیں

كان ابن لهيعة صحيح الكتاب طلاباً للعلم .

ابن لھیعہ کتاب کے اعتبار سے صحیح ہیں اور بہت زیادہ علم حاصل کرنے والے تھے۔ تذکرۃ الحفاظ (۱:۲۳۸)

ابوعفک یہودی کا قتل

حَدّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غزِيّةَ ، وَحَدّثَنَاهُ أَبُو مُصْعَبٍ إسْمَاعِيلُ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ إسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَشْيَاخِهِ، قَالَا :إنّ شَيْخًا مِنْ بَنِى عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَفَكٍ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا، قَدْ بَلَغَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ حِينَ قَدِمَ النّبِىّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الْمَدِينَةَ، كَانَ يُحَرّضُ عَلَى عَدَاوَةِ النّبِىّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، وَلَمْ يَدْخُلْ فِى الْإِسْلَامِ .فَلَمّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ إلَى بَدْرٍ رَجَعَ وَقَدْ ظفّره الله بما ظفّره،فَحَسَدَهُ وَبَغَى فَقَالَ :فَقَالَ سَالِمُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَهُوَ أَحَدُ الْبَكّائِينَ مِنْ بَنِى النّجّارِ :عَلَىّ نَذْرٌ أَنْ أَقْتُلَ أَبَا عَفَكٍ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ .فَأَمْهَلَ فَطَلَبَ لَهُ غِرّةً، حَتّى كَانَتْ لَيْلَةٌ صَائِفَةٌ، فَنَامَ أَبُو عَفَكٍ بِالْفِنَاءِ فِى الصّيْفِ فِى بَنِى عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقْبَلَ سَالِمُ بْنُ عُمَيْرٍ، فَوَضَعَ السّيْفَ عَلَى كَبِدِهِ حَتّى خَشّ فِى الْفِرَاشِ، وَصَاحَ عَدُوّ اللهِ فَثَابَ إلَيْهِ أُنَاسٌ مِمّنْ هُمْ عَلَى قَوْلِهِ، فَأَدْخَلُوهُ مَنْزِلَهُ وَقَبَرُوهُ .وَقَالُوا :مَنْ قَتَلَهُ؟ وَاللهِ لَوْ نَعْلَمُ مَنْ قَتَلَهُ لَقَتَلْنَاهُ بِهِ !

ترجمہ: امام واقدی نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ بنوعمرو بن عوف میں ایک بوڑھا تھا جس کا نام ابوعفک تھا، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اس کی عمر ۱۲۰ سال تھی، اور اسلام نہ لایا اور رسول اللہ ﷺ کی دشمنی پر لوگوں کو ابھارتا جب رسول اللہ ﷺ بدر سے فتح ونصرت خداوندی پا کر واپس تشریف لائے تو اس نے بغاوت کردی اور یہ اشعار کہے،

قَدْ عِشْت حِينًا وَمَا إِنْ أَرَى   مِنْ النّاسِ دَارًا وَلَا مَجْمَعَا
أَجَمّ عُقُولًا وَآتَى إِلَى   مُنِيبٍ سِرَاعًا إِذَا مَا دَعَا
فَسَلّبَهُمْ أَمْرَهُمْ رَاكِبٌ   حَرَامًا حَلَالًا لِشَتّى مَعَا
فَلَوْ كَانَ بِالْمُلْكِ صَدّقْتُم   وَبِالنّصْرِ تَابَعْتُمْ تُبّعَا

حضرت سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ بنونجار سے تھے اور غزوہ تبوک میں عدم شرکت پر رونے والے تھے، انہوں نے قسم کھائی کہ اس کو قتل کروں گا یا خود ہی نہ رہوں گا، وہ انتظار میں رہے حتی کہ ایک دن چاندنی رات میں گرمی کے موسم میں ابوعفک بنوعمرو کے صحن میں سویا ہوا تھا، حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے پر تلوار ماری جو اس کی ستر تک چلی گئی، اللہ تعالی کا دشمن چیخا، لوگ جمع ہو گئے، انہوں نے قبر کھودی اس کو دفن کردیا اور کہا اگر ہم کو پتہ چل جاتا کہ قاتل کون ہے تو ہم اس کو قتل کردیتے،

کتاب المغازی للواقدی (۱:۱۷۵) (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ج4، ص285) (شرح أبی ذر، ص 458) اخرجہ ابن سعد فی طبقاتہ الکبری (۲:۲۸) السیف المسلول: امام تقی الدین السبکی، ۳۲۴)

انس بن زنیم الدیلی کا خون مباح قرار دیا

ان انس بن زنیم الدیلی وكان ممن فی قريش وهدنتهم مع رسول الله ﷺ هجا رسول رسول الله ﷺ فسمعه غلام من خزاعة فشجه فصار الشر مع ما كان بين الحيين وجائت خزاعة الى رسول الله ﷺ يستنصرونه وانشدوه القصيدة المشهورة اولها

لاهُمّم انى ناشد محمدا   حلف ابينا وابيك الاتلدا

فلما فرغ الركب قالوا: يارسول الله ان انس من زنيم الديلى قد هجاك فندر رسول الله ﷺ دمه فبلغ ذلك انس ابن الزنيم فقدم معتذرا يارسول الله ﷺ ومدحه لقصيدة اولها

أأَنْتَ الّذِى تُهْدَى مَعَدّ بِأَمْرِهِ   بَلْ اللهُ يَهْدِيهِمْ وَقَالَ لَك اشْهَدْ

وفيها

فَمَا حَمَلَت مِنْ نَاقَةٍ فَوْقَ رَحْلِهَا   أَبَرّ وَأَوْفَى ذِمّةً مِنْ مُحَمّدِ
أَحَثّ عَلَى خَيْرٍ وَأَوْسَعَ نَائِلًا   إذَا رَاحَ يَهْتَزّ اهْتِزَازَ الْمُهَنّدِ
وَأَكْسَى لِبُرْدِ الْخَالِ قَبْلَ اجْتِذَابِهِ   وَأَعْطَى بِرَأْسِ السّابِقِ الْمُتَجَرّدِ
تَعَلّمْ رَسُولَ اللهِ أَنّك مُدْرِكِي   وَأَنّ وَعِيدًا مِنْك كَالْأَخْذِ بِالْيَدِ
تَعَلّمْ رَسُولَ اللهِ أَنّك قَادِرٌ   عَلَى كُلّ سَكْنٍ مِنْ تِهَامٍ وَمُنْجِدِ
وَنُبّى رَسُولَ اللهِ أَنّى هَجَوْته   فَلَا رَفَعَتْ سَوْطِي إلَيّ إذَنْ يَدِي
سِوَى أَنّنِي قَدْ قُلْت يَا وَيْحَ فِتْيَةٍ   أُصِيبُوا بِنَحْسٍ يَوْمَ طَلْقٍ وَأَسْعَدِ
أَصَابَهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ لِدِمَائِهِمْ   كِفَاءً فَعَزّتْ عَبْرَتِي وَتَبَلّدِي
ذُؤَيْبٌ وَكُلْثُومٌ وَسَلْمَى تَتَابَعُوا   جَمِيعًا فَإِلّا تَدْمَعُ الْعَيْنُ أَكْمَدِ
عَلَى أَنّ سَلْمَى لَيْسَ فِيهِمْ كَمِثْلِهِ   وَإِخْوَتِهِ أَوْ هَلْ مُلُوكٌ كَأَعْبُدِ
وَإِنّى لَا عِرْضًا خَرَقْتُ وَلَا دَمًا   هَرَقْتُ فَفَكّرْ عَالِمَ الْحَقّ وَاقْصِدِ

أَنْشَدَنِيهَا حِزَامٌ.

وَبَلَغَتْ رَسُولَ اللهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَصِيدَتُهُ وَاعْتِذَارُهُ، وَكَلّمَهُ نَوْفَلُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الدّيلِيّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنْتَ أَوْلَى النّاسِ بِالْعَفْوِ، وَمَنْ مِنّا لَمْ يُعَادِك وَيُؤْذِك، وَنَحْنُ فِي جَاهِلِيّةٍ لَا نَدْرِي مَا نَأْخُذُ وَمَا نَدَعُ حَتّى هَدَانَا اللهُ بِك مِنْ الْهَلَكَةِ، وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهِ الرّكْبُ وَكَثّرُوا عِنْدَك. فَقَالَ: دَعْ الرّكْبَ، فَإِنّا لَمْ نَجِدْ بِتِهَامَةَ أَحَدًا مِنْ ذِي رَحِمٍ وَلَا بَعِيدِ الرّحِمِ كَانَ أَبَرّ بِنَا مِنْ

خُزَاعَة . فَأَسكَتَ نَوفَلُ بنُ مُعَاوِيَةَ، فَلَمّا سَكَتَ قَالَ رسول الله صلى الله عليه وسلم :قد عَفَوتُ عَنهُ .قَالَ نَوفَلٌ:

فِدَاکَ أَبِی وَأُمّی!

ترجمہ: اہل سیر نے لکھا کہ انس بن زنیم الدیلی جو کہ قریش کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلح میں شریک تھا نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کی، قبیلہ خزاعہ کے نوجوان نے سنا تو اس نے حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا، اب دونوں قبیلوں کے درمیان لڑائی بھڑک اٹھی، خزاعہ کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مدد کی درخواست کرنے لگے ،اور یہ قصیدہ پڑھا جس کا پہلا شعر یہ ہے

لاهُمّم انی ناشد محمداً — حلف ابینا وابیک الاتلدا

قصیدہ سے فارغ ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ، انس بن زنیم الدیلی نے آپ کی گستاخی کی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون مباح قرار دے دیا، جب انس بن زنیم کو اس کی اطلاع ملی تو وہ رسول اللہ ﷺ سے معافی مانگنے کے لئے اس نے ایک قصیدہ لکھا اس کا پہلا شعر یہ ہے

أَأَنتَ الّذِی تُهدَی مَعَدّ بِأَمرِهِ — بَلُ اللهُ يَهدِيهِم وَقَالَ لَکَ اشهَدُ

اور اس میں یہ اشعار بھی ہیں

فَمَا حَمَلَت مِن نَاقَةٍ فَوقَ رَحلِهَا — أَبَرّ وَأَوفَی ذِمّةً مِن مُحَمّدِ

أَحَثّ عَلَى خَيرٍ وَأَوسَعَ نَائِلًا — إِذَا رَاحَ يَهتَزّ اهتِزَازَ الْمُهَنّدِ

وَأَكسَى لِبُردِ الخَالِ قَبلَ اجتِذَابِهِ — وَأَعطَی بِرَأسِ السّابِقِ المُتَجَرّدِ

تَعَلّمْ رَسُولَ اللهِ أَنّکَ مُدرِکِی — وَأَنّ وَعِيدًا مِنکَ كَالأَخذِ بِاليَدِ

تَعَلّمْ رَسُولَ اللهِ أَنّکَ قَادِرٌ — عَلَى كُلّ سَكنٍ مِن تِهَامٍ وَمُنجِدِ

وَنُبّی رَسُولَ اللهِ أَنّی هَجَوتُه — فَلا رَفَعَتْ سَوطِی إِلَیّ إِذَن يَدِی

سِوَی أَنّنِی قَد قُلتُ يَا وَيحَ فِتيَةٍ — أُصِيبُوا بِنَحسٍ يَومَ طَلقٍ وَأَسعَدِ

أَصَابَهُم مَن لَم يَكُن لِدِمَائِهِم — كِفَاءً فَعَزّت عَبرَتِی وَتَبَلّدِی

ذُؤَيبٌ وَكُلثُومٌ وَسَلمَى تَتَابَعُوا — جَمِيعًا فَإِلّا تَدمَعِ العَينُ أَكمَدِ

عَلَى أَنّ سَلمَى لَيسَ فِيهِم كَمِثلِهِ — وَإِخوَتِهِ أَو هَل مُلُوکٌ كَأَعبُدِ

وَإِنّی لا عِرضًا خَرَقتُ وَلا دَمًا — هَرَقتُ فَفَكّر عَالِمَ الحَقّ وَاقصِدِ

نوفل بن معاویہ دیلی کے ذریعے یہ قصیدہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ تو تمام لوگوں سے بڑھ کر معاف کرنے والے ہیں ،ہم میں کوئی بھی آپ ﷺ کو اذیت دینے کی سوچ بھی نہیں سکتا ہم جاہلیت میں تھے ،ہم نہیں جانتے تھے کہ کیا عقائد واعمال ہونے چاہییں اور کیا نہیں، حتی کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کے صدقے سے ہم کو ہدایت دی اور ہم کو ہلاکتوں سے نجات عطا فرمائی ، ان لوگوں نے آپ ﷺ کے ہاں کذب بیانی سے کام لیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان آنے والوں کو چھوڑ دو، فرمایا کہ ہم نے تہامہ میں خزاعہ سے بڑھ کر کوئی قریبی رشتہ دار یا بعید اچھا نہیں پایا، اس پر نوفل خاموش ہو گئے ،اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ میں نے اس کو معاف کر دیا ہے، نوفل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر میرے ماں اور باپ قربان ہوں۔

المغازی للواقدی: (۲:۷۸۹) السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: (۴:۵۲) اسد الغابہ لابن الاثیر (۱:۹۸۔۹۰) السیف المسلول للامام تقی الدین علی السبکی (۳۲۶۔۳۲۷۔۳۲۸)

عصماء بنت مروان کا قتل

عن عبدالله بن عباس رضى الله عنهما قال : هَجَت امرأة من خطمة النبى ﷺ فقال رسولُ الله ﷺ مَن لی بها؟ قَالَ رَجُلٌ مِن قَومِهَا أنا يا رسول الله ﷺ فَنَهَضَ فَقَتَلَهَا فَأَخبَرَ النبیَّ ﷺ بذٰلک لا يَنتَطِحُ فِيهَا عَنزَان .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی خطمہ کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اس

کا کام پورا کرے؟ اسی کی قوم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کام کے لئے حاضر ہوں، تو اس نے جا کر اس کو قتل کر دیا، جب رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی اطلاع دی گئی تو فرمایا: اس میں تو کسی کو کوئی اختلاف و نزاع نہیں ہے۔

المغازی للواقدی: (۱:۱۷۲) النہایہ (۵:۷۴) اخرجہ ابن عدی فی الکامل (۶:۱۴۵) اخرجہ الخطیب البغدادی (۱۳:۹۹) اخرجہ الامام یوسف الصالحی الشامی فی سیرتہ (۶:۲۱) اخرجہ الامام ابن حجر فی الاصابۃ (۳۴:) اخرجہ الطبرانی فی الکبیر ((۱۷:۶۴-۶۵) رقم الحدیث ۶۴) اخرجہ الھیثمی فی المجمع (۶:۲۶)

عصماء بنت مروان کے قتل کا مکمل واقعہ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَصْمَاءَ بِنْتَ مَرْوَانَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ، كَانَتْ تَحْتَ يَزِيدَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حِصْنٍ الْخَطْمِيِّ، وَكَانَتْ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَعِيبُ الْإِسْلَامَ، وَتُحَرِّضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَتْ شِعْرًا:

فَبَاسْتِ بَنِي مَالِكٍ وَالنَّبِيتِ ... وَعَوْفٍ وَبَاسْتِ بَنِي الْخَزْرَجِ
أَطَعْتُمْ أَتَاوِيَ مِنْ غَيْرِكُمْ ... فَلَا مِنْ مُرَادٍ وَلَا مُذْحِجِ
تَرَجَّوْنَهُ بَعْدَ قَتْلِ الرُّءُوسِ ... كَمَا يُرْتَجَى مَرَقُ الْمُنْضَجِ

قَالَ عُمَيْرُ بْنُ عَدِيِّ بْنِ خَرَشَةَ بْنِ أُمَيَّةَ الْخَطْمِيُّ حين بلغه قولها وَتَحْرِيضُهَا: اللَّهُمَّ، إِنَّ لَكَ عَلَيَّ نَذْرًا لَئِنْ رَدَدْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ لَأَقْتُلَنَّهَا - وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِبَدْرٍ - فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم من بدر جَاءَهَا عُمَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فِي بَيْتِهَا، وَحَوْلَهَا نَفَرٌ مِنْ وَلَدِهَا نِيَامٌ، مِنْهُمْ مَنْ تُرْضِعُهُ فِي صَدْرِهَا، فَجَسَّهَا بِيَدِهِ، فَوَجَدَ الصَّبِيَّ تُرْضِعُهُ فَنَحَّاهُ عَنْهَا، ثُمَّ وَضَعَ سَيْفَهُ عَلَى صَدْرِهَا حَتَّى أَنْفَذَهُ مِنْ ظَهْرِهَا، ثُمَّ

خَرَجَ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى عُمَيْرٍ فَقَالَ: أَقَتَلْتَ بِنْتَ مَرْوَانَ؟ قَالَ: نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ الله. وخشي عمير أن يكون فتات عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهَا فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: لَا يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَانِ، فَإِنَّ أَوَّلَ مَا سَمِعْتُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ عُمَيْرٌ: فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ: إِذَا أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى رَجُلٍ نَصَرَ اللهَ وَرَسُولَهُ بِالْغَيْبِ، فَانْظُرُوا إِلَى عُمَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْأَعْمَى الَّذِي تَشَدَّدَ فِي طَاعَةِ اللهِ. فَقَالَ: لَا تَقُلِ الْأَعْمَى، وَلَكِنَّهُ الْبَصِيرُ! فَلَمَّا رَجَعَ عُمَيْرٌ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ بَنِيهَا فِي جَمَاعَةٍ يَدْفِنُونَهَا، فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ حِينَ رَأَوْهُ مُقْبِلًا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالُوا: يَا عُمَيْرُ، أَنْتَ قَتَلْتَهَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فكيدوني جميعا ثم لا تنظرون، فوالذي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ قُلْتُمْ بِأَجْمَعِكُمْ مَا قَالَتْ لَضَرَبْتُكُمْ بِسَيْفِي هَذَا حَتَّى أَمُوتَ أَوْ أَقْتُلَكُمْ. فيومئذ ظهر الإسلام فِي بَنِي خَطْمَةَ، وَكَانَ مِنْهُمْ رِجَالٌ يَسْتَخْفُونَ بِالْإِسْلَامِ خَوْفًا مِنْ قَوْمِهِمْ،

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ عصماء بنت مروان بنی امیہ بن زید میں سے تھی جو کہ یزید بن زید بن حصن الخطمی کے نکاح میں تھی یہ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کیا کرتی تھی اور اسلام کے خلاف بکواس کیا کرتی تھی اور اہل اسلام کے خلاف لوگوں کو بھڑکاتی تھی، اور وہ اس طرح کے اشعار پڑھا کرتی تھی،

فَبَاسْتِ بَنِي مَالِكٍ وَالنَّبِيتِ ... وَعَوْفٍ وَبَاسْتِ بَنِي الْخَزْرَجِ
أَطَعْتُمْ أَتَاوِيَ مِنْ غَيْرِكُمْ ... فَلَا مِنْ مُرَادٍ وَلَا مُذْحِجِ

تَرَجّونَهُ بعدَ قَتْلِ الرّءوسِ كَمَا يُرتَجى مَرَقُ الْمُنضَجِ

یہ اشعار حضرت عمیر بن عدی الخطمی رضی اللہ عنہ کو جب پہنچے تو آپ نے منت مانی کہ اگر رسول اللہ ﷺ خیریت سے بدر سے واپس تشریف لے آئیں تو میں اس کو قتل کروں گا، تب رسول اللہ ﷺ بدر میں تھے، جب رسول اللہ ﷺ بدر سے واپس تشریف لائے تو حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اس کے گرد اس کے بچے سوئے ہوئے تھے، ایک بچہ اس کے سینے پہ لیٹا ہوا دودھ پی رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کے ساتھ ٹٹولا تو اس کے بچے کو ایک طرف کر دیا، تلوار کو سینے پر رکھ کر زور سے دبایا تو وہ اس کی پشت کی جانب سے نکل گئی، وہاں سے نکل کر مسجد نبوی شریف میں آئے اور صبح کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کی، رسول اللہ ﷺ نے جب سلام پھیرا اور عمیر بن عدی کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اے عمیر تم نے اس کو قتل کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ میں نے ہی اس کو قتل کیا ہے، یہ کہتے ہوئے حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ ڈر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لئے بغیر ایسا کام کر دیا ہے،

عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ مجھ پر کچھ لازم تو نہیں؟ فرمایا اس میں تو کوئی دوسری رائے ہی نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ یہ کلمات ہم نے پہلی بار رسول اللہ ﷺ سے ہی سنے، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اگر تم ایسا شخص دیکھنا چاہو جس نے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی غائبانہ خدمت کی ہے تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے اس نابینا کو دیکھو جس نے رات کے وقت اللہ تعالی کی اطاعت کا فریضہ نبھایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نابینا نہ کہو یہ تو بینا ہے جب حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ گھر پہنچے تو وہاں لوگ اس گستاخ عورت کو دفن کر رہے تھے، انہوں نے جب حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو قریب آ کر پوچھنے لگے کیا اس کو تم نے قتل کیا ہے؟ فرمایا ہاں: جو کرنا چاہتے

ہو کر لو، اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم تمام لوگ بھی وہ بات کرو جو اس نے کی تھی تو میں اسی تلوار سے تم سب کو قتل کر دوں گا، حتی کہ میں مر جاؤں یا تم کو قتل کر دوں، اس گستاخ عورت کے قتل کے بعد خطمی علاقہ میں اسلام کا غلبہ ہو گیا حالانکہ کچھ لوگ پہلے اپنی قوم سے اسلام کو مخفی رکھ رہے تھے،

المغازی للواقدی: (۱۷۲:۱) النہایہ (۵:۷۴) اخرجہ ابن عدی فی الکامل (۱۴۵:۶) اخرجہ الخطیب البغدادی (۹۹:۱۳) اخرجہ الامام یوسف الصالحی الشامی فی سیرتہ (۲۱:۶) اخرجہ الامام ابن حجر فی الاصابۃ (:۳۴) اخرجہ الطبرانی فی الکبیر ((۱۷:۶۴-۶۵) رقم الحدیث ۶۴) اخرجہ الھیثمی فی المجمع (۲۶:۶)

ابن خطل کا قتل

أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُفَضَّلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ قَالَ: زَعَمَ السُّدِّيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ، إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَقَالَ: اقْتُلُوهُمْ، وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطَلٍ وَمَقِيسُ بْنُ صُبَابَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ، فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطَلٍ فَأُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيدٌ عَمَّارًا، وَكَانَ أَشَبَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ، وَأَمَّا مَقِيسُ بْنُ صُبَابَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوقِ فَقَتَلُوهُ، وَأَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ، فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ، فَقَالَ أَصْحَابُ السَّفِينَةِ: أَخْلِصُوا، فَإِنَّ آلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا هَاهُنَا. فَقَالَ عِكْرِمَةُ: وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِي مِنَ الْبَحْرِ إِلَّا الْإِخْلَاصُ، لَا يُنَجِّينِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا، إِنْ أَنْتَ عَافَيْتَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ أَنْ آتِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِهِ، فَلَأَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيمًا، فَجَاءَ فَأَسْلَمَ، وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ،

فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ، جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَايِعْ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ، ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَأْبَى، فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا: وَمَا يُدْرِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فِي نَفْسِكَ، هَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ أَعْيُنٍ

ترجمہ: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت فرماتے ہیں کہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے سب کفار کو امن دیا سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے، ان کے بارے میں فرمایا کہ ان کو قتل کر دو اگرچہ کعبہ کے پردوں میں بھی لٹکے ہوئے ہوں تو بھی قتل کر دو، چار مردوں میں ایک عکرمہ بن ابی جھل، عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ عبداللہ بن خطل کعبے کے پردوں میں لٹکا ہوا تھا اس کو قتل کرنے کے لئے دو آدمی دوڑے، ایک سعید بن حریث اور دوسرے حضرت عمار رضی اللہ عنہ۔ ان دونوں میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ بڑی عمر کے تھے اس وجہ سے حضرت سعید رضی اللہ عنہ پہلے پہنچ گئے تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور مقیس بن صبابہ بازار میں تھا اس کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے وہیں قتل کر دیا عکرمہ بن ابی جھل سمندری سفر پر روانہ ہو گیا تو سمندر میں جہاز پھنس گیا لوگوں نے اسکو کہا اب اپنے معبودوں کو پکارو کیونکہ تمھارے بت تو یہاں مدد نہیں کر سکتے۔ یہ سنتے ہی عکرمہ نے کہا، اللہ تعالی کی قسم مجھے سمندر میں اس کے علاوہ کوئی نہیں بچا سکتا تو مجھے خشکی میں بھی اس کے علاوہ کوئی نہیں بچا سکتا، اے اللہ میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اگر اس مصیبت سے میں نکل گیا تو میں محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کروں گا تو ضرور میں ان کو معاف کرنے والا پاؤں گا پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کلمہ پڑھ کر مسلمان

ہو گیا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس جا چھپا جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لئے یاد فرمایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو لیکر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کو بیعت فرمالیں، آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور تین بار عبداللہ کی طرف دیکھا گویا ہر بار بیعت سے انکار فرمایا، اور تین دفعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کو بیعت فرمالیا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو فرمانے لگے کہ تم میں کوئی ایسا سمجھدار نہ تھا جب میں نے اس کو بیعت کرنے سے ہاتھ روک لیا تھا وہ کھڑا ہو کر اس کو قتل کر دیتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم کو آپ کے دل کی بات کیسے معلوم ہوتی؟ یا رسول اللہ ﷺ آپ آنکھ سے اشارہ فرما دیتے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کے یہ شان نہیں وہ بظاہر چپ رہے اور آنکھ سے اس کے خلاف اشارہ کرے

سنن النسائی (۱۰۷:۷) سنن ابی داود رقم الحدیث (۲۶۸۳_۴۳۵۹) مصنف ابن ابی شیبہ (۴۰۰:۷)

مصنف عبدالرزاق (۳۷۴:۵) مسند احمد (۱۱۳:۲۰) اخبار مکہ للازرقی (۱۳۷:۲) الاموال لابن زنجویہ (۲۹۳:۱) الصحیح البخاری (۱۳:۳) سنن داری (۱۵۹۶:۳) صحیح مسلم (۱۵۹۶:۳) السنن الماثورۃ لامام شافعی (۴۳۴:۱) اخبار مکہ للفاکہی (۱۹۶:۵) سنن ابی داود (۱۶۰:۳) مسند البزار (۳۶۴:۱۲) السنن الکبری للنسائی (۹۷:۴) مسند ابی یعلی الموصلی (۳۴۵:۴) مسند الرویانی (۲۴۳:۲) شرح معانی الآثار (۲۵۸:۲) صحیح ابن حبان (۳۴:۹) المعجم الاوسط (۳۴۲:۶) حلیۃ الاولیاء (۵۰:۹) السنن الکبری للبیہقی (۹۶:۷) شرح السنۃ للبغوی (۳۰۴:۷) معجم ابن عساکر (۹۸۱:۱) الطوریات (۸۵۵:۳) تفسیر الطبری (۲۷۳:۵) تاریخ طبری (۵۸:۳) المستدرک للحاکم (۴۵:۳) الطبقات الکبری (۱۴۱:۲) المغازی للواقدی (۸۵۵:۲) سبل الھدی والرشاد (۳۰:۱۲)

ابن خطل کی دو لونڈیاں

وقینتی ابن خطل وھما فرتنا وارنب، کان یقول الشعر

يهجو رسول الله ﷺ ويامرهما يُغنيان به، وفي السيف المسلول وقتلت الأخرى، فاستؤمن لإحداهما فأسلمت.

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر جن کے قتل کا حکم دیا ان میں ابن خطل کی دو لونڈیاں بھی تھیں، ایک کا نام فرتنا اور دوسری ارنب تھی، ابن خطل رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کے اشعار کہتا تو دونوں گایا کرتی تھیں، السیف المسلول میں ہے کہ ان میں سے ایک قتل کر دی گئی اور دوسری کو امان دیا گئی تو وہ اسلام لے آئی تھی۔

سبل الهدی والرشاد (۵:۲۲۵) المغازی للواقدی (۲:۸۵۷) الصارم المسلول (۲:۲۵۳)
سیرۃ ابن ہشام (۴:۴۲) السیف المسلول (۱۳۸)

سگی بہن کو قتل کر دیا

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْخَلَّالُ الْمَكِّيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ السَّلَمَ بْنَ يَزِيدَ ,وَيَزِيدَ بْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَاهُ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ أُخْتٌ وَكَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذَتْهُ فِيهِ وشَتَمَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مُشْرِكَةً، فَاشْتَمَلَ لَهَا يَوْمًا عَلَى السَّيْفِ، ثُمَّ أَتَاهَا فَوَضَعَهُ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا، فَقَامَ بَنُوهَا فَصَاحُوا وَقَالُوا :قَدْ عَلِمْنَا مَنْ قَتَلَهَا أَفَتُقْتَلُ أُمُّنَا؟ وهَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَهُمْ آبَاءٌ وَأُمَّهَاتٌ مُشْرِكُونَ، فَلَمَّا خَافَ عُمَيْرٌ أَنْ يَقْتُلُوا غَيْرَ قَاتِلِهَا ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ :أَقَتَلْتَ أُخْتَكَ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :وَلِمَ؟ قَالَ :إِنَّهَا كَانَتْ تُؤْذِينِي فِيكَ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِيهَا فَسَأَلَهُمْ؟ فَسَمُّوا غَيْرَ قَاتِلِهَا، فَأَخْبَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ وأَهْدَرَ دَمَهَا قَالُوا: سَمْعًا وَطَاعَةً

ترجمہ: حضرت عمیر بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی بہن تھی جو کہ

مشرکہ تھی، جب وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے ان کو اذیت دیتی تھی، اور رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی، ایک دن یہ تلوار لیکر آئے اور اس کو قتل کر دیا اس کے بیٹے کھڑے ہوئے اور چیخ و پکار کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم کو پتہ ہے کہ اسکو کس نے قتل کیا ہے، ہماری ماں مار ڈالی گئی جب کہ یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے ماں باپ مشرک ہیں، جب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو خطرہ لاحق ہوا کہ وہ اپنی ماں کے بدلے میں کسی اور بے گناہ کو قاتل جان کر قتل کر دیں گے تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ کو اس قتل کی خبر دی تو سرکار ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تم نے اپنی بہن کو مار ڈالا ہے؟ آپ نے عرض کیا جی یا رسول اللہ ﷺ، سرکار ﷺ نے پھر فرمایا کہ کیوں مارا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کی گستاخی کرتی تو مجھے تکلیف ہوتی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹوں کو بلایا (جو سارے رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھنے والے تھے) اور ان کی ان کے ماں کے قاتل کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس قتل کے بارے بتایا اور اس کا خون ضائع قرار دیا، مقتولہ کے بیٹوں جب رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی

المعجم الکبیر للطبرانی (۱۷) ۶۴) الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم (۴:۱۸۶)

خلاصة

فتوی فی حرمة تصویر الانبیاء علیهم السلام

از

الدکتور امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی

رئیس قسم الفقه واصوله بکلیة الشریعة والقانون

اردن

تلخیص

ضیاء احمد القادری الرضوی

مدیر جامعة سیده خدیجة الکبری رضی الله عنها للبنات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الدکتور امجد رشید قبلہ فرماتے ہیں

فقد وقع فی سنة الف واربعمئةوخمس وعشرين من هجرة خيرالبرية :ان دعيت عند بعض الافاضل فلماارد ت الخروج من بيته فاذا بجمع من المدعوين يقفون بممر الدار ينظرون الى صورة معلقة على الحائط . ، فنظرت معهم اليها، فاذاهى صورةُ شاب جميل الهئية من غير الحية على راسه عمامة فقلت : صورة من هذه ؟ فقيل لى : هذه صورة رسول الله ﷺ ، فلقت : من اين هى ؟ فقيل لى : راسمهاَبحيراالراهب لماالتقاه ﷺ فى سفره مع عمه ابى طالب الى الشام .

ؤكانت هذد اول مر.ة أسمع وارى فيهاصورة تزعم انهاللنبى ﷺ فبادرت لانكارها

۱۴۲۵ھجری میں کسی عالم کے ہاں دعوت پر جانے کا اتفاق ہوا جب گھر سے نکلنے لگے تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ دیوار پر آویزاں تصویروں کو دیکھ رہے ہیں، میں بھی ان کے ساتھ دیکھنے لگا تو ایک خوبصورت نوجوان جو بغیر داڑھی کے ہے اور سر پر عمامہ ہے کی تصویر دیکھی تو میں نے کہا یہ کس کی تصویر ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر ہے میں نے کہا یہ تصویر کہاں سے لی ہے؟ تو انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ نے جناب ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر کیا تو اس وقت بحیرا راھب نے بنائی تھی ۔ یہ پہلی بار تھی کہ میں نے تصویر دیکھی جس کے بارے میں یہ گمان کیا جاتا تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر ہے تو میں نے فوراً انکار کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر نہیں ہے

اھلیہ کی التماس

ثم انه فى سنة ثمان وعشرين سالتنى زوجتى هل هناک صورة للنبى ﷺ ؟ فقلت : لا . ، فقالت : ارتنى احدى طالبات العلم على الهاتف صورة تقول انهاله ﷺ فاكدت لها كذب هذه الصورة ، فقالت : تصوير الانبياء عليهم السلام من عادة النصارى فقلت لها: نعم ونحن منهيون عن التصوير فى شريعتناوالنهى عن تصوير الانبياء عليهم السلام اشد فالتمست منى ان اكتب فى بيان حكم ذلک ورقات يسترشد بهاالجاهلون فرايت واجباعلى المبادرة لاجابة طلبتهااعلامااللمسلمين بتنزيه مقام الانبياء عليهم السلام

۱۴۲۸ھجری میں پھر میری اھلیہ نے مجھ سے سوال کیا کہ جہاں آپ دعوت پر گئے تھے وہاں رسول اللہ ﷺ کی تصویر تھی؟ میں نے کہا کہ نہیں، تو اس نے مجھے بتایا کہ ایک طالبہ نے مجھے اپنے فون میں ایک تصویر دکھائی اور وہ کہنے لگی کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر ہے تو میں نے سختی کے ساتھ اس تصویر کے جھوٹے ہونے کا قول کیا

پھر اس نے مجھے کہا کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی تصویریں بنانا تو نصاری کا طریقہ نہیں؟ میں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے ہماری شریعت میں ہماری تصویریں بنانے سے منع کیا گیا ہے اور پھر انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویر بنانا تو زیادہ سخت حرام ہے۔ پھر مجھ سے میری اھلیہ نے درخواست کی کہ کچھ ورقے اس حکم کے بیان میں لکھ دوں تا کہ جاہلوں کو ھدایت ہو، تو میں نے یہ کام کرنا اپنے اوپر واجب کرلیا کہ جلدی یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچاؤں، تا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے مقام کی عظمت اہل اسلام کو بتا سکوں۔

فتوی فی حرمۃ تصویر الانبیاء علیہم السلام ص ۵۔۶ مطبوعہ دار الفتح للدراسات والنشر اردن

اس کتاب میں قبلہ ڈاکٹر صاحب نے دو فصلیں کیں ہیں

الفصل الاول :فی تحریم تصویر النبی ﷺ واخوانه من الانبیاء الکرام علیهم السلام

پہلی فصل :رسول اللہ ﷺ کی تصویر کی حرمت اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویر کی حرمت کے بیان میں

الفصل الثانی : فی رد ماقد یتوهم دلیلاعلی جواز تصویر الانبیاء علیهم السلام

دوسری فصل : ان دلائل کا رد جن کے وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویر بنانے کا جواز پیش کیا جاتا ہے

الفصل الاول :فی تحریم تصویر النبی ﷺ واخوانه من الانبیاء الکرام علیهم السلام یحرم تصویر النبی ﷺ وغیره من الانبیاء الکرام علیهم السلام سواء اکانت تلک الصورة الکامل البدن الشریف ام لبعضه وسواء اکانت بالرسم بالید او الة اخری علی ورق او لوح او ثوب او غیره او بنسج فی ثوب او صنع تمثال ذی ظل او اخذ صورة فوتوغرافیة عن شئی من ذلک ویحرم اقتناء مایزعم انه صورة له ﷺ او لغیره من الانبیاء علیهم السلام ، کمایحرم نشرهاواشاعتهابین الناس ویجب علی کل من رای مثل ذلک انکاره اتلافه بقدر طاقته وتحذیر الناس منه کمایعلم ذلک کله من دلائل الشرع

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویر بنانا حرام ہے خواہ وہ سارے بدن شریف کی ہو یا بعض کی ، خواہ وہ ہاتھ کے ساتھ بنائی گئی ہو یا کسی دوسرے آلہ کے ساتھ وہ کاغذ پر ہو یا تختی پر وہ کپڑے پر ہو یا کسی دوسری چیز پر وہ کپڑے میں کڑھائی کے ساتھ بنائی جائے یا مجسمہ کی شکل میں سایہ دار بنائی جائے یا پھر وہ فوٹو

گرافی کے ذریعے بنائی جائے اور حرام ہے اس تصویر کو اہتمام سے رکھنا جس کے بارے میں گمان کیا جاتا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر ہے یا دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویر ہے جیسا کہ اس کا پھیلانا اور اس کی اشاعت کرنا حرام ہے لوگوں میں اور واجب ہے ہر اس شخص پر جو بھی دیکھے اس طرح کی کوئی بھی تصویر تو فورا انکار کرے اور اسکو مقدور بھر تلف کرنے کی کوشش کرے اور لوگوں کے اس کام سے ڈرائے جیسا کہ دلائل شرعیہ سے معلوم ہوا ہے

الدلیل الاول

النص الاول

ماأخرجه البخاری عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ یقول : ان اشد الناس عذاباعندالله یوم القیامة المصورون

ترجمہ: حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب اللہ تعالی کے ہاں اسکو ہوگا جو تصویر بنانے والا ہوگا

(صحیح البخاری کتاب اللباس باب عذاب المصورین یوم القیامہ رقم الحدیث ۵۹۵۰) النص الثانی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فتوی

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرَ، فَأَفْتِنِي فِيهَا، فَقَالَ لَهُ :ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ :ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ، قَالَ:

أُنَبِّئُکَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كُلُّ مُصَوِّرٍ فِى النَّارِ، يَجْعَلُ لَهُ، بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا، نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِى جَهَنَّمَ وقَالَ :إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ، فَأَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ

حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہ نے سعید بن ابی الحسن سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا میں تصویریں بناتا ہوں آپ مجھے اس کے بارے میں فتوی دیں آپ نے اس کو اپنے قریب آنے کا حکم دیا تو وہ قریب آیا تو آپ نے پھر فرمایا اور قریب ہو، پھر وہ قریب آیا یہاں تک کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھا اور فرمایا میں تم کو وہ چیز بتاتا ہوں جو میں رسول اللہ ﷺ سے خود سنی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا اللہ تعالی اس کے لئے ہر تصویر کے بدلے میں ایک جان پیدا فرمائے گا پھر وہ اس کو جہنم میں عذاب دے گی ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھا نے فرمایا اگر تو ضرور تصویر سازی کا ہی کام کرنا چاہتا ہے تو پھر درخت کی اور اس چیز کی تصویر بنایا کر جس میں جان نہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ ، باب تحریم صورۃ الحیوان رقم الحدیث ۲۱۱۰ مطبوعہ دار إحیاء التراث العربی -بیروت لبنان)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

قال الامام نووی رحمة الله عليه فى شرح مسلم : قال اصحابنا وغيرهم من العلماء تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم و هومن الكبائر ، لانه متوعد عليه بهذالوعيد الشديد المذكور فى الاحاديث ، فصنعته حرام بكل حال ، لانه فيه مضاهاة لخلق الله تعالى، وسواء ما كان فى ثوب او بساط او درهم او دينار او فلس او اناء او حائط او غيرها

ترجمہ: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے اور دوسرے علماء نے فرمایا کہ حیوان کی تصویر بنانا حرام اور اس کی تحریم بہت سخت ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے، اس لئے کہ اس بارے حدیث میں سخت وعید بیان کی گئی ہے، پس تصویر بنانا سخت حرام ہے ہر حال میں اس لئے کہ اس میں اللہ تعالی کی خلق کے مشابہت اختیار کرنا ہے، برابر ہے کہ وہ تصویر کپڑے میں ہو یا پردے پر ہو یا درھم و دینار پر ہو یا پیسوں پر ہو یا دیوار پر ہو یا اس کے علاوہ کسی اور چیز پر ہو

(شرح صحیح مسلم (۸۱:۱۴) مطبوعہ دار إحیاء التراث العربی -بیروت)

ڈاکٹر امجد رشید قبلہ فرماتے ہیں کہ

کچھ لوگوں نے یہ دعوی کیا کہ جو تصویر سایہ دار نہ ہو اس کے بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے تو ان کا رد میں ڈاکٹر صاحب قبلہ نے فرمایا

وهذاالنهي فى الاحاديث الشريفة عام فى كل صورة سواء اكان له ظل كالتمثال لمعروف ، ام لم يكن لهاظل كالمصورة على حائط او ثوب او غيرها،

یہ نہی عام ہے جو احادیث شریفہ میں بیان ہوئی ہے ہر طرح کی تصویر حرام ہے خواہ وہ سایہ دار ہو جس طرح مجسمہ ہوتا ہے یا سایہ دار نہ ہو جیسے دیوار پر تصویر ہوتی ہے یا کپڑے پر یا کسی اور چیز پر

(فتوی حرمۃ تصویر الانبیاء علیھم السلام ص۱۰)

بے سایہ تصویر کے عدم جواز پر امام ابن حجر کا قول

قال الامام ابن حجر رحمة اللہ عليه : ولافرق فى هذا كله بين ماله ظل ومالاظل له ، هذا تلخيص مذهبنافى المسئلة ، وبمعناه قال جماهير العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم

، وهو مذهب الثورى ومالك وابى حنيفة وغيرهم ، وقال بعض السلف انماينهى عماكان له ظل ولاباس بالصور التى ليس لهاظل ،وهذامذهب باطل

ترجمہ: امام بن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصویر کے سایہ دار ہونے یا نہ ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے یہی ہمارے مذہب کا خلاصہ ہے اور اسی طرح کا کلام کیا جمہور علما نے صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنھم اجمعین اور ان کے بعد کے علما نے اور یہی مذہب ہے امام سفیان ثوری کا اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنھم کا اور بعض سلف نے جو کہا ہے کہ جس تصویر سے منع کیا گیا ہے وہ سایہ دار ہے بے سایہ تصویر سے منع نہیں کیا گیا اور اس کے بنانے میں کوئی حرج نہیں یہ مذہب باطل ہے

(فتح الباری لابن حجر (۱۰: ۴۷۵ دار احیاء التراث العربی بیروت)

بے سایہ تصویر کے عدم جواز پر امام نووی کا قول

فان الستر الذى انكر النبى ﷺ الصورة فيه ، لايشك احد انه مذموم ، وليس لصورته ظل.

ترجمہ: وہ تصویر والا پردہ جس کو رسول اللہ ﷺ نے ناپسند فرمایا تھا اس کے مذموم ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہے حالانکہ اس تصویر کا بھی تو کوئی سایہ نہ تھا۔

(شرح صحیح مسلم (۱۴: ۸۱-۸۲) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی - بیروت)

حدیث مبارکہ سے استشھاد

قال الحافظ ابن حجر رحمة الله عليه : ويويد التعميم فيماله ظل وفيمالاظل له مااخرجه احمد بن حنبل من حديث على رضى الله عنه ان النبى ﷺ قال ايكم ينطلق الى المدينة فلايدع بهاوثناالاكسره ولاصورة الالطخهااى طمسها

ترجمہ: امام حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دونوں طرح کی تصاویر سایہ دار

ہو یا غیر سایہ دار کی حرمت کے عموم کی تائید اس حدیث پاک سے ہوتی ہے جس کو امام احمد بن حنبل نے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو بھی مدینہ منورہ جائے تو جس بت کو دیکھے اس کو توڑ دے اور جس تصویر کو دیکھے اس کو مٹا دے

(فتح الباری لابن حجر (۱۰: ۴۷۰ دار احیاء التراث العربی بیروت)

النص الثالث

رسول اللہ ﷺ کا ناراض ہونا

عَنْ عَائِشَةَ، رَضِىَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ :أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى البَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفَتْ فِى وَجْهِهِ الكَرَاهِيَةَ، قَالَتْ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ قَالَ :مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتْ :اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ :أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ "وَقَالَ :إِنَّ البَيْتَ الَّذِى فِيهِ الصُّوَرُ لا تَدْخُلُهُ المَلائِكَةُ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے تصویر والے تکیے خریدے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا تو دروازے پر ہی قیام فرما رہے گھر میں تشریف نہ لائے ، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے مبارک چہرہ سے ناراضگی کو پہچان لیا، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، میں اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں ، مجھ سے کیا گناہ ہو گیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تکیے کیا ہیں؟ تو فرماتی ہیں کہ: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ کے لئے خریدے تھے تا کہ آپ ان پر ٹیک لگا کر تشریف

فرماہوا کریں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک جو تصویریں بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان کو کہا جائے گا کہ ان کو زندہ کرو جن کو تم نے بنایا تھا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جس گھر میں تصویریں ہوں اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب من لم یدخل بیتا فیه صورة رقم الحدیث ۵۹۶۱ مطبوعہ دار طوق النجاۃ دمشق)

تصویر قابل اہانت مقام پر ہو تو حرام نہیں

قال الامام نووی رحمة الله عليه : واما اتخاذ المصور فيه صورة حيوان ، فان كان معلقا على حائط او ثوبا ملبوسا او عمامة ونحو ذلك مما لا يعد ممتهنا فهو حرام ، ان كان فى بساط يداس ومخدة ووسادة ونحو ها مما يمتهن فليس بحرام

ترجمہ: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ چیز جس میں جاندار کی تصویر ہو اگر وہ دیوار پر لٹکی ہو یا کپڑا ہو جس کو پہنا گیا ہو یا عمامہ ہو کہ اس کو سر پر باندھا گیا ہو اور اس جیسی کوئی چیز ہو جہاں پر اس تصویر کو رکھنے میں اس کی اہانت نہ ہو تو وہ حرام ہے، اگر وہ تصویر بچھونے میں ہو یا سرہانے میں ہو یا اس جیسی کسی چیز میں ہو جہاں پر اسکو رکھنے میں اس کی اہانت ہو تو حرام نہیں ہے

(شرح صحیح مسلم (۸۱:۱۴) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

کس تصویر کو قابل عزت مقام پر رکھنا حرام اور اہانت والی جگہ رکھنا کفر؟

ڈاکٹر امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی قبلہ فرماتے ہیں

اقول : ولا يخفى ان من يظن ان مثل تلك الصورة المذعومة صوة

للنبی ﷺ او غيره من الانبياء عليهم السلام انه سيعظمها ويرفعها ويعلقها على جدار او نحوه ، وهذا الفعل حرام كما رائت فى كلام الامام النووى رحمة الله عليه ، اخذا من الاحاديث الصحيحة الكثيرة المذكورة . اما ان وضع تلك الصورة فى محل غير لائق مع ظنه انها صورة نبى ، كان رماها بالارض او جلس عليها او نحو ذلك فهو حرام شديد التحريم ايضا ، لا لانها صورة بحق لذلك النبى ، بل لاشعاره بالاستهانة وسوء ادب ، مواخذة له بظنه بل لو ظنها انها صورة للنبى وفعل بها ماينافى التعظيم كما سبق واقترن بذلك قصد الاستهزاء والاهانة كفر بذلك . والعياذ بالله تعالى وان قلنا ان الصورة مكذوبة .

میں کہتا ہوں جو شخص بھی کسی تصویر کے متعلق یہ گمان کرے گا کہ یہ نبی ﷺ کی تصویر ہے یا کسی اور نبی علیہ السلام کی تصویر ہے تو اس کو تعظیم دے گا اور اونچی جگہ رکھے گا اور اسکو دیوار پر لٹکائے گا، اور یہی فعل حرام ہے، جیسا کہ تم نے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں دیکھا ہے انہوں نے یہ مسئلہ بہت سی احادیث صحیحہ سے اخذ کیا ہے۔

بہر حال اس تصویر کو ایسے مقام پر رکھنا جو لائق نہیں ہے اور ساتھ یہ گمان بھی ہو کہ یہ تصویر نبی کی ہے یا اس تصویر کو زمین پر پھینکنا یا اس تصویر پر بیٹھنا یا اس کے علاوہ کوئی کام کرنا جو مناسب نہ ہو تو یہ فعل حرام ہے اور اس کی تحریم شدید ہے، اس وجہ سے نہیں کہ وہ تصویر سچی ہے بلکہ اس وجہ سے کہ وہ یہ گمان بھی کرتا ہے کہ یہ تصویر نبی کی ہے پھر اس کی اہانت بھی کرتا ہے اور بے ادبی بھی کرتا ہے، اس کا مواخذہ اس کے گمان کی وجہ سے ہے کہ وہ اس کو نبی کی تصویر جانتا ہے اور یہ تعظیم کے منافی فعل بھی کرتا ہے اور اس اگر اس کے ساتھ اس کا ارادہ توہین اور مذاق کا ہو تو وہ کافر ہو جائے گا، العیاذ باللہ اگر چہ ہم کہیں کہ وہ تصویر مکذوبہ ہے

(فتوی حرمۃ تصویر الانبیاء علیہم السلام ص ۱۴ ادار الفتح اردن)

الدلیل الثانی

اس میں حضرت ڈاکٹر صاحب قبلہ نے اس طرح کی تصاویر جو انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف منسوب ہوں ان کو مٹانے کا حکم بیان کیا ہے

رسول اللہ ﷺ نے خود اس طرح کی تصاویر مٹانے کا حکم دیا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ، وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا الأَزْلاَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَهُمُ اللَّهُ، أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ. فَدَخَلَ الْبَيْتَ، فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر کعبہ مشرفہ میں داخل ہونے سے انکار فرمایا کیونکہ اس میں بت پڑے ہوئے تھے پھر حکم دیا کہ ان کو نکالا جائے تب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو نکالا پھر کعبہ میں ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تصویریں تھیں اور ان کے ہاتھوں میں پانسے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی مارے ان کو اللہ کی قسم یہ جانتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے کبھی بھی اس طرح کا کام نہیں کیا پھر رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے پھر کعبہ میں تکبیر کہی اور نماز ادا نہیں کی

(صحیح بخاری: کتاب الحج باب من کبر فی نواحی الکعبۃ رقم الحدیث ۱۶۰۱ (۳-۵۹۷)

سوال

فان قیل انما انکر النبی ﷺ التزویر لانھما یستقسمان ولم ینکر تصویرھما.

ترجمہ: اگر کوئی کہے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ نے تصویر کا انکار نہیں فرمایا بلکہ وہ جو پانسے ڈالتے ہوئے دکھایا گیا تھا اس کو منع فرمایا

الجواب

فیقال: بل انکر الامرین معا، کماھو صریح فی روایۃ البخاری الاخری عن ابن عباس رضی اللہ عنھماقال: دخل النبی ﷺ البیت فوجد فیہ صورۃ ابراھیم علیہ السلام وصورۃ مریم فقال: امالھم فقد سمعوا ان الملائکۃ لاتدخل بیتافیہ صورۃ فمالہ یستقسم

ترجمہ: تو اس کو جواب دیا جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں چیزوں کا اکٹھے انکار فرمایا ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے اس میں ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی تصویریں دیکھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہو گیا ان کو یہ سب جانتے ہیں کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالی واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا الخ، رقم الحدیث ۳۳۵۱ (۶:۱۴۷۷ الفتح)

تصویریں مٹا دی گئیں

وفی روایۃ البیھقی فی دلائل النبوۃ، عن ابن عباس رضی اللہ عنھماان النبی ﷺ لمارای الصور فی البیت (الکعبۃ) لم یدخلہ حتی امر بھافمحیت ورای ابراھیم واسماعیل علیھما السلام بایدیھما الازلام، فقال: قاتلھم اللہ، واللہ مااستقسما بالازلام قط.

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل النبوۃ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھا سے روایت کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں تصویروں کو دیکھا تو آپ اندر داخل نہیں ہوئے یہاں تک کہ ساری مٹادی گئیں اور جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی تصویروں کو دیکھا کہ ان کے ہاتھوں میں پانسے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو مارے، اللہ تعالیٰ کی قسم انہوں نے تو کبھی بھی ان پانسوں سے قسمت کا حال معلوم نہیں کیا تھا۔

(دلائل النبوۃ جلد۵ ص۷۳)

وزاد ابن ابی شیبه عن عکرمة رضی الله عنه ، ثم امر رسول الله ﷺ بثوب فبل ومحی به صورهما

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ زیادہ نقل کیئے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو کپڑے گیلا کیا گیا اس سے وہ دونوں نے تصویریں مٹادی گئیں۔

(المصنف لابن ابی شیبہ ۲۰:۴۷۲ رقم الحدیث (۳۸۰۶۳)

و ذاد عبدالله عمر رضی الله عنهما: وارتجزو علی زمزم یغسلون الکعبة ظهرهاوبطنهافلم یدعوا اثر امن المشرکین الامحوه او غسلوه

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما نے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم رجزیہ اشعار بھی پڑھ رہے تھے اور اور زمزم سے کعبہ کو دھو بھی رہے تھے یہاں تک کہ اندر اور باہر سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے دھو دیا، اور مشرکین کا کوئی اثر نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اس کو دھو دیا یا مٹادیا۔

(المصنف لابن ابی شیبہ ۲۰:۴۷۹ رقم الحدیث (۳۸۰۷۴)

سب تصویریں ختم کردی گئیں

عن جابر رضی الله عنه قال : کان فی الکعبة صور فامر النبی ﷺ عمر بن خطاب رضی الله عنه ان یمحوهافبل عمر ثوباومحاهابه فدخلهارسول الله ﷺ ومافیهامنهاشئی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ کعبہ میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنھما کو حکم دیا کہ ان کو مٹادیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک کپڑ پانی میں بھگویا اور اس کے ساتھ سب تصویروں کو مٹادیا، جب رسول اللہ ﷺ کعبہ مشرفہ میں داخل ہوئے تو کعبہ میں کوئی تصویر نہ تھی

(مسند امام احمد بن حنبل ۲۳:۴۰۹ رقم الحدیث ۱۵۲۶۱)

ان تصویروں کو ختم کرنا بے ادبی نہیں

ڈاکٹر امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی قبلہ فرماتے ہیں

فهذة النصوص المتواترة صریحة فی تحریم تصویر الانبیاء علیهم السلام بخصوصهم ،ووجوب المبادرة الی انکار ذلک وازالته ،و امره ﷺ بمحو وتکسیر مارآه من صور الانبیاء علیهم السلام ، اصل یعتمد علیه فی اتلاف صورة مذعومة لاحد انبیاء الله تعالی صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین ، فلیس فی اتلاف ذلک ماینافی الادب معهم ولاالمحبة والتعظیم لهم بل فی ترکه اخلال بالادب والتعظیم

ترجمہ: یہ نصوص متواترہ صریحہ انبیاء کرام علیھم السلام کی تصویروں کی حرمت میں ہیں، اگر اس طرح کی تصویریں پائی جائیں تو انکا انکار کرنا اور ان کو ختم کرنا واجب ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے خود ان تصویروں کو مٹانے کا اور توڑنے کا حکم دیا ہے جن کو رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تھا ان کے بارے میں بھی یہی گمان کیا جاتا تھا کہ یہ انبیاء کرام علیھم

السلام کی تصویریں ہیں، رسول اللہ ﷺ کان کو ختم کرانا یہ اصول ہے، جس پر اعتماد کیا جائے گا ان تصویروں کو ختم کرنے کے معاملہ میں جن کے بارے میں یہ گمان کیا جاتا ہے کہ یہ انبیاء کرام علیھم السلام کی تصویریں ہیں، ان تصویروں کو ختم کرنے میں ان کی بے ادبی نہیں بلکہ انکو باقی رکھنے میں بے ادبی ہے اور ان کی تعظیم کے منافی ہے۔

(فتوی حرمۃ تصویر الانبیاء علیھم السلام ص ۱۷ مطبوعہ دار الفتح اردن)

الدلیل الثالث

تیسری دلیل رسول اللہ ﷺ کی تصویر کے حرام ہونے کی

ڈاکٹر امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی قبلہ فرماتے ہیں

ان تصوير النبي ﷺ يتعذر الاعلى وجه فيه نقص من اوصافه الشريفة عليه الصلوة والسلام، وذلک لانه ﷺ كان من جمال الخلقة وعظيم المحاسن الظاهرة ماعجز اصحابه رضى الله عنهم عن وصفه ﷺ فضلاعن الاحاطة به

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی تصویر بنانا ہی متعذر ہے جب بھی کوئی تصویر بنائے گا تو اس میں نقص ضرور ہوگا رسول اللہ ﷺ کے اوصاف شریفہ میں سے کسی میں، ایسا اس لئے ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ ایسے حسن و جمال اور عظیم ترین ظاہری خوبیوں کے مالک ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم آپ کے اوصاف کے احاطہ سے عاجز آ گئے۔

(فتوی حرمۃ تصویر الانبیاء علیھم السلام ص ۱۸ مطبوعہ دار الفتح اردن)

رسول اللہ ﷺ کی کوئی بھی تصویر نہیں بنا سکتا کیونکہ تصویر بنانا ہی متعذر رہے جب کوئی بنائے گا تو اس میں نقص ہوگا جب نقص ہوگا تو یہی نقص اس شخص کے کافر ہونے کا سبب بنے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم فرمایا کرتے تھے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکتے تھے اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتا تھا کہ کہیں میری آنکھیں رسول اللہ

ﷺ کے نور مبارک کی وجہ سے چلی نہ جائیں،

یہی وجہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم فرمایا کرتے تھے کہ ہم میں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف شریفہ بیان کرنے کی طاقت نہیں ہے جو دیکھ رہے ہیں وہ تو اوصاف بیان نہیں کر سکتے جس نے دیکھا ہی نہیں وہ کیسے رسول اللہ ﷺ کی تصویر بنالے گا یہ یقینی بات ہے جب بھی کوئی ایسا کام کرے گا اس میں نقص ضرور ہوگا اور اسی نقص کی وجہ سے وہ کافر ہو جائے گا،

ڈاکٹر امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی قبلہ فرماتے ہیں

وفعل ماينقص به صفة خلقه ﷺ حرام بل ادخله العلماء فى اسباب الردة بقيود،

ترجمہ: ایسا فعل جس سے رسول اللہ ﷺ کے خلق شریفہ کی صفت بدل جائے حرام ہے بلکہ اس کو علماء کچھ قیودات کے ساتھ مرتد ہونے کے اسباب میں داخل فرمایا ہے

(فتوی حرمۃ تصویر الانبیاء علیھم السلام ص ۱۸ مطبوعہ دار الفتح اردن)

امام احمد رشیدی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

فعلم ان جميع مافيه تغيير شئى من اوصاف النبى ﷺ اى المجمع عليه المعلومة من الدين بالضرورة كفر

یہ بات جان لی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اوصاف شریفہ میں سے کسی وصف شریف کو بدلنا جن پر اجماع ہوا اور اس کا ضروریات دینی سے ہونا معلوم ہو تو یہ کفر ہے

(الالمام ص ۳۴۲ الامام احمد رشیدی الشافعی)

فلم پیغام کا حکم شرعی

ڈاکٹر امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی قبلہ فرماتے ہیں

ولاشک ان العلة المذكورة يشمل حكمها الافلام التصويرية ، بل هى اشد تحريما، لمايوقعه فى اوهام الناس من ارتباط صور اولائک الممثلين باشخاص الانبياء الكرام عليهم السلام الامر الذى ينافى الحقيقة ويجافى التعظيم لجنابهم المقدس ، بقطع النظر كان الممثل صالحافى نفسه ام لم يكن كذلک وان كان الامر الاخير اشنع

ترجمہ: اس میں کوئی شک نہیں جو علت ذکر کی گئی ہے اس کا حکم اس فلم کو جو تصویر والی ہے (جس میں انبیاء کرام علیہم السلام کے کردار پیش کئے گئے ہیں) شامل ہے بلکہ یہ اشد حرام ہے کیونکہ یہ فلم لوگوں کو وہم میں مبتلا کرے گی ان کرداروں کو لوگ انبیاء تصور کریں گے اور ایسا امر حقیقت کے منافی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی پاک بارگاہ کی عظمت کے منافی ہے قطع نظر اس کے کہ وہ شخص جس کو نبی کا کردار دیا گیا ہے وہ صالح ہو یا غیر صالح ہو اگر غیر صالح ہو تو یہ زیادہ شنیع ہے

(فتوی حرمۃ تصویر الانبیاء علیہم السلام ص ۱۹۔۲۰ مطبوعہ دار الفتح اردن)

الفصل الثانی

سوال : قال قائل لم التشديد فى امر تلک الصورة وفى صورته ﷺ واقتناء صورته ﷺ مصلحة من حصول البركة فى المحل التى هى فيه وامتلاء العين بطلعته البهية ﷺ.

کسی نے یہ اعتراض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر کے معاملے میں تم اتنی شدت کیوں کرتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر کے بنانے میں اور کو اپنے پاس رکھنے میں ایک بہت بڑی مصلحت ہے وہ یہ کہ اس سے برکت کا حصول ہوتا ہے۔ جس جگہ رکھی ہو، اور انسان اس تصویر کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر سکتا ہے

الجواب :اولا: دعوى المصلحة بحصول البركة الخ : باقتناء مثل تلک الصورة المذعومة له ﷺ والتى يعلم

مقتنيها انها ليست حقيقة ماصوره عليها خالقها تعالى ماهى الامحض تجرء على مقام النبوة .

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جس میں کہا گیا کہ وہ اس سے برکت کا حصول ہوتا ہے اس کے جواب میں اتنا کہوں گا کہ جس شخص نے یہ تصویر رکھی ہوئی ہے وہ خود یہ گمان رکھتا ہے کہ یہ تصویر رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے۔ جس طرح اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو چہرہ مبارکہ عطا فرمایا ہے یہ اس طرح ہو ہی نہیں سکتی تو خالصتاً مقام نبوت پر جرات کرنا ہے اور اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔

ثانيا: الاجماع الفعلى للمسلمين خاصتهم وعامتهم فى القرون الماضية على ترک تصويره او اقتناء مايزعم انه صورة له ﷺ ، ولو كان فى ذلک مصلحة حقيقة لماغفل عنها المسلمون عبر القرون مع مبالغة السابقين وشديد اعتنائهم بفعل كل مايقرب الى حبه ﷺ وتبرک به ﷺ ومدحه ووصفه وآثاره ﷺ .

اہل اسلام میں سے عوام وخواص کا اس بات پر اجماع ہے سابقہ زمانے والوں میں سے کسی نے بھی رسول اللہ ﷺ کی تصویر بنا کر نہیں رکھی اگر اس میں کوئی مصلحت تھی تو آج تک کے اہل اسلام اس سے غافل کیوں رہے ہیں اتنے زمانے بیت گئے کسی کو خیال نہیں آیا اس مصلحت کے اپنانے کا۔ باوجود اس کے کہ پچھلے بزرگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت زیادہ محبت رکھنے والے اور ہر اس فعل کو اپناتے جو رسول اللہ ﷺ کے قریب کر دے اور ہر اس فعل کو اپناتے جس سے رسول اللہ ﷺ سے برکت حاصل ہو اور رسول اللہ ﷺ کی مدح کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی نعت پڑھتے اور اور آپ کے آثار سے محبت کرتے۔

(فتوی فی حرمۃ تصویر الانبیاء علیہم السلام ص ۲۵ مطبوعہ دار الفتح اردن)

صحابہ کرام وتابعین میں سے کوئی بھی اس تصویر کو دیکھنے نہیں گیا

ان الصورة التی کایحتفظ بهابعض اهل الکتاب کانت موجودة فی زمن خلافة سیدنا ابی بکر صدیق رضی الله عنه بالشام ، فلِم لم یهتم احدٌ من الصحابة والتابعین ،بل لم یُذکر انهم خصوصا التابعین الذین لم یروه ﷺ قصدوا الیها لیروها ،

ترجمۃ: بے شک وہ تصویر جو اھل کتاب کے پاس تھی وہ موجود رہی ملک شام میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانے تک ۔

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں سے کسی نے کیوں نہ اھتمام کیا اور نہ تابعین میں سے کسی نے اھتمام کیا، بلکہ ایسا ذکر بھی کہیں نہیں ملتا اور خاص طور پر وہ تابعین جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت نہ کی تھی وہی اہتمام کرتے انھوں نے بھی اس تصویر کو دیکھنے کا قصد نہ کیا

(فتوی فی حرمۃ تصویر الانبیاء علیھم السلام ص ۲۶ مطبوعہ دار الفتح اردن)

بحیرا راہب کے تصویر بنانے کا رد

ڈاکٹر امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی قبلہ فرماتے ہیں کہ: یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ یہ تصویر جو لوگوں کے پاس موجود ہے یہ بحیرا راہب کی بنائی ہوئی ہے جب رسول اللہ ﷺ ملک شام تشریف لے گئے تھے

فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں یہ بات کئی وجوہ سے باطل ہے۔

اولھا:انه لم یثبت ذلک فی قصة بحیرا الراهب ، وقد طالعت روایاتِ تلک القصةِ فی کثیر امهات کتب السنة والسیرة فلم اقف علی ان بحیرا الراهب صور النبی ﷺ ، وقد سالت غیر واحد من علماء الحدیث والسیرة فی عصرنا عن ذلک فانکروا علمهم بوروده فعلی من یدعیه اثبات ذلک بسند

صحیح .

ترجمہ: پہلی وجہ اس کے باطل ہونے کی: بحیرا راھب کے قصہ میں یہ بات ثابت ہی نہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی تصویر بنائی تھی میں نے خود بڑی بڑی کتب جو حدیث وسیرۃ کی ہیں ان کا مطالعہ کیا ہے مگر مجھے کہیں بھی نہیں ملا، اور میں نے ہمارے زمانے کے حدیث وسیرۃ کے علماء سے رابطہ کر کے معلوم کیا تو سب نے انکار کیا ہے اب جو اس بات کا دعوی کرتا ہے اس کے ذمہ لازم ہے کہ وہ اس کو صحیح سند کے ساتھ ثابت کرے

ثانیا: علی فرض ورود ان بحیرا الراهب قدصور النبی ﷺ فاین هو الدلیل من ذلک علی جواز تصویر الانبیاء علیهم السلام او اقتناء صورهم ؟ فالحجة عندنافی کلام الله تعالی وسنة رسول الله ﷺ وما اعتبره ائمتنا من الادلة ، وقد راینا النصوص الصحیحة الصریحة فی تحریم تصویر ذوات الارواح واقتناء صورهم .ولو ثبت ذلک عن بحیرا الراهب فقد علمت ان تصویر ذوات الروح کان فعل اهل الکتاب من قبلنا، وکان جائزا فی شریعتهم علی ماقاله بعض اهل العلم ، لکنه شریعتنا محرم منهی عنه .

ترجمہ: بالفرض بحیرا راھب نے رسول اللہ ﷺ کی تصویر بنائی ہو اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیھم السلام کی تصویر بنانا جائز ہے اور ان کو سنبھال کر رکھنا جائز ہے؟ ہمارے نزدیک حجۃ تو قرآن وسنت ہے اور وہ جو ائمہ کے نزدیک معتبر ہے ادلہ سے جس کا ثبوت ہے اور ہم نے نصوص صریحۃ صحیحۃ کو دیکھا ہے جو تصویروں کے بنانے اور ان کو رکھنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں، اور اگر ثابت بھی ہو بحیرا راھب سے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی تصویر بنائی تھی تو چونکہ اھل کتاب کے ہاں ایسا کرنا جائز ہے جبکہ ہماری شریعت میں اس طرح کا فعل حرام ہے

(فتوی فی حرمۃ تصویر الانبیاء علیھم السلام ص ۲۶ مطبوعہ دار الفتح اردن)

رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت کیا ہے؟

ڈاکٹر امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی قبلہ فرماتے ہیں

فالذی یقتنی مثل تلک الصورة المذعومة محبة و شوقا للنبی ﷺ کان الواجب علیه ان یتعلم الطریق الموصل الی حبه وتعظیمه ﷺ ,وهو اتباع شریعته الغراء ,ومماجاء نابه ﷺ تحریم تصویر ذوات الروح واقتناء صورت ذلک فبامتثال شرعه ﷺ یظهر صدق المحبة والتعظیم

ترجمہ: وہ شخص جو اس طرح کی تصویریں جن کے بارے میں گمان کیا جاتا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی تصویریں رسول اللہ ﷺ کی محبت اور تعظیم میں ان کو اپنے پاس رکھتے ہیں ان کو چاہیئے کہ ایسا طریقہ سیکھیں جو ان کو رسول اللہ ﷺ کی محبت اور تعظیم تک لے جائے ،اور وہ صرف ایک ہی طریقہ ہے اور ہے رسول اللہ ﷺ کی روشن شریعت کی اتباع ،اور جو شریعت رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس لائے ہیں اسی میں ہے کہ ذی روح چیز کی تصویر بنانا بھی حرام اور اس کو اپنے پاس اہتمام سے رکھنا بھی حرام ،دعوی محبت و تعظیم کا رسول اللہ ﷺ کے حکم کی فرمانبرداری سے سچا ثابت ہوگا

ثالثا: لو ثبت ان بحیرا الراهب قدصور النبی ﷺ فمن این لنااثبات ُان هذه الصورة َبعینهاهی التی صورهابحیرا ؟

تیسری بات یہ کہ بحیرا راھب نے رسول اللہ ﷺ کی تصویر بنائی بھی ہو تو اس بات کا ثبوت کہاں سے ہے کہ بعینہ یہ وہی تصویر ہے جو اس نے بنائی تھی؟

(فتوی فی حرمۃ تصویر الانبیاء علیھم السلام ص ۲۸ مطبوعہ دار الفتح اردن)

اھل کتاب کے پاس موجود تصاویر سے دلیل پکڑنے والوں کا رد

سوال :بعض روایات میں جو آیا ہے کہ بعض اہل کتاب کے پاس انبیاء کرام علیھم السلام کی تصویریں تھیں اور انہوں نے ان کو سنبھال کر رکھا ہوا تھا ،اور ان میں رسول

اللہ ﷺ کی تصویر بھی تھی اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو دیکھا اور یہ بات تسلیم کی کہ یہ تصویر حقیقتا رسول اللہ ﷺ کی تصویر ہے ،اس سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیھم السلام کی تصاویر بنانا جائز ہے اور اس کو سنبھال کر رکھنا جائز ہے

الجواب : اقول : تلک الروایات التی اشرت الیها انما اخرجهما العلماء فی الدلائل النبوة وعند تفسیر قول الله تعالی (یَجِدُونَه مَکْتُوبًا عِندَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ) دلیلا علی ان وصف النبی ﷺ کان معروفا عند اهل الکتاب ، وذلک حق لاریب فیه ، ولیس فی شئی من تلک الروایات مایدل لامن قریب ولامن بعید علی جواز تصویر الانبیاء الکرام علیهم السلام او اقتناء صورهم بالنسبة لنا، لان کل ماورد َفی ذلک انماکان فی اهل الکتاب ، ولیس هو من فعل احد من اصحابه ﷺ والااقر النبی ﷺ ولااحد ٌمن الصحابة رضی الله عنهم

ترجمہ: میں کہتا ہوں: وہ روایات جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے جن کو علماء کرام نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا ہے، اللہ تعالی کے اس فرمان کے تحت (ترجمہ کنز الایمان جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں) یہ دلیل ہے اس بات پر کہ رسول اللہ ﷺ کا وصف شریف ان میں معروف تھا اھل کتاب کے ہاں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے ،اور ان روایات میں ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے نہ قریب سے اور نہ ہی بعید سے کہ انبیاء کرام علیھم السلام کی تصاویر بنانا جائز ہے اور ان کو حصول برکت کے لئے رکھنا جائز ہے، یہ تصویر رکھنے کا معاملہ جتنا بھی بیان ہوا ہے وہ سارا اھل کتاب سے منقول ہے، یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے کسی سے ثابت نہیں ہے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے اس کام کو جائز قرار دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں سے کسی نے جائز قرار دیا ہے،

(فتوی فی حرمۃ تصویر الانبیاء علیھم السلام ص ۲۹ مطبوعہ دار الفتح اردن)

ڈاکٹر امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی قبلہ فرماتے ہیں

روىت تلك القصة من حديث هشام بن العاص و عبادة بن صامت وجبير بن مطعم ومن مرسل موسى بن عقبه

یہ قصہ (جس میں یہ بیان کیا گیا کہ اھل کتاب کے پاس انبیاء کرام علیھم السلام کی تصاویر تھیں) ان میں ایک حدیث ہشام بن العاص ہے اور ایک حضرت عبادہ بن صامت کی حدیث ہے اور دحضرت جبیر بن مطعم کی حدیث ہے اور ایک مرسل روایت موسی بن عقبہ سے سے مروی ہے.

حدیث ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ

عَنْ أَبِی أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْعَاصِ الْأُمَوِیِّ، قَالَ :بُعِثْتُ أَنَا وَرَجُلٌ آخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى هِرَقْلَ صَاحِبِ الرُّوْمِ نَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا الْغُوطَةَ يَعْنِی دِمَشْقَ فَنَزَلْنَا عَلَى جَبَلَةَ بْنِ الْأَيْهَمِ الْغَسَّانِیِّ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَإِذَا هُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا بِرَسُولٍ نُكَلِّمُهُ، فَقُلْنَا لَهُ :وَاللهِ لَا نُكَلِّمُ رَسُولًا، إِنَّمَا بُعِثْنَا إِلَى الْمَلِكِ، فَإِنْ أَذِنَ لَنَا كَلَّمْنَاهُ وَإِلَّا لَمْ نُكَلِّمِ الرَّسُولَ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ .قَالَ :فَأَذِنَ لَنَا، فَقَالَ :تَكَلَّمُوا فَكَلَّمَهُ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ، وَدَعَاهُ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَإِذَا عَلَيْهِ ثِيَابُ سَوَادٍ، فَقَالَ لَهُ هِشَامٌ :مَا هَذِهِ الَّتِی عَلَيْكَ؟ فَقَالَ :لَبِسْتُهَا وَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَنْزِعَهَا حَتَّى أُخْرِجَكُمْ مِنَ الشَّامِ .قُلْنَا :وَمَجْلِسُكَ هَذَا؟ فَوَاللهِ لَنَأْخُذَنَّهُ مِنْكَ وَلَنَأْخُذَنَّ مُلْكَ الْمَلِكِ الْأَعْظَمِ، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :لَسْتُمْ بِهِمْ، بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَصُومُونَ بِالنَّهَارِ، وَيُفْطِرُونَ بِاللَّيْلِ .فَكَيْفَ صَوْمُكُمْ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ، فَمُلِئَ وَجْهُهُ سَوَادًا، فَقَالَ :قُومُوا .وَبَعَثَ مَعَنَا

رَسُولًا إِلَى الْمَلِكِ، فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ، قَالَ لَنَا الَّذِی مَعَنَا :إِنَّ دَوَابَّكُمْ هَذِهِ لَا تَدْخُلُ مَدِينَةَ الْمَلِكِ، فَإِنْ شِئْتُمْ حَمَلْنَاكُمْ عَلَى بَرَاذِينَ وَبِغَالٍ، قُلْنَا :وَاللهِ لَا نَدْخُلُ إِلَّا عَلَيْهَا .فَأَرْسَلُوا إِلَى الْمَلِكِ :إِنَّهُمْ يَأْبَوْنَ .فَدَخَلْنَا عَلَى رَوَاحِلِنَا مُتَقَلِّدِينَ سُيُوفَنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى غُرْفَةٍ لَهُ، فَأَنَخْنَا فِی أَصْلِهَا، وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا :لَيْسَ لَكُمْ أَنْ تَجْهَرُوا عَلَيْنَا بِدِينِكُمْ .وَأَرْسَلَ إِلَيْنَا أَنِ ادْخُلُوا .فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى فِرَاشٍ لَهُ، وَعِنْدَهُ بَطَارِقَتُهُ مِنَ الرُّومِ، وَكُلُّ شَیْءٍ فِی مَجْلِسِهِ أَحْمَرُ، وَمَا حَوْلَهُ حُمْرَةٌ، وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ مِنَ الْحُمْرَةِ .فَدَنَوْا مِنْهُ فَضَحِكَ، وَقَالَ :مَا كَانَ عَلَيْكُمْ لَوْ حَيَّيْتُمُونِی بِتَحِيَّتِكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ، فَإِذَا عِنْدَهُ رَجُلٌ فَصِيحٌ بِالْعَرَبِيَّةِ، كَثِيرُ الْكَلَامِ .فَقُلْنَا :إِنَّ تَحِيَّتَنَا فِيمَا بَيْنَنَا لَا تَحِلُّ لَكَ، وَتَحِيَّتَكَ الَّتِی تُحَيَّا بِهَا لَا يَحِلُّ لَنَا أَنْ نُحَيِّيَكَ بِهَا .قَالَ: كَيْفَ تَحِيَّتُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ؟ فَقُلْنَا :السَّلَامُ عَلَيْكَ .قَالَ :فَكَيْفَ تُحَيُّونَ مَلِكَكُمْ؟ قُلْنَا :بِهَا .قَالَ :وَكَيْفَ يَرُدُّ عَلَيْكُمْ؟ قُلْنَا :بِهَا. قَالَ :فَمَا أَعْظَمُ كَلَامِكُمْ؟ قُلْنَا :لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ,وَاللهُ أَكْبَرُ .فَلَمَّا تَكَلَّمْنَا بِهَا، قَالَ :وَاللهُ لَقَدْ تَنَقَّضَتِ الْغُرْفَةُ حَتَّى رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا. قَالَ :فَهَذِهِ الْكَلِمَةُ الَّتِی قُلْتُمُوهَا حَيْثُ تَنَفَّضَتِ الْغُرْفَةُ كُلَّمَا قُلْتُمُوهَا فِی بُيُوتِكُمْ تُنَفَّضُ بُيُوتُكُمْ عَلَيْكُمْ؟ قُلْنَا :لَا، مَا رَأَيْنَاهَا فَعَلَتْ هَذَا قَطُّ إِلَّا عِنْدَكَ .قَالَ :لَوَدِدْتُ أَنَّكُمْ كُلَّمَا قُلْتُمْ تَنَفَّضَ كُلُّ شَیْءٍ عَلَيْكُمْ، وَأَنِّی خَرَجْتُ مِنْ نِصْفِ مُلْكِی، قُلْنَا :لِمَ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ كَانَ أَيْسَرَ لِشَأْنِهَا وَأَجْدَرَ أَنْ لَا يَكُونَ مِنْ أَمْرِ النُّبُوَّةِ وَأَنْ يَكُونَ مِنْ حِيَلِ النَّاسِ .ثُمَّ سَأَلَنَا عَمَّا أَرَادَ، فَأَخْبَرْنَاهُ .ثُمَّ قَالَ : كَيْفَ صَلَاتُكُمْ وَصَوْمُكُمْ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ .فَقَالَ :قُومُوا .فَقُمْنَا، فَأَمَرَ لَنَا بِمَنْزِلٍ حَسَنٍ وَنُزُلٍ كَثِيرٍ، فَأَقَمْنَا ثَلَاثًا، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا لَيْلًا،

فَدَخَلْنَا عَلَيْه فَاسْتَعَاد قَوْلنا فَأَعَدْنَاهُ، ثُمَّ دَعَا بِشَيْءٍ كَهَيْئَةِ الرَّبْعَةِ الْعَظِيمَةِ مُذَهَّبَةٍ فِيهَا بُيُوتٌ صِغَارٌ عَلَيْهَا أَبْوَابٌ، فَفَتَحَ بَيْتًا وَقُفْلًا، وَاسْتَخْرَجَ حَرِيرَةً سَوْدَاءَ، فَنَشَرَهَا، فَإِذَا فِيهَا صُورَةٌ حَمْرَاءُ، وَإِذَا فِيهَا رَجُلٌ ضَخْمُ الْعَيْنَيْنِ، عَظِيمُ الْأَلْيَتَيْنِ، لَمْ أَرَ مِثْلَ طُولِ عُنُقِهِ، وَإِذَا لَيْسَتْ لَهُ لِحْيَةٌ، وَإِذَا لَهُ ضَفِيرَتَان، أَحْسَنُ مَا خَلَقَ اللهُ. قَالَ :هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :لَا .قَالَ :هَذَا آدَمُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَإِذَا هُوَ أَكْثَرُ النَّاسِ شَعْرًا .ثُمَّ فَتَحَ لَنَا بَابًا آخَرَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ حَرِيرَةً سَوْدَاءَ، وَإِذَا فِيهَا صُورَةٌ بَيْضَاءُ، وَإِذَا لَهُ شَعْرٌ كَشَعْرِ الْقِطَطِ، أَحْمَرُ الْعَيْنَيْنِ، ضَخْمُ الْهَامَةِ، حَسَنُ اللِّحْيَةِ، فَقَالَ :هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :لَا .قَالَ :هَذَا نُوحٌ، عَلَيْهِ السَّلَامُ .ثُمَّ فَتَحَ بَابًا آخَرَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ حَرِيرَةً سَوْدَاءَ، وَإِذَا فِيهَا رَجُلٌ شَدِيدُ الْبَيَاضِ، حَسَنُ الْعَيْنَيْنِ، صَلْتُ الْجَبِينِ، طَوِيلُ الْخَدِّ، أَبْيَضُ اللِّحْيَةِ، كَأَنَّهُ يَتَبَسَّمُ، فَقَالَ :هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :لَا ,قَالَ :هَذَا إِبْرَاهِيمُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ .ثُمَّ فَتَحَ بَابًا آخَرَ، فَإِذَا فِيهَا صُورَةٌ بَيْضَاءُ، وَإِذَا وَاللهِ رَسُولُ اللهِ قَالَ :أَتَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :نَعَمْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ :وَبَكَيْنَا .قَالَ :وَاللهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ قَامَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ وَقَالَ :وَاللهِ إِنَّهُ لَهُوَ؟ قُلْنَا :نَعَمْ .إِنَّهُ لَهُوَ ,كَأَنَّمَا نَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَأَمْسَكَ سَاعَةً يَنْظُرُ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ :أَمَا إِنَّهُ كَانَ آخِرَ الْبُيُوتِ وَلَكِنِّي عَجَّلْتُهُ لَكُمْ لِأَنْظُرَ مَا عِنْدَكُمْ .ثُمَّ فَتَحَ بَابًا آخَرَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ حَرِيرَةً سَوْدَاءَ، فَإِذَا فِيهَا صُورَةٌ أَدْمَاءُ سَحْمَاءُ، وَإِذَا رَجُلٌ جَعْدٌ قَطَطٌ، غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، حَدِيدُ النَّظَرِ، عَابِسٌ، مُتَرَاكِبُ الْأَسْنَانِ، مُقَلَّصُ الشَّفَةِ، كَأَنَّهُ غَضْبَانُ، فَقَالَ :هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :لَا .قَالَ :هَذَا مُوسَى، عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَإِلَى جَنْبِهِ صُورَةٌ تُشْبِهُهُ، إِلَّا أَنَّهُ مُدْهَانُ الرَّأْسِ، عَرِيضُ الْجَبِينِ، فِي عَيْنِهِ

قَبَلٌ، فَقَالَ :هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :لَا .قَالَ :هَذَا هَارُونُ بْنُ عِمْرَانَ .ثُمَّ فَتَحَ بَابًا آخَرَ، فَاسْتَخْرَجَ حَرِيرَةً بَيْضَاءَ، فَإِذَا فِيهَا صُورَةُ رَجُلٍ آدَمَ، سَبْطٍ، رَبْعَةٍ كَأَنَّهُ غَضْبَانُ، فَقَالَ :هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :لَا :قَالَ :هَذَا لُوطٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ فَتَحَ بَابًا آخَرَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ حَرِيرَةً بَيْضَاءَ، فَإِذَا فِيهَا صُورَةُ رَجُلٍ أَبْيَضَ، مُشْرَبٌ حُمْرَةٍ، أَقْنَى، خَفِيفَ الْعَارِضَيْنِ، حَسَنَ الْوَجْهِ، فَقَالَ : هَلْتَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :لَا .قَالَ :هَذَا إِسْحَاقُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ .ثُمَّ فَتَحَ بَابًا آخَرَ، فَاسْتَخْرَجَ منه حَرِيرَةً بَيْضَاءَ، فَإِذَا فِيهَا صُورَةٌ تُشْبِهُ إِسْحَاقَ إِلَّا إِنَّهُ عَلَى شَفَتِهِ السُّفْلَى خَالٌ، فَقَالَ :هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :لَا .قَالَ :هَذَا يَعْقُوبُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ .ثُمَّ فَتَحَ بَابًا آخَرَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ حَرِيرَةً سَوْدَاءَ، فِيهَا صُورَةُ رَجُلٍ أَبْيَضُ، حَسَنُ الْوَجْهِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، حَسَنُ الْقَامَةِ، يَعْلُو وَجْهَهُ نُورٌ، يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْخُشُوعُ، يَضْرِبُ إِلَى الْحُمْرَةِ، فَقَالَ :هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :لَا .قَالَ :هَذَا إِسْمَاعِيلُ جَدُّ نَبِيِّكُمْ .ثُمَّ فَتَحَ بَابًا آخَرَ، فَاسْتَخْرَجَ حَرِيرَةً بَيْضَاءَ، فِيهَا صُورَةٌ كَأَنَّهَا صُورَةُ آدَمَ، كَأَنَّ وَجْهَهُ الشَّمْسُ، فَقَالَ :هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :لَا .قَالَ :هَذَا يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ فَتَحَ بَابًا آخَرَ، فَاسْتَخْرَجَ حَرِيرَةً بَيْضَاءَ، فِيهَا صُورَةُ رَجُلٍ أَحْمَرَ، حَمْشِ السَّاقَيْنِ، أَخْفَشَ الْعَيْنَيْنِ، ضَخْمِ الْبَطْنِ، رَبْعَةٍ، مُتَقَلِّدٍ سَيْفًا، فَقَالَ :هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :لَا .قَالَ: هَذَا دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ فَتَحَ بَابًا آخَرَ، فَاسْتَخْرَجَ حَرِيرَةً بَيْضَاءَ، فِيهَا صُورَةُ رَجُلٍ ضَخْمِ الْأَلْيَتَيْنِ، طَوِيلِ الرِّجْلَيْنِ، رَاكِبِ فَرَسٍ، فَقَالَ :هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :لَا .قَالَ :هَذَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ فَتَحَ بَابًا آخَرَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ حَرِيرَةً سَوْدَاءَ، فِيهَا صُورَةٌ بَيْضَاءُ وَإِذَا رَجُلٌ شَابٌّ، شَدِيدُ سَوَادِ اللِّحْيَةِ، كَثِيرُ

الشَّعْرِ، حَسَنُ الْعَيْنَيْنِ، حَسَنُ الْوَجْهِ، فَقَالَ :هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قُلْنَا :لَا .قَالَ :هَذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ .قُلْنَا :مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هَذِهِ الصُّوَرُ، لِأَنَّا نَعْلَمُ أَنَّهَا عَلَى مَا صُوِّرَتْ عَلَيْهِ الْأَنْبِيَاءُ : عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، لِأَنَّا رَأَيْنَا صُورَةَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَهُ؟ فَقَالَ :إِنَّ آدَمَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، سَأَلَ رَبَّهُ أَنْ يُرِيَهُ الْأَنْبِيَاءَ مِنْ وَلَدِهِ، فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ صُوَرَهُمْ، وَكَانَ فِي خِزَانَةِ آدَمَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ، فَاسْتَخْرَجَهَا ذُو الْقَرْنَيْنِ مِنْ مَغْرِبِ الشَّمْسِ، فَدَفَعَهَا إِلَى دَانْيَالَ .ثُمَّ قَالَ :أَمَا وَاللهِ إِنَّ نَفْسِي طَابَتْ بِالْخُرُوجِ مِنْ مُلْكِي، وَإِنْ كُنْتُ عَبْدًا لَا يَتْرُكُ مُلْكَهُ حَتَّى أَمُوتَ .ثُمَّ أَجَازَنَا فَأَحْسَنَ جَائِزَتَنَا، وَسَرَّحَنَا .فَلَمَّا أَتَيْنَا أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حَدَّثْنَاهُ بِمَا رَأَيْنَا، وَمَا قَالَ لَنَا، وَمَا أَجَازَنَا .قَالَ :فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ :مِسْكِينٌ، لَوْ أَرَادَ اللهُ عز وجل بِهِ خَيْرًا لَفَعَلَ .ثُمَّ قَالَ :أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ وَالْيَهُودَ يَجِدُونَ نَعْتَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عِنْدَهُمْ

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ہشام بن العاص الاموی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اور دوسرے شخص کو جو کہ قریشی تھا ہرقل کے پاس بھیجا گیا تا کہ ہم اس کو اسلام کی دعوت دیں جب ہم غوطہ (دمشق) پہنچے تو ہم جبلہ بن الایہم غسانی کے پاس آئے تو وہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا اس نے ہمارے ہمارے پاس قاصد بھیجا تا کہ وہ ہم سے کلام کرے، ہم نے کہ اللہ کی قسم ہم قاصد سے کلام نہیں کریں گے جب قاصد نے اس کو اطلاع دی تو اس نے ہم کو بلایا تو اس نے کہا کہ بولو کیا کہتے ہو؟ ہشام نے اس کے ساتھ کلام کیا اور اس کو اسلام کی دعوت دی، تو اس نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے ہشام نے اس کو کہا کہ یہ کیا ہے؟ تو بولا میں نے قسم کھائی ہے جب تک میں تم کو شام سے نکال نہ دوں تب تک ان کو نہیں اتاروں گا تو ہم

نے کہا: یہ تیری مجلس اللہ کی قسم ہم ضرور تجھ سے لے لیں گے اور جو بڑا بادشاہ ہے اس کی کا ملک بھی لے لیں گے ان شاء اللہ تعالی، ہم کو ہمارے پیارے نبی ﷺ نے خبر دی ہے۔ تو جبلہ بولا: وہ تم نہیں ہو جنہوں نے ہمارے ملک پر قبضہ کرنا ہے، بلکہ وہ دن میں تو روزہ رکھنے والے اور رات میں افطار کرتے ہیں، اس نے کہا کہ تم روزہ کیسے رکھتے ہو؟ جب ہم نے اس کو خبر دی کہ ہم دن میں روزہ رکھتے ہیں اور رات میں افطار کرتے ہیں تو اس کا منہ کالا ہو گیا، اور کہنے لگا تم یہاں سے اٹھ جاؤ اور ہمارے ساتھ ایک قاصد بھیجا اور بادشاہ کی طرف روانہ کر دیا،

جب ہم وہاں سے نکل کر ہرقل کے شہر کے قریب ہوئے تو وہ شخص جو ہمارے ساتھ تھا کہنے لگا یہ تمھارے جانور بادشاہ کے شہر میں داخل نہیں ہو سکتے، اگر تم کہو تو ہم تم کو اپنے گھوڑوں پر یا خچروں پر لے جائیں؟ حضرت ہشام کہتے ہیں کہ ہم نے کہا: اللہ کی قسم ہم اپنی سواریوں پر ہی جائیں گے، انہوں نے بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ وہ اسی طرح ہی آنا چاہتے ہیں تو اس نے اجازت دی، تو ہم اس کے شہر میں اپنی سواریوں پر ہی سوار ہو کر داخل ہوئے اس حال میں کہ ہم نے تلواریں لٹکا رکھی تھیں، یہاں تک کہ ہم اس کے کمرے کے پاس جا کر رکے تو بادشاہ ہمارے طرف دیکھ رہا تھا ہم نے (لا الہ الا اللہ واللہ اکبر) کہا تو اللہ جانتا ہے اس کا بالا خانہ پھٹ گیا اور کھجور کی ٹہنی کی طرح ہو گیا جس کو ہوا اڑا رہی ہو۔ اس نے ہمارے پاس پیغام بھیجا کہ تم یہاں اپنے دین کی تبلیغ علانیہ نہیں کر سکتے، اور ساتھ ہی اس نے ہم کو اپنے پاس آنے کی اجازت دی تو اسکے پاس اس کی فوج کا سپہ سالار بھی بیٹھا ہوا تھا، اس کی مجلس میں ہر چیز سرخ تھی اور جو کچھ اس کے ارد گرد پڑا ہوا تھا وہ بھی سرخ تھا اس کے کپڑے بھی سرخ تھے جو اس نے پہن رکھے تھے جب ہم اس کے قریب ہوئے تو وہ ہنسنے لگا اور بولا کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم جو سلام آپس میں ایک دوسرے کو کرتے ہو وہ ہم کو کیوں نہیں کیا؟ جب اس نے یہ بات کی تو اس وقت اس کے پاس ایک شخص بڑی فصیح عربی بولنے والا بیٹھا تھا اور وہ بہت زیادہ بولتا تھا. ہم

نے کہا: ہم جو سلام آپس میں ایک دوسرے کو کرتے ہیں وہ سلام تم کو کرنا جائز نہیں ہے اور جو سلام تم آپس میں ایک دوسرے کو کرتے ہو اگر وہ سلام ہم تم کو کریں تو وہ ہمارے حلال نہیں ہے، اس نے کہا کہ تم آپس میں کس طرح سلام کرتے ہو؟ ہم نے کہا: السلام علیک. تو اس نے کہا: تم اپنے بادشاہ کو کیسے سلام کرتے ہو؟ تو ہم نے کہا یہی سلام ان کو کرتے ہیں، تو اس نے کہا وہ تم کو کیسے جواب دیتے ہیں؟ تو ہم نے کہا وہ بھی ہم کو انہیں لفظوں کے ساتھ جواب دیتے ہیں. اس نے سوال کیا کہ تمھارا سب سے بڑا کلمہ کیا ہے؟ ہم نے جواب دیا (لا الہ الا اللہ واللہ اللہ اکبر) جب ہم نے یہ کلمہ پڑھا، تو وہ کہنے لگا اللہ کی قسم میرا بالا خانہ گرنے لگا تھا یہاں تک کہ وہ سر کو اٹھا کر دیکھنے لگا، وہ بولا جب تم یہ کلمہ پڑھتے ہو میرا کمرہ پھٹنے لگ جاتا ہے کیا تمھارے مکانوں کے ساتھ بھی ایسے ہوتا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ کی قسم ہم نے بھی یہ کام مکان کے گرنے والا تمھارے ہاں ہی دیکھا ہے، پھر اس نے ہم سے سوال کیا رسول اللہ ﷺ تم سے کیا چاہتے ہیں ہم نے جواب دیا تو ہم نے اس کو خبر دی، پھر اس نے کہا کہ تمھاری نماز کیسی ہے اور روزہ کیسا ہے؟ تو ہم نے اس کو جواب دیا تو وہ کہنے لگا کہ آپ اٹھ جائیں پس ہم اٹھ گئے اور ایک خوبصورت مکان میں ہم کو ٹھہرایا گیا وہاں ہم نے تین دن قیام کیا ایک رات کو اس نے ہم کو بلوایا جب ہم اس کے پاس گئے تو اس نے ایک چیز منگوائی چوکور تھی اور باہر اس کو سونا لگا ہوا تھا اس میں چھوٹے چھوٹے گھر بنے ہوئے تھے ان پر دروازے بھی لگے ہوئے تھے، تو اس نے ایک گھر اور اس کا تالا کھولا سیاہ رنگ کا ریشمی کپڑا نکالا اس میں ایک سرخ رنگ کے ایک جوان کی تصویر تھی جس کی آنکھیں بڑی اور موٹی تھیں اور لمبی گردن تھی جب کہ اس کے چہرے پر ابھی داڑھی نہیں آئی تھی اور سر پر بہت ہی خوبصورت مینڈھیاں تھیں، تو اس نے ہم کو کہا جانتے ہو یہ کون ہیں؟ ہم نے کہا نہیں: تو اس نے کہا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کے مبارک سر پر بہت زیادہ بال تھے،

پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا تو اس میں ایک سفید رنگ کی تصویر تھی اور ان کی

سرخ آنکھیں خوبصورت داڑھی تھی، تو اس نے سوال کیا کہ کیا تم ان کو جانتے ہو؟ ہم نے کہا کہ نہیں: تو اس نے کہا کہ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی تصویر ہے. پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا اس سے سیاہ رنگ کا ریشمی کپڑا نکالا اس میں ایک بہت ہی زیادہ سفید رنگ کا آدمی اور خوبصورت آنکھیں، چمکتی پیشانی، لمبے رخسار، سیدھا ناک سفید داڑھی، گویا کہ وہ مسکرا رہے ہوں تو اس نے کہا کہ جانتے ہو یہ کون ہیں؟ ہم نے کہا کہ نہیں: تو اس نے کہا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں پھر اس نے دوسرا دروازہ کھولا تو اس میں ایک سفید رنگ کی تصویر تھی اللہ کی قسم یہ تو رسول اللہ ﷺ کی تصویر تھی تو اس نے کہا کہ تم جانتے ہو یہ کون ہیں؟ ہم نے کہا ہاں جانتے ہیں یہی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور ہم رونے لگے، اللہ جانتا ہے وہ کھڑا تھا بیٹھ گیا اور کہنے لگا کیا اللہ کی قسم یہی محمد ﷺ ہیں؟

ہم نے کہا ہاں بے شک یہی ہیں گویا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہے ہوں تو وہ چپ ہو گیا اور بہت دیر تک اس تصویر کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے حضرت عیسی علیہ السلام کا دروازہ کھول کر دیکھایا اور سب سے آخر میں اس نے رسول اللہ ﷺ کی تصویر کو مبارک کی زیارت کرائی، حضرت ہشام کہتے ہیں کہ ہم نے سوال کیا کہ یہ تصویریں تم نے کہاں سے لی ہیں کیونکہ ہم دیکھا ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کی شکل وصورت ہے اسی طرح اس تصویر میں دیکھا ہے، تو اس نے جواب دیا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کیا یا اللہ: میری اولاد میں جتنے انبیاء ہوں گے وہ مجھ کو دیکھا: تو اللہ تعالی نے یہ نازل فرمائی تھیں، یہ آدم علیہ السلام کے پاس جوان کا خزانہ تھا اس میں تھیں تو مغرب سے ذوالقرنین نکال کر آئے تھے، تو انہوں نے حضرت دانیال علیہ السلام کو دی تھیں جب ہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے مدینہ منورہ آئے تو ہم نے جو دیکھا تھا ان کو بھی بیان کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا وہ مسکین ہے اگر اللہ تعالی کو اس کی بھلائی منظور ہوئی تو اسلام کو قبول کر لے گا پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو رسول اللہ

ﷺ نے خبر دی تھی کہ بے شک نصاری اور یہود کے پاس محمد ﷺ کی نعت موجود ہے

(دلائل النبوۃ للبیہقی (۳۸۴:۱) دار الکتب العلمیۃ، دار الریان للتراث بیروت)

امام اسماعیل اصفہانی کے الفاظ

وذاد الحافظ اسماعیل الاصفهانی تصریح هشام بن العاص بان سیدنا ابابکر صدیق رضی الله عنه ، هو الذی بعثهم الی هرقل وفیه بعد قوله (ودفع الی دانیال مانصه) وصورها دانیال فی خرق من حریر فهذه باعیانها الصور التی صورها دانیال .

امام اسماعیل الاصفہانی نے ہشام بن العاص کی تصریح کی ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو روانہ فرمایا تھا ہرقل کی طرف (اس قول کے بعد (اس نے نص کی ہے کہ انہوں نے وہ تصویریں دانیال کو دی تھیں) کہ دانیال علیہ السلام نے وہ تصویریں بنائی تھیں ریشم کے کپڑے پر تو تصویریں بعینہ وہی تصوریں تھیں جو حضرت دانیال علیہ السلام نے بنایا تھا

دلائل النبوۃ لا امام اسماعیل الاصفہانی ص۹۴

وصال شریف کے بعد رسول اللہ ﷺ کا معجزہ

قال الحافظ اسماعیل الاصفهانی رحمة الله تعالی علیه وفی هذه القصة ،ذکر تنقض الغرفة عن ذکر (لااله الا الله) وهذا من المعجزات التی توجد بعد موت الانبیاء علیهم السلام کما توجد نظائرها قبل مبعثهم ایذانا بقرب زمان مجئیهم وحدیث الصور معروف قد ذکره اهل النظر فی دلائل النبوة

ترجمہ: امام اسماعیل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس قصہ میں کمرہ کے گرنے کا ذکر ہے لا الہ الا اللہ کے پڑھنے کے وقت یہ ان معجزات میں سے ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے وصال کے شریف کے بعد ظاہر ہوتے ہیں جس طرح ان کے

آنے سے پہلے ظاہر ہوتے ہیں یہ بتانے کے لئے کہ ان کے آنے کا زمانہ قریب ہے۔ اور تصویر والی حدیث معروف ہے جس کو اہل نظر نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا ہے،

(دلائل النبوۃ لا امام اسماعیل الاصفہانی ص۹۴)

اس سے ثابت ہوا کہ اس کے مکان کا گرنا یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے، جو رسول اللہ ﷺ کے وصال شریف کے بعد ظاہر ہوا، اور آج تک رسول اللہ ﷺ کے معجزات کا ظہور ہو رہا ہے اور تا قیامت ہوتا رہے گا ان شاء اللہ تعالی۔فقیر قادری)

روایت ہشام بن العاص ضعیف ہے

روی المعافی فی الجلیس الصالح من طریق محمد بن ابی بکر الانصاری عن عباده بن صامت قال : بعثنی ابوبکر الی ملک الروم ومعی عمرو بن العاص واخوه هشام بن العاص وعدی بن کعب ونعیم بن عبدالله فخرجنا حتی قدمنا علی جبلة بن الایهم بدمشق ،فذکر قصّة فی ورقتین ، واسناده ضعیفٌ ، وقد اخرجهما البیهقی فی دلائل النبوة من وجه آخر .

معافی نے الجلیس الصالح میں نقل کیا ہے محمد بن ابی بکر الانصاری کے طریق سے وہ عبادہ بن صامت سے وہ فرماتے ہیں کہ ہم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے روم کے بادشاہ کی طرف بھیجا اور میرے ساتھ عمرو بن العاص اور ان کے بھائی ہشام بن العاص، اور عدی بن کعب، نعیم بن عبداللہ تھے جب ہم نکلے تو جبلہ بن الایھم کے پاس دمشق پہنچے پھر انہوں نے یہ سارا قصہ کوئی دو ورقوں میں بیان کیا اور فرمایا کہ اس کی اسناد ضعیف ہے، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل النبوۃ دونوں روایات کو نقل کیا ہے۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (۴۷۸:۴))

حافظ ذہبی کا قول

قلت وقد راجعت کلامه فی ترجمة هشام بن العاص فی

(الاصابة فی تمییز الصحابة (٦: ١٥٤١)فروایة ذکر الروایة من
وجه آخر ، لکنه لم یتعرض للحکم علیهاوقال الحاظ الذهبی
بعد ان ذکر هذة الروایة واشار الی مخرجیهاوهو سندغریب (
سیر اعلام النبلاء (٢: ٤٤٣)وقال بن کثیر : فیمانقله عنه
المتقی الهندی جید الاسناد ورجاله ثقات (کنز العمال
(١٠: ٦٠٩)فی تفسیر ٥ اسناه لاباس به

میں نے کہا میں نے مراجعت کی ہے ہشام بن العاص کے ترجمہ میں الاصابة فی تمییز الصحابہ میں پھر میں نے دیکھا اسی روایت کا ذکر دوسری وجہ سے بھی لیکن اس پر کسی نے حکم نہیں لگایا، اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد اس کے مخرجین کی طرف اشارہ کیا ہے (یہ سند غریب) اور حافظ ابن کثیر نے اس روایت کے متعلق کہا جس کو امام علی متقی ہندی نے نقل کیا ہے کنز العمال میں یہ جید الاسناد ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں اور حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں کہا ہے لاباس بہ)

(تفسیر ابن کثیر (٢: ٣٣٧)

محدثین کے کلام سے واضح ہوا کہ حدیث ہشام بن العاص کی سند ضعیف اور حدیث غریب ہے، (فقیر قادری)

حدیث عبادہ بن الصامت

یہ حدیث تین طرق سے مروی ہے

الطریق الاولی:

اخرجه المعافی بن ذکریافی الجلیس الصالح قال :
حدثناالحسن بن علی بن ذکریاالعدوی ابوسعید البصری قال :
حدثنااحمد بن محمد المکی ابوبکر ، قال حدثنامحمد بن
عبدالرحمن المدینی ، عن محمد بن عبدالواحد الکوفی قال :

حدثنامحمد بن ابی بکر الانصاری عن عبادة بن الصامت وکان
عقبیابدریانقیبا ، انه قال : بعثنی ابوبکر رضی الله عنه الی ملک
الروم یدعوه الی الاسلام ویرغب فیه ،ومعی عمر و بن العاص
بن وائل السهمی وهشام بن العاص بن وائل السهمی ،وعدی
بن کعب ونعیم بن عبیدالله النحام .....وذکرالقصة ومن طریق
المعافی (١)اخرجه ابن العساکر فی ترجمة عدی بن کعب (٢)

ترجمہ: معافی بن ذکریا نے الجلیس الصالح میں نقل کیا ہے کہ ہم کو بیان کیا حسن بن علی بن ذکریا العدوی ابوسعید البصری نے انہوں نے کہا ہم کو بیان کیا احمد بن محمد مکی ابوبکر نے انہوں نے کہا کہ ہم کو بیان کیا محمد بن عبدالرحمٰن مدینی نے انہوں نے محمد بن عبدالواحد سے انہوں نے کہا ہم کو بیان کیا محمد ابی بکر الانصاری سے انہوں نے عبادہ بن الصامت انصاری وہ بیعت عقبہ میں شرکت کرنے والے اور بدری صحابہ ہیں اور نقیب ہیں انہوں نے کہا کہ مجھے بھیجا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے روم کے بادشاہ کی طرف اسلام کی دعوت دینے کے لئے اور اسلام کی طرف رغبت دلانے کے لئے ،اور میرے ساتھ تھے عمرو بن العاص ،ان کے بھائی ہشام بن العاص اور عدی بن کعب اور نعیم بن عبید اللہ النحام پھر سارا قصہ نقل کیا اس روایت کو ابن العساکر بن عدی کعب کے ترجمہ میں بھی نقل کیا ہے۔

(١)الجلیس الصالح (٢١٤-٢١٧) (٢) تاریخ الدمشق (٤٠: ١٥٤-١٥٧)

یہ روایت بھی ضعیف ہے

قلت : وجه ضعفه ان الشیخ المعافی الحسن بن علی العدوی
متروک کماقال الدار القطنی :(١) بل قال فیه ابن عدی یضع
الحدیث ، ویسرق الحدیث ، (٢)

ترجمہ: میں نے کہا اس روایت کے ضعف کی وجہ شیخ معافی حسن بن علی ہے جو کہ

متروک الحدیث ہے جیسا کہ امام دارقطنی نے کہا، بلکہ اس کے بارے میں شیخ عدی نے کہا کہ یہ حدیثیں گھڑتا تھا اور حدیث میں سرقہ کرتا تھا،

(۱) لسان المیزان (۳:۸۱) ترجمہ رقم ۲۳۳۲ (۲) الکامل (۲:۷۵۰)

الطریق الثانیۃ:

اوردہ الحافظ الذہبی من رواية الزبير بن بكّار عن عمه مصعب ابن عبدالله عن ابيه عن جده ، عن ابيه مصعب عن عباده بن الصامت قلت ُ:عبد الله بن مصعب بن ثابت .جدالزبير بن بكّار ضعيف الحديث كماقال ابن معين :(۱)وقال فيه ابوحاتم :شيخ (۲)ابوه مصعب لين الحديث (۳).

ترجمہ: یہ دوسرا طریق ہے جس کو امام ذہبی نے زبیر بکار کی روایت سے نقل کیا ہے ان میں ایک راوی جن کا نام عبداللہ بن مصعب ہیں جو زبیر بن بکار کے دادا ہیں جن کے بارے میں ابن معین نے کہا: ضعیف الحدیث ہیں، اور انہی کے بارے میں ابوحاتم نے کہا: شیخ، اوران کے والد مصعب لین الحدیث ہیں،

(۱) سیر اعلام النبلاء (۲:۴۴۴) (۲) تاریخ بغداد (۱۱:۲۱۵) (۳) الجرح والتعدیل (۵:۱۷۸)

اس سے ثابت ہوا کہ دوسرا طریق بھی ضعیف ہے (فقیر قادری)

الطریق الثالثہ

اوردها الحافظ الذهبی من رواية علی بن حرب الطائی فقال حدّثنا دلهم بن يزيد فقال حدّثنا القاسم بن سويد ،قال حدثنامحمد بن ابی بكر الانصاری عن ايوب بن موسی قال: كان عبادة بن الصامت يحدّث فذكر نحوهُ

ترجمہ: تیسرے طریق کو امام ذہبی رحمہ اللہ نے علی بن حرب طائی سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ہم کو بیان کیا دلھم بن یزید نے انہوں نے کہا ہم کو بیان کیا قسم بن

سوید نے انہوں نے کہا ہم کو بیان کیا محمد بن ابی بکر الانصاری انہوں نے ایوب بن موسی سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ حدیث بیان کیا کرتے تھے پھر اسی کے مثل حدیث بیان کی.

سیر اعلام النبلاء للذہبی (۲:۴۴۴)

طریق ثالث کا حکم

قلت : علی بن حرب الطائی ، صدوق كمافی التقريب (۱)ومن فوقه لم اقف لهم علی ترجمة ، وصيغة ايوب بن موسی صيغة ارسال ، فان كان هوايوب بن موسی ابن عمر و الاموی ،فقد توفی سنة (۱۳۲ او ۱۳۳) (۲)و من اهل الطبقة السادسة عند الحافظ ابن حجر فی التقريب وهم لم يثبت لهم لقاء احد من الصحابة كمانص عليه فی مقدمة (۳)

ترجمہ: میں نے کہا علی بن حرب الطائی صدوق ہیں، جیسا کہ تقریب میں ہے اور جو ان کے اوپر کے رواۃ ہیں مجھے ان کے ترجمہ کی معرفت نہیں ہوئی اور ایوب کا صیغہ ارسال کا صیغہ ہے، پھر یہ ایوب بن موسی کا وصال (۱۳۲ و ۱۳۳) میں ہوا ہے اور یہ چھٹے طبقہ میں سے ہیں حافظ ابن حجر کے نزدیک جیسا کہ انہوں نے تقریب میں کہا ہے ،اور طبقہ سادسہ میں کسی کی بھی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں سے کسی کے ساتھ بھی ملاقات نہیں ہوئی۔

(۱) تقریب التھذیب ص ۴۳۹) رقم الترجمۃ ۴۷۰۱) (۲) الاول ھو مافی التقریب ص ۱۵۸) رقم الترجمہ ۶۲۵) (۳) تقریب التھذیب ص ۱۱۲)

ثالثا: حدیث جبیر بن مطعم

عن عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِی شُرَيْحٍ الْهَرَوِیُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ أَبُو سَعِيدٍ

الرَّبَعِیُّ، قَالَ :حَـدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَعِیدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ :حَـدَّثَتْنِی أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ سَعِیدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْـنِ مُـطْـعِـمٍ، عَـنْ أَبِیهَـا، سَـعِیدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِی :جُبَیْـرَ بْنَ مُطْعِمٍ، یَقُولُ :لَـمَّـا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِیَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَظَهَرَ أَمْرُهُ بِمَکَّةَ، خَرَجْتُ إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا کُـنْـتُ بِبُـصْرَى أَتَتْنِی جَمَاعَةٌ مِنَ النَّصَارَى، فَقَالُوا لِی :أَمِنَ الْحَرَمِ أَنْتَ؟ قُلْتُ :نَعَمْ .قَالُوا :أَفَتَعْرِفُ هَذَا الَّذِی تَنَبَّأَ فِیکُمْ؟ قُلْتُ :نَعَمْ. قَالَ :فَأَخَذُوا بِیَدِی، فَأَدْخَلُونِی دَیْرًا لَهُمْ فِیهِ تَمَاثِیلُ وَصُوَرٌ، فَقَالُوا لِی :انْظُرْ هَلْ تَرَى صُورَةَ هَذَا النَّبِیِّ الَّذِی بُعِثَ فِیکُمْ؟ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ صُـورَتَهُ .قُلْتُ :لَا أَرَى (ص385:) صُـورَتَهُ .فَـأَدْخَـلُونِی دَیْرًا أَکْبَـرَ مِنْ ذَلِکَ الدَّیْرِ، وَإِذَا فِیهِ تَمَاثِیلُ وَصُوَرٌ أَکْثَرُ مِمَّا فِی الدَّیْرِ، فَـقَالُوا لِی :انْـظُـرْ هَـلْ تَـرَى مِـنْ صُـورَتِهِ؟ فَنَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِصَفَةِ رَسُـولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصُورَتِهِ، وَإِذَا أَنَا بِصَفَةِ أَبِی بَکْرٍ وَصُـورَتِـهِ وَهُـوَ آخِـذٌ بِـعَقِـبِ رَسُـولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ , وَقَالُوا لِی :هَـلْ تَرَى صِفَتَهُ؟ قُلْتُ :نَعَمْ .قَالُوا :أَهُوَ هَذَا؟ وَأَشَارُوا إِلَـى صِـفَةِ رَسُـولِ الـلـهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .قُلْتُ :الـلهُمَّ نَعَمْ، أَشْهَـدُ أَنَّهُ هُوَ .قَالُوا :أَتَـعْـرِفُ هَـذَا الَّذِی أَخَذَ بِعَقِبِهِ؟ قُلْتُ :نَعَمْ. قَالُوا :نَشْهَدُ أَنَّ هَذَا صَاحِبُکُمْ وَأَنَّ هَذَا الْخَلِیفَةُ مِنْ بَعْدِهِ

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابی شریح الہروی فرماتے ہیں کہ ہم کو بیان کیا یحی بن محمد صاعد نے انہوں نے کہا کہ ہم کو بیان کیا، عبداللہ بن الشبیب ابی سعید الربعی نے انہوں نے کہا: ہم کو بیان کیا محمد بن عمر بن سعید بن محمد بن جبیر بن مطعم وہ کہتے ہیں: مجھے بیان کیا ام عثمان بنت سعید بن محمد جبیر بن مطعم نے وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں یعنی سعید بن محمد بن جبیر بن مطعم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے.

جب اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا معاملہ مکہ میں ظاہر ہوا تو میں شام کی طرف نکل گیا، جب میں بصری پہنچا تو نصاری کی ایک جماعت میرے پاس آئی، انہوں نے کہا کہ تم حرم سے آئے ہو؟ میں نے کہا ہاں : انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک خانقاہ (دیر عیسائیوں کی خانقاہ کو کہتے ہیں جس میں ان کے راہب وغیرہ رہتے ہیں) لے گئے جس میں مجسمے اور تصویریں تھیں مجھے انہوں نے کہا کہ تم دیکھو کیا ان میں کوئی تصویر اس شخص کی ہے جس نے نبوت کا اعلان کیا ہے؟ میں نے دیکھا تو مجھے کوئی تصویر نظر نہیں آئی، تو میں نے ان کو کہا کہ مجھے تو کوئی تصویر نظر نہیں آئی، تو وہ مجھ کو اس سے بھی بڑی خانقاہ میں لے گئے اس میں تصویریں اس سے بھی زیادہ پڑی ہوئی تھیں، انہوں نے مجھ کو کہا اب دیکھو ان میں کوئی تصویر نظر آتی ہے؟ میں دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک مجھے رسول اللہ ﷺ کی صفت والی تصویر نظر آئی اور ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پیچھے سے پکڑا ہوا ہے، انہوں نے مجھے کہا کیا یہی صفت ہے ان کی جنہوں نے نبوت کا اعلان کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں : انہوں نے کہا کیا یہ وہی ہیں؟ میں نے کہا ہاں، میں نے کہا ہاں یا اللہ تو گواہ ہو جا، انہوں نے کہا کیا تم جانتے اس کو جس نے پیچھے سے پکڑا ہوا ہے میں نے کہا ہاں، تو وہ کہنے لگے یہ تمھارے نبی ﷺ کے خلیفہ ہوں گے ان کے بعد۔

دلائل النبوۃ للبیہقی (۱:۳۸۴_۳۸۵)

یہ روایت ضعیف ہے

وقد ذکر هذه الروایة الحافظ الذهبی فی سیر اعلام النبلاء وقال فی عبدالله بن شبیب ضعیف

ترجمہ حافظ امام ذہبی نے اس روایت کو ذکر کیا اور عبداللہ بن شبیب کے بارے میں کہا کہ یہ ضعیف ہے (سیر اعلام النبلاء (۲:۴۳۹)

یہی روایت امام بخاری سے

وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی التَّارِیخِ، عَنْ مُحَمَّدٍ غَیْرَ مَنْسُوب، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ هَذَا، بِإِسْنَادِهِ هَذَا، عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ :خَرَجْتُ تَاجِرًا إِلَى الشَّامِ، فَلَقِیتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَقَالَ :هَلْ عِنْدَكُمْ رَجُلٌ یَتَنَبَّأُ؟ قُلْتُ :نَعَمْ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَقَالَ: فِیمَا أَتَیْتُمْ؟ فَأَخْبَرَهُ، فَأَدْخَلَنِی مَنْزِلًا لَهُ، فَإِذَا فِیهِ صُوَرٌ ,فَرَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :هُوَ هَذَا؟ قُلْتُ :نَعَمْ .قَالَ :إِنَّهُ لَمْ یَكُنْ نَبِیٌّ إِلَّا كَانَ بَعْدَهُ نَبِیٌّ إِلَّا هَذَا النَّبِیُّ.

ترجمہ: امام بخاری نے تاریخ میں روایت کیا محمد غیر منسوب سے وہ محمد بن عمر اسی سند کے ساتھ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں میں تجارت کے لئے شام گیا میری ملاقات اہل کتاب میں ایک شخص سے ہوئی، اس نے مجھے کہا: کیا وہ شخص تمھارے موجود ہے جس نے نبوت کا اعلان کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں، وہ لوگ مجھے ایک گھر میں لے گئے اسمیں تصویریں موجود تھیں میں اس میں نے رسول اللہ ﷺ کی تصویر دیکھی، اس نے مجھے کہا کیا یہی ہیں وہ جنہوں نے اعلان نبوت کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں، تو اس نے مجھے کہا جب بھی کوئی نبی دنیا میں تشریف لائے ان کے بعد بھی نبی آتے تھے یہ واحد نبی ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں (ﷺ)

(التاریخ الکبیر للبخاری (۱:۱۷۹) (دلائل النبوۃ لاسماعیل الاصفہانی (ص۹۴)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سند بھی نقل کی

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ الْفَارِسِیُّ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْأَصْبَهَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ فَارِسٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ الْبُخَارِیُّ، قَالَ :حَدَّثَنِی مُحَمَّدٌ، قَالَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ فَذَكَرَهُ

(التاریخ الکبیر للبخاری (۱:۱۷۹) دلائل النبوۃ للبیہقی (۱:۳۸۴-۵۱۳)

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں

قال الطبرانی فی الاوسط : لایروی ھذاالحدیث عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ الابھذاالاسناد ، تفرّد بہ : محمد بن ورّاق الحمیدی (۱) .وقال الھیثمی فی مجمع الزاوئد رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط وفیہ من لم اعرفھم (۲)

ترجمہ امام طبرانی نے اوسط میں نقل کیا کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ والی روایت صرف اسی سند کے ساتھ مروی ہے محمد بن وراق نے اس میں تفرد کیا ہے. اور امام الھیثمی نے مجمع الزوائد میں نقل کیا کہ امام طبرانی نے اس روایت کو معجم الکبیر اور اوسط میں نقل کیا ہے.

(۱) المعجم الاوسط (۸:۱۴۸) (۲) مجمع الزوائد (۸:۲۳۳)

الطریق الثانی لحدیث جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ

اس حدیث پاک میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے شام جانے کا اور سبب ذکر ہوا ہے اور یہ حدیث پاک اس سے زیادہ طویل ہے

حَدَّثَنَا الْمِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ الْمِصْرِیُّ، ثنا أَبُو الْأَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، أَنَا ابْنُ لَهِیعَةَ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی حَبِیبٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ یَحْیَى، عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ :كُنْتُ أَكْرَهُ أَذَى قُرَیْشٍ، رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا ظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَیَقْتُلُوهُ، خَرَجْتُ، حَتَّى لَحِقْتُ بِدَیْرٍ مِنَ الدَّیْرَاتِ، فَذَهَبَ أَهْلُ الدَّیْرِ، إِلَى رَأْسِهِمْ، فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ :لَهُ حَقُّهُ الَّذِی یَنْبَغِی لَهُ ثَلَاثًا، فَلَمَّا مَرَّتْ ثَلَاثٌ رَأَوْهُ، لَمْ یَذْهَبْ فَانْطَلَقُوا إِلَى صَاحِبِهِمْ، فَأَخْبَرُوهُ (ص 145:)، فَقَالَ :قُولُوا لَهُ قَدْ، أَقَمْنَا لَكَ حَقَّكَ الَّذِی یَنْبَغِی لَكَ، فَإِنْ كُنْتَ وَصِیًّا، فَقَدْ ذَهَبَ وَصِیَّتُكَ، وَإِنْ

كُنتَ وَاصِلًا، فَقَدْ نَالَكَ أَنْ تَذْهَبَ إِلَى مَنْ تَصِلُ، وَإِنْ كُنتَ تَاجِرًا، فَقَدْ نَالَكَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى تِجَارَتِكَ، فَقَالَ :مَا كُنْتُ وَاصِلًا، وَلَا تَاجِرًا، وَمَا أَنَا بِنَصِيبٍ، فَذَهَبُوا إِلَيْهِ، فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ : إِنَّ لَهُ لَشَأْنًا، فَسَلُوهُ مَا شَأْنُهُ، قَالَ :فَأَتَوْهُ، فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ :لَا، وَاللهِ إِلَّا أَنِّي فِي قَرْيَةِ إِبْرَاهِيمَ، وَابْنُ عَمِّي، يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَآذَوْهُ قَوْمُهُ، وَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَقْتُلُوهُ، فَخَرَجْتُ لِأَنْ لَا أَشْهَدَ ذَلِكَ، قَالَ :فَذَهَبُوا إِلَى صَاحِبِهِمْ، فَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِي قَالَ :هَلُمُّوا، فَأَتَيْتُهُ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ، قَصَصِي، وَقَالَ :تَخَافُ أَنْ يَقْتُلُوهُ؟ قُلْتُ :نَعَمْ قَالَ :وَتَعْرِفُ شَبَهَهُ لَوْ تَرَاهُ مُصَوَّرًا؟، قُلْتُ :نَعَمْ، عَهْدِي بِهِ مُنْذُ قَرِيبٍ، فَأَرَاهُ صُوَرًا مُغَطَّاةً، فَجَعَلَ يَكْشِفُ صُورَةً صُورَةً، ثُمَّ يَقُولُ :أَتَعْرِفُ؟ فَأَقُولُ :لَا، حَتَّى كَشَفَ صُورَةً مُغَطَّاةً، فَقُلْتُ :مَا رَأَيْتُ أَشْبَهَ شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الصُّورَةِ بِهِ، كَأَنَّهُ طُولُهُ، وَجِسْمُهُ، وَبُعْدَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، قَالَ :قَالَ :فَتَخَافُ أَنْ يَقْتُلُوهُ؟ قَالَ :أَظُنُّهُمْ قَدْ فَرَغُوا مِنْهُ، قَالَ : وَاللهِ لَا يَقْتُلُوهُ، وَلَيَقْتُلَنَّ مَنْ يُرِيدُ قَتْلَهُ، وَإِنَّهُ لَنَبِيٌّ، وَلَيُظْهِرَنَّهُ اللهُ، وَلَكِنْ قَدْ وَجَبَ حَقُّهُ عَلَيْنَا، فَامْكُثْ مَا بَدَا لَكَ وَادْعُ بِمَا شِئْتَ، قَالَ :فَمَكَثْتُ عِنْدَهُمْ حِينًا ثُمَّ، قُلْتُ :لَوْ أَطَعْتُهُمْ، فَقَدِمْتُ مَكَّةَ، فَوَجَدْتُهُمْ قَدْ أَخْرَجُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ، قَامَتْ إِلَيَّ قُرَيْشٌ، فَقَالُوا :قَدْ تَبَيَّنَ لَنَا أَمْرُكَ، وَعَرَفْنَا شَأْنَكَ، فَهَلُمَّ أَمْوَالَ الصِّبْيَةِ الَّتِي عِنْدَكَ أَسْتَوْدَعَكَهَا أَبُوكَ؟، فَقُلْتُ :مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ هَذَا حَتَّى تُفَرِّقُوا بَيْنَ رَأْسِي، وَجَسَدِي، وَلَكِنْ دَعُونِي أَذْهَبُ فَأَدْفَعُهَا إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا :إِنَّ عَلَيْكَ عَهْدَ اللهِ، وَمِيثَاقَهُ أَنْ لَا تَأْكُلَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ :فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، وَقَدْ بَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي فِيمَا يَقُولُ :إِنِّي لَأَرَاكَ جَائِعًا، هَلُمُّوا

طَعَامًا، قُلْتُ :لَا آكُلُ حَتَّى أُخْبِرَكَ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ آكُلَ أَكَلْتُ، قَالَ :فَحَدَّثْتُهُ بِمَا أَخَذُوا عَلَيَّ، قَالَ :فَأَوْفِ بِعَهْدِ اللهِ، وَلَا تَأْكُلْ مِنْ طَعَامِنَا، وَلَا تَشْرَبْ مِنْ شَرَابِنَا

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتے تو مجھ کو بہت زیادہ تکلیف ہوتی تھی، جب مجھے یہ گمان ہوا کہ کہیں یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو شہید نہ کر دیں تو میں عیسائی راہبوں کی خانقاہ میں چلا گیا خانقاہ والے اپنے سردار کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ یہ مہمان ہے اس کے لئے تین دن تو یہاں رہنا مناسب ہے اور وہ اس کا حق بھی ہے، جب تین دن گزر گئے انہوں نے دیکھا کہ میں وہاں سے گیا نہیں ہوں تو انہوں نے اپنے راہب کو کہا کہ وہ تو ابھی تک ادھر ہی ہے ، راہب نے کہا اس کو کہو ہم نے تجھے تین قیام کرایا جو تیرا حق تھا اب اگر تو وصی ہے تو تیری وصیت ہوگئی ہے، اگر تو تاجر ہے تو جا تجارت کر، اگر کہیں اور جانا ہے تو پھر بھی چلا جا، میں نے ان کو کہا کہ میں نہ تو تاجر ہوں اور نہ میں نے کہیں جانا ہے۔

راہب نے کہا کہ اس کو کوئی پریشانی ہے، اس سے پوچھو کیا پریشانی ہے؟ جب وہ میرے پاس آئے تو میں نے ان کو بتایا کہ مجھے سوائے اس کے کوئی پریشانی ہے کہ میرے چچا کے بیٹے نے اعلان کیا ہے کہ وہ نبی ہے تو اس کی قوم کے لوگ اس کو بہت تکلیف دیتے ہیں اب مجھے خوف لاحق ہوا ہے کہ کہیں ان کو شہید نہ کر دیں اور اس لئے وہاں سے نکل آیا ہوں تا کہ جب وہ یہ کام کریں تو میں ان میں موجود نہ ہوں، وہ لوگ گئے جا کر انہوں نے اپنے راہب کو اطلاع دی جو میں نے ان کو بتایا تھا، تو راہب نے مجھے بلایا، میں جب اس کے پاس آیا تو اس کو سارا قصہ سنایا، تو اس نے کہا کیا تجھ کو خوف ہے کہ کہیں ان کو شہید نہ کر دیں؟ میں نے کہا ہاں، اس نے کہا: کیا تم کو ان کو پہچان لو گے؟ اگر ان کی شبیہ دکھا دیں تو؟ میں نے کہا ہاں ضرور پہچان لوں گا کیونکہ میں ابھی تو دیکھ کر آیا ہوں ، اس نے کچھ تصویریں نکالیں جن کو کپڑے میں ڈھانپا ہوا تھا، اس نے تصویریں

کھولنا شروع کیں اور ساتھ ساتھ مجھ پوچھتا بھی کیا پہچان رہے ہو؟ میں کہتا کہ نہیں ، یہاں تک کہ اس نے کھولا ایک تصویر کو میں نے اس جیسی شبیہ نہیں دیکھی تھی ، گویا کہ اس کی لمبائی ، اس کا جسم ، اور اس کے کندھوں کے درمیان بعد (سبحان اللہ) اس نے کہا کیا تم کو ان کے بارے میں خوف ہے کہ ان کو لوگ شہید نہ کردیں؟ وہ کہنے لگا اللہ کی قسم وہ ان کو شہید نہیں کر سکتے بلکہ اللہ کی قسم وہ جس کو قتل کرنا چاہیں گے اس کو ضرور قتل کریں گے ، اور بے شک وہ نبی ہیں اور اللہ تعالی ان کو ضرور غلبہ عطا فرمائے گا ، لیکن ان کا حق ہے ہمارے اوپر اب جتنا چاہے یہاں قیام کر اور جس کو چاہے بلالے ، میں کچھ عرصہ وہاں رُکا رہا پھر وہاں سے مکہ آ گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت فرما گئے ہیں ، میں جیسے ہی مکہ پہنچا تو مجھے قریش نے پکڑ لیا تو انہوں نے کہا کہ ہم کو سارا معاملہ معلوم ہو گیا ہے اور جو تیرا اردہ ہے وہ بھی ہم جان چکے ہیں ، انہوں نے کہا کہ وہ مال لاؤ جو تم کو تمھارے والد نے نبی کا مال ودیعت رکھا تھا میں نے کہا کہ میرا سر اور جسم علیحدہ علیحدہ کردو پھر بھی میں ایسا نہیں کروں ، لیکن مجھے چھوڑ دو میں جاؤں اور اس کو خود ہی دے دوں انہوں نے مجھ سے اللہ تعالی کا عہد لیا اور وعدہ لیا کہ تم ان کے کھانے سے کچھ نہ کھاؤ گے اور نہ ہی کچھ پیو گے ، میں نے ان سے وعدہ کرلیا

فرماتے ہیں کہ میں جب مدینہ منورہ آیا تو رسول اللہ ﷺ کو میری خبر مل چکی تھی تو کریم آقا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو بھوک لگی ہے اسکو کھانا دو ، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو ایک خبر دیتا ہوں پھر آپ فرمائیں گے تو ضرور کھالوں گا ، پھر میں نے وہ سارا قصہ سنایا جو انہوں نے مجھ سے قسم لی تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی کا وعدہ پورا کرو اور نہ تو ہمارا کھانا کھاؤ اور نہ ہی پانی پیو۔

(المعجم الکبیر (۲:۱۴۴)

یہ روایت بھی ضعیف ہے

قال الامام الهيثمی فی مجمع الزوائد، رواه الطبرانی عن شيخه مقدام بن دائود ،ضعّفه النسائی .

امام ہیثمی نے مجمع الزوائد میں فرمایا کہ اس روایت کو امام طبرانی نے اپنے شیخ مقدام بن داؤد سے المعجم میں نقل کیا ہے ، اور امام نسائی نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مجمع الزوائد (۸:۲۳۳)

رابعا: مرسل موسی بن عقبہ

اخرجه ابو نعيم فی دلائل النبوة قال : حدثناعبدالله بن محمد بن جعفر حدثناعبدالرحمن بن الحسن حدثنامسعود بن يزيد القطعان قال : حدثناابو دائود ، قال : حدثناعباد بن يزيد عن موسی بن عقبه القرشی ، ان هشام بن العاص ونعيم بن عبدالله ورجلاآخر قدسمّاه بعثوا الی ملک الروم زمن ابی بکر صديق رضی الله عنه...... وهو مرسل ،

ترجمہ : امام ابو نعیم نے دلائل النبوۃ میں نقل فرمایا فرماتے ہیں ہم کو بیان کیا عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ، انہوں نے کہا ہم کو بیان کیا عبد الرحمٰن بن الحسن نے انہوں نے کہا ہم کو بیان کیا مسعود بن یزید القطعان نے انہوں نے کہا ہم کو بیان کیا ابوداؤد نے انہوں نے کہا ہم کو بیان کیا عباد بن یزید نے وہ موسی بن عقبہ القرشی سے روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن العاص اور نعیم بن عبداللہ اور ایک اور شخص جن کا نام بھی لیا ہے انہوں ان کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مبارک زمانے میں شام بھیجا گیا ....اور یہ روایت مرسل ہے

(دلائل النبوۃ لابی نعیم (۱:۵۰) رقم الحدیث ۱۳)

وہ تصویریں اللہ تعالی نے نازل فرمائی تھیں

فهذه بعض الروايات الوارد فيهاذكر صور الانبياء عليهم السلام ومنهاوصورة نبيناﷺ وكلهاكمارايت واقعة فى اهل الكتاب وفى رواية اسماعيل الاصفهانى عن القفّال تصريح بان مصدر تلك الصورِ وهو الله تعالى انزلهاعلى سيدناآدم عليه السلام ثم صور عنهادانيال عليه السلام وهواحد انبياء الله تعالى ،قال الامام نووى فى تهذيب الاسماء وهو ممن اعطاه الله تعالى الحكمة والنبوة وكان فى ايام بختنصّر

ترجمہ: یہ ساری روایات جوذکر کی گئی ہیں جن میں انبیاء کرام اور رسول اللہ ﷺ کی تصویر کاذکر تھاجیساکہ تم نے ان سب واقعات سے اندازہ لگالیاہوگااور اسماعیل الاصفہانی کی روایت میں تو صراحت ہے کہ ان تصویروں کونازل فرمانے والا اللہ تعالی تھاپھر حضرت دانیال علیہ السلام نے ان کی تصویریں بنائیں ،حضرت دانیال علیہ السلام بھی اللہ تعالی کے انبیاء کرام علیھم السلام میں سے تھے ،امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایااپنی کتاب تہذیب الاسماء میں کہ یہ حضرت دانیال علیہ السلام وہ ہیں کہ اللہ تعالی نے ان کوحکمۃ ونبوت سے نوازاتھااور یہ بختنصر کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔

تہذیب الاسماء واللغات (۱:۱۷۹)

الامرالاول

ایک دلیل کارد:

روى الازرقى فى اخبارمكه ،ان رسول الله ﷺ امر ان تمحى الصورُ فى الكعبةِ الّاماكان من صورة سيدناعيسى عليه السلام ، وامه الصديقةِ مريم عليهاالسلام .

ترجمہ: ازرقی نے اخبار مکہ میں روایت کیاہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے اندر موجود سب تصویروں کومٹانے کاحکم دیاسوائے حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم صدیقہ کی تصویروں کے۔

اخبار مکہ (۱:۱۶۵)

الجواب : واقول : ماروا ه الازرقى فى ذلك ،باطل من وجهين ، اولهما: ان الازرقى ساق بسنده فى ذلك روايات ثلاث .

قال فى الاولى منهاحدثنى جدّى ،قال : حدثناداؤد بن عبدالرحمن ، قال : اخبرنى بعض الحجبة ،عن مسافع بن شيبه بن عثمان : ان النبى ﷺ قال : ياشيبه ، امح كل صورة فيه الاماتحت يدى . قال ورفع يداه عن عيسى بن مريم وامه عليهماالسلام .

ترجمہ: میں کہتاہوں کہ جوازرقی نے روایت کیاہے وہ دووجہوں سے باطل ہے ،سب سے پہلی یہ کہ ازرقی نے اپنی سند کے ساتھ تین روایات نقل کی ہیں،

پہلی روایت: مجھ سے بیان کیامیرے دادانے ،انہوں نے کہاہم کوبیان کیاداوٗد بن عبدالرحمن نے انہوں نے کہا: ہم کوبیان کیابعض حجبۃ نے وہ مسافع بن شیبہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ اے شیبہ: کعبہ میں جتنی تصویریں ہیں سب کومٹادو،سوائے ان کے جومیرے ہاتھ کے نیچے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اپناہاتھ مبارک اٹھایاتو وہ حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم سلام اللہ علیھا کی تصویریں تھیں۔

اخبار مکہ (۱:۱۶۸)

اس کا جواب:

قلت : هومرسل ، وفيه مبهم ، وقد رواه البغوى ،(١)وابن قانع (٢) وابن عساكر (٣) بنحوه من غير استثناء صورة عيسى وامه

علیھما السلام .

ترجمہ: میں نے کہا یہ روایت مرسل ہے، اور اس میں مبھم ہے، اس کو امام بغوی نے روایت کیا ہے، اور ابن قانع نے، اور ابن عساکر نے بغیر استثناء کئیے حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کی والدہ کی تصویر کے،

(۱) معجم الصحابہ (۳:۲۹۲) (۲) معجم الصحابہ (۱:۳۳۵) (۳) تاریخ دمشق (۲۳:۲۵۰)

دوسری روایت:

وقال فی الثانیة : حدثنی جدی عن سعید بن سالم ، قال : حدثنایزید بن عیاض ابن جعدبة ، عن ابن شهاب ، ان رسول الله ﷺ دخل الکعبة یوم الفتح وفیهاصور الملائکة وغیرهمافرأه صورة ابراهیم ،فقال : قاتلهم الله تعالی جعلوه شیخایستقسم بالازلام ، ثم رای صورة مریم فوضع یده علیها ،وقال : امح مافیهامن الصور الاصورة مریم ،

ترجمہ: دوسری روایت میں نے انہوں نے کہا: مجے بیان کیا میرے دادا نے وہ سعید بن سالم سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے کہا ہم کو بیان کیا یزید بن عیاضبن جعدبہ نے وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں، کہ جب رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے فرشتوں کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویریں دیکھیں ،تو فرمایا اللہ تعالی مارے ان کو، انہوں نے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پانسوں سے قسمت کا حال معلوم کرنے والا بنا دیا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے دیکھا حضرت مریم کی تصویر کو تو آپ نے اس پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور فرمایا سب کو مٹا دو سوائے مریم کی تصویر کے

اخبار مکہ (۱:۱۶۸) اس کا جواب:

ڈاکٹر امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی قبلہ فرماتے ہیں

قلتُ : هو مرسل کماقال الذهبی (۱)وفیه یزید بن عیاض بن

جعدبه وهو ضعیف جدًا، بل رُمِیَ باالکِذبِ (۲)

ترجمہ: میں نے کہا کہ یہ روایت بھی مرسل ہے، جیسا کہ امام ذہبی نے کہا ہے کہ اس میں یزید بن عیاض ہے جو کہ بہت زیادہ ضعیف ہے بلکہ اس پر تو کذب کا الزام بھی ہے،

(۱) سیر اعلام النبلاء (۲:۶۹) (۲) تہذیب التھذیب (۱۱:۳۵۲_۳۵۳)

تیسری روایت:

اخبرنی محمد بن یحیی، عن الثقة عنده ، عن ابن اسحاق ، عن حکیم بن عباد بن حنیف وغیره من اهل العلم ، ان قریشا کانت جعلت فی الکعبة صورافیهاعیسی بن مریم علیهما السلام . قال ابن شهاب :قالت اسماء بنت شقر : ان امرأة من غسّان حجّت فی حاج العربِ ، فلمارأت صورة مریم فی الکعبة ، قالت ـ: بابی وامی انک لعربیة فامررسول الله ﷺ ان یمحو اتلک الصورِ ، الاماکان من صورة عیسی ومریم.

ترجمہ: مجھے خبر دی محمد بن یحیی نے ثقہ لوگوں سے وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے وہ حکیم بن عباد بن حُنیف سے اور ان کے علاوہ اہل علم سے کہ قریش نے کعبہ میں تصویریں بنائی ہوئی تھیں جن میں حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم سلام اللہ علیھا کی تصویر بھی تھی. ابن شہاب کہتے ہیں کہ اسماء بنت شقر نے کہا کہ ایک عورت غسان کی رہنے والی جب حج کرنے آئی تو اس نے جب حضرت مریم کی تصویر دیکھی تو کہنے لگی میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ تو عربیہ ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ سب تصویروں کو مٹا دو سوائے عیسی علیہ السلام اور حضرت مریم سلام اللہ علیھا کی تصویر کے۔

اخبار مکہ (۱:۱۶۹)

اس روایت کا حکم

ڈاکٹر امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی فرماتے ہیں کہ:

قلت : هو مرسل ايضاقال الذهبى (١) وفيه مبهم ،وابن اسحاق مدلّس وقدرواه بالعنعنة . وحكيم بن عباد هو حكيم بن حكيم بن عباد بن حنيف .

ترجمہ: میں نے کہا کہ یہ روایت بھی مرسل ہی پہلی روایت کی طرح، امام ذہبی نے فرمایا اس میں مبهم ہے، اور ابن اسحاق تدلیس کرنے والا ہے اور عنعنہ کے ساتھ روایت کرتا ہے، اور حکیم بن عباد یہ حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف ہے۔

(۱) سیر اعلام النبلاء (۶۹:۱) (۲) تہذیب التھذیب (۴۴۸:۲)

دوسری وجہ ازرقی کی روایت کے بطلان کی:

انه شاذٌ لمخالفته النصوص الصحيحة الصّريحة في تحريم تصوير ذات الروح واتخاذ صورة ذلك ،وعلمت َانكارَه ﷺ على سيدة عائشة صديقة اتخاذِهاستراً فيه صورةٌ ،وعلمت َ ايضاان البيت الذى فيه صورة ُلاتدخله ُالملائكة ُ، فكيف يُبقى النبى ﷺ على صورةٍ فى بيت ِ الله المعظّم ِ؟!

ترجمہ: یہ روایت شاذ ہے اس کے نصوص صریحہ صحیحہ کے مخالف ہونے کی وجہ سے کیونکہ ذی روح چیز کی تصویر کا حرام ہونا معلوم ہو گیا ہے،

اور تم نے یہ بھی جان لیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود انکار فرمایا ہے جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تصویر والا پردہ لگایا تھا، اور تم نے یہ جان لیا ہے جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے تو پھر رسول اللہ ﷺ فرما سکتے تھے کہ باقی سب تصویریں مٹادو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کی تصویر رہنے دو؟ اور وہ بھی کعبہ معظّمہ میں؟! (فتوی فی حرمۃ تصویر الانبیاء (۴۴)

ازرقی کی دوسری روایت:

ازرقی نے دو روایات ایک عطا بن ابی رباح سے جبکہ دوسری عمرو بن دینار سے نقل کی ہے

عطا بن ابی رباح کی روایت میں بھی یہ ہے کہ وہ تصویریں حضرت عبداللہ بن زبیر کے دور مبارک تک باقی تھیں اور عمرو بن دینار کی روایت ملاحظہ فرمائیں

وروى الازرقى عن عمرو بن دينار قال : ادركتُ فى بط ن الكعبة قبل ان تُهدَم تَمثال عيسى بن مريم وامه .

ترجمہ: ازرقی نے عمرو بن دینار سے رُوایات کیا ہے کہ میں نے خود کعبہ کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے مجسمے دیکھے ہیں ان کے گرنے سے پہلے۔

اخبار مکہ (۱۶۸:۱)

اس روایت کا جواب:

قال الحافظ بن حجر رحمه الله اماحديث اسامه : ان النبى ﷺ دخل الكعبة فرأى صورة ابراهيم عليه السلام فدعابماء فجعل يمحوهاوقد تقدم فى الحج فهومحمول ُعلى انه بقيت بقية خفى على من محاهااولاً .

امام بن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اور حدیث اسامہ جس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے ابراہیم علیہ السلام کی تصویر کی دیکھی پھر پانی منگوایا اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ خود مٹانے لگے جیسا کہ کتاب الحج میں گزر چکا ہے، باقی رہی یہ بات کہ وہ تصویر جو بعد میں بھی موجود رہی تھیں یہ محمول ہے اس بات پر کہ جو مٹانے کے بعد بچ گئی تھی وہ تھی۔ (یعنی جان بوجھ کر نہیں چھوڑی گئی تھی)

فتح الباری (۲۱:۸)

اس ساری بحث سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیھم السلام کی تصاویر کو بنانا حرام اور ان کو اپنے پاس رکھنا حرام ہے جب کوئی شخص ان کو دیکھے تو اس پر واجب ہے کہ ان کا انکار کرے اور ان کو ختم کرنے کی کوشش کرے جتنی اسکو طاقت ہو مسلمان حکمرانوں پر فرض ہے کہ ان کو منع کریں اور اس طرح کی تصویریں پھیلانے کے تمام راستے مسدود کریں اگر انبیاء کرام علیھم السلام کی تصاویر اھل کتاب کے پاس تھیں تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی تصاویر بنانا شروع کر دیں نعوذ باللہ تعالی۔

ڈاکٹر امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی نے یہ رسالہ ربیع الاول سنہ ۱۴۳۳ خمیس کے دن مکمل کیا اس کا ترجمہ وتلخیص رجب المرجب ۱۴۳۸ بروز منگل بمطابق ۲۰۱۷-۱۸-۴ پورا ہوا یہ کتاب شروع مکہ مکرمہ میں کی تھی اور کچھ حصہ مدینہ منورہ میں لکھا اور مکمل پاکستان میں ہوئی اللہ تعالی اپنی پاک بارگاہ میں اس کو قبول فرمائے اور تمام مسلمانوں کے لئے ذریعہ نجات بنائے

ماخذ ومراجع

اخبار مکہ: لحافظ محمد بن عبداللہ الازرقی، تحقیق رشدی ملحس، دار الاندلس بیروت۔

الاصابۃ فی تمییز الصحابہ: لحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، تحقیق علی البجاوی، دار الجیل بیروت، ط۱، ۱۴۱۲ھ

الاعلام بقواطع الاسلام : الامام احمد بن محمد بن حجر الھیثمی، تحقیق، د، محمد الخمیس دار ایلاف دولیۃ الکویت،

الالمام بمسائل الاعلام : علامہ بن احمد بن عبد الرزاق الرشیدی، تحقیق محمد بن الطالبی، مکتبۃ السنۃ القاہرۃ، ط۱، ۱۴۲۰ھجری

تاریخ الاسلام : لحافظ محمد بن احمد الذہبی، تحقیق عمر عبد السلام التدمری، دار الکتاب العربی بیروت، ط۲، ۱۴۱۳ھجری

تاریخ الکبیر: للامام محمد بن اسماعیل البخاری، دائرۃ المعارف الثمانیۃ حیدراباد، باشراف محمد عبد المعید خان

تاریخ بغداد: للحافظ احمد بن علی الخطیب البغدادی، تحقیق، د، بشار عواد معروف، دار الغرب الاسلامی بیروت ط۱، ۱۴۲۲ھجری

تاریخ دمشق: للحافظ علی بن الحسن ابن العساکر، تحقیق عمرو بن الغرامۃ العمروی، دار الفکر ۱۴۱۵ھجری

تفسیر القرآن العظیم : للحافظ ابن کثیر ، موسسۃ الریان ، بیروت ودار بن حزم بیروت

تقریب التھذیب: للحافظ احمد بن علی ابن حجر العسقلانی، تحقیق الشیخ محمد عوامہ دار الیسر المدینۃ المنورۃ ودار المنھاج جدہ ، ط۸، ۱۴۳۹ھجری

تھذیب الاسماء واللغات: للامام یحیی شرف النووی، صحح ونشرہ شرکۃ العلماء بمساعدہ

ادارة الطباعة المنيرية ،تصوير دار الكتب العلمية بيروت

تهذيب التهذيب: الحافظ احمد بن على ابن حجر العسقلانى م ،مطبعة ، دائرة المعارف النظامية الهند ،ط١، ١٣٢٦ هجر ى

الجرح والتعديل: للحافظ عبدالرحمٰن بن محمد ابن ابى حاتم ،مجلس دائرة المعارف العثمانيه حيدر آباد دكن الهند ودار احياء التراث العربى بيروت ط١، ١٢٧١ هجر ى

الجليس الصالح : الجليس الصالح الكافى والانيس الناصح الشافعى ، الحافظ المعافى بن ذكريا النهر اوانى، تحقيق عبدالكريم الجندى، دار الكتب العلميه ، بيروت، ط١، ١٤٢٦ هجر ى،

دلائل النبوة : للامام احمد بن الحسين البيهقى ، تحقيق د ، عبدالمعطى قلعجى ، دار الكتب العلميه ودار الريان للتراث ط ١٤٠٨ هجر ى،

دلائل النبوة : للحافظ احمد بن عبدالله ابى نعيم الاصبهانى، تحقيق د، محمد رواس قلعه جى وعبدالبر عباس، دار النفائس بيروت ط ١٤٠٦ هجرى،

دلائل النبوة : للحافظ اسماعيل بن محمد الاصبهانى ، تحقيق محمد الحداد ، دار طيبه الرياض ، ط ١، ١٤٠٩ هجر ى

السنن الكبرى: الامام احمد بن الحسين البيهقى ، دار المعرفة بيروت

السنن: الامام سليمان بن الاشعث ابى داوٗد، دار الفقه

سير اعلام النبلاء : الحاظ امام محمد بن احمد الذهبى ، تحقيق مجموعه باشراف الشيخ شعيب الارنوؤط ، موسسة الرسالة ، ط٣، ١٤٠٥ هجر ى

شرح صحيح مسلم: الامام يحيى شرف النووى، تصوير دد الكتب العلميه ،

الشفاء: بتعريف حقوق المصطفى ﷺ الامام القاضى عياض بن موسىٰ، تحقيق عبده كوشك ، مكتبة الغزالى، دمشق ودار الفيحاء بيروت ط١، ١٤٢٩ هجر ى

صحيح ابن حبان: الامام محمد بن الحبان البستى ، تحقيق شعيب الارنوؤط ، موسسة الرسالة ، بيروت، ط٢، ١٤١٤ هجر ى،

صحيح البخارى : الامام محمد بن اسماعيل البخارى ، المطبوع مع شرح فتح البارى ، تحقيق عبدالعزيز بن باز، ترقيم محمد فواد عبدالباقى ، دار الكتب العلميه بيروت، ط١، ١٤١٠ هجر ى،

صحيح المسلم : الامام مسلم بن الحجاج ، المطبوع مع شرح الامام النووى ، تصوير دار الكتب العلميه بيروت،

فتاوى السبكى : الامام على بن عبدالكافى السبكى ، دار المعارف ،

فتح البارى شرح صحيح البخارى: الحافظ احمد بن على ابن حجر العسقلانى، تحقيق عبدالعزيز بن باز وترقيم محمد فواد عبدالباقى : دار الكتب العلميه بيروت، ط١، ١٤١٠ هجر ى،

الكامل فى ضعفاء الرجال: الحافظ عبدالله بن عدى ، الجرجانى ، دار الفكر،

كنز العمال: للمحدث المتقى الهندى، تحقيق بكرى حيانى وصفوة السقاء ، موسسة الرسالة ط٥، ١٤٠١ هجر ى

لسان الميزان: الحافظ احمد بن على ابن حجر العسقلانى، تحقيق دائرة المعارف النظاميه الهند نشر موسسة العلمى المطبوعات بيروت ط٢، ١٣٩٢٠ هجر ى،

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الحافظ نور الدين على بن ابى بكر الهيثمى ، تحقيق حسام الدين القدسى ، مكتبة القدسى القاهره ١٤١٤ هجر ى،

المسند : الامام احمد بن حنبل، تحقيق الشيخ شعيب الارنوؤط وعادل مرشد، موسسة الرسالة ، ط١، ١٤٢١ هجر ى،

المسند : الحافظ سليمان بن داوٗد ابى داوٗد الطيالسى ، تحقيق د ، محمد بن عبدالمحسن التركى ، دار الهجر مصر ط١، ١٤١٩ هجر ى،

المصنف : الحافظ عبدالله بن محمد بن ابى شيبه، تحقيق الشيخ محمد عوامه ، دار القبلة جده ، موسسة علوم القرآن دمشق ط١ ، ١٤٢٧ هجر ى

المجمع الاوسط : الحافظ سليمان بن احمد الطبرانى ، تحقيق طارق بن عوض الله وعبدالمحسن بن ابراهيم الحسينى دار الحرمين القاهره

مجمع الصحابہ: الحافظ عبداللہ بن محمد البغوی، تحقیق محمد الامین بن محمد، مکتبۃ دار البیان الکویت ط ۱، ۱۴۲۱ ھجری

المجع الکبیر: الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی تحقیق حمدی السّلفی، مکتبۃ ابن تیمیہ دالفکر ط ۲)

مختصر فی سیرۃ النبی ﷺ: للحافظ شرف الدین الدمیاطی، (ت ۷۰۵ ھجری) نسخہ مکتبۃ الاحقاف بتریم بالیمن، مجموعہ ابن سھل،

احکام اھل الملل: من الجامع لمسائل الامام احمد بن حنبل لابی بکر الخلال (ت ۳۱۱ ھجری) تحقیق سید کسروی حسن، دار الکتب العلمیہ بیروت، ط ۱، ۱۴۱۴ ھجری بمطابق ۱۹۹۴ء

تاریخ طبری: تاریخ الامم والملوک

تفسیر القرآن: لامام عبد الرزاق الصنعانی الیمنی (ت ۲۱۱ ھجری) تحقیق الدکتور مصطفی مسلم محمد مکبۃ الرشد الریاض ط ۱، ۱۴۱۰ ھجری بمطابق ۱۹۸۹ء

سبل الھدی الرشاد فی سیرۃ خیر العباد: للامام محمد بن یوسف الصالحی الشامی (ت ۹۴۲ ھجری) تحقیق عادل عبد الموجود وعلی معوض، دار الکتب العلمیہ بیروت ط ۱، ۱۴۱۴ ھجری بمطابق ۱۹۹۳ء،

سنن ابن ماجہ: (ت ۲۷۵) تحقیق وترقیم محمد فواد عبد الباقی مصورۃ المکتبۃ العلمیہ بیروت طبع مصر دون تاریخ

سنن ابی داؤد: (ت ۲۷۵) تحقیق محمد محی الدین عبد الحمید مصورۃ دار الفکر بیروت عن الطبع المصریہ دون تاریخ

سنن دار قطنی: مصورۃ عالم الکتب بیروت عن الطبعۃ الاولی ط ۳، ۱۴۱۳ ھجری بمطابق ۱۹۹۳ء

السنن الصغیر: للحافظ البیھقی (ت ۴۵۸) تحقیق عبد السلام عبد الشافی احمد قبانی، دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۲

السنن الکبیر: للحافظ البیھقی (ت ۴۵۸) مصورۃ دار لمعارفۃ بیروت عن الطبعۃ الاولی لدائرۃ المعارف العثمانیہ بحیدر آباد الھند سنہ ۱۳۵۵ ھجری

سنن نسائی: (ت ۳۰۳) بشرح السیوطی وحاشیہ السندی مصورۃ دار احیاء التراث العربیہ بیروت عن طبعۃ المطبعۃ المصریۃ القاھرہ دون تاریخ

السیر والمغازی: لمحمد بن اسحاق (ت ۱۵۱ ھجری) تحقیق الدکتور سھیل زکار، دار الفکر بیروت ط ۱، ۱۳۹۸ ھجری بمطابق ۱۹۷۸

السیرۃ النبویۃ: لابن ہشام المعافری (ت ۲۱۸) تحقیق مصطفی السقا وابراھیم الابیاری وعبد الحفیظ شلبی واعاد فہرستھا معروف زریق دار الخیر بدمشق ط ۲، ۱۴۱۶ ھجری بمطابق ۱۹۹۵

شرح مشکل الآثار: لامام ابی جعفر الطحاوی (ت ۳۲۱ ھجری) تحقیق الشیخ شعیب ارناؤط موسسۃ الرسالۃ ط ۱، ۱۴۱۵ ھجری بمطابق ۱۹۹۴

الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ: تحقیق محمد الحلوانی ومحمد شودری طبع رمادی والموتمن الدمام والریاض ط ۱، ۱۴۱۷ ھجری بمطابق ۱۹۹۷

صحیح مسلم بشرح الامام النووی: (ت ۶۷۶ ھجری) الطبعۃ المصورۃ عن الطبعۃ المصریۃ مع الترقیم والفہرسۃ، اصدار دار الکتب العلمیہ بیروت

العزیز شرح الوجیز المعروف بشرح الکبیر: للامام ابی القاسم الرفاعی، (۶۲۳ ھجری) تحقیق علی معبد وعادل عبد الموجود دار الکتب العلمیہ بیروت ط ۱، ۱۴۱۷ ھجری بمطابق ۱۹۹۷

الکامل فی التاریخ: للامام عز الدین بن الاثیر (ت ۶۳۰ ھجری) دار صادر بیروت ۱۳۸۵ ھجری بمطابق ۱۹۶۵

لسان العرب: للامام ابن منظور الافریقی دار صادر بیروت

المستدرک علی الصحیحین: للحافظ عبداللہ الحاکم (ت ۴۰۵) مصورۃ دار المعرفۃ بیروت

عن طبعة دائرة المعارف النظامية بحيدر آباد الهند بتحقيق هاشم الندوى

المعجم الصغير الطبراني: الروض الدانى

جامع البيان فى تأويل القرآن: لامام محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملى، أبو جعفر الطبرى (المتوفى 310 :) المحقق : أحمد محمد شاكر الناشر :مؤسسة الرسالة الطبعة : الأولى، 1420ه 2000 -م بيروت (ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، والصفحات مذيلة بحواشى أحمد ومحمود شاكر، وهو ضمن خدمة مقارنة التفاسير)

تفسير الماتريدى (تأويلات أهل السنة: للامام محمد بن محمد بن محمود، أبو منصور الماتريدى (المتوفى 3 :هجرى) المحقق : د . مجدى باسلوم :دار الكتب العلمية -بيروت، لبنان الطبعة :الأولى، 1426ه 2005 -م أعده للشاملة / أبو إبراهيم حسانين (ترقيم الكتاب موافق للمطبوع وهو ضمن خدمة مقارنة التفاسير)

بحر العلوم :المؤلف : أبو الليث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندى (المتوفى : 373ه) (ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة مقارنة التفاسير) دار الكتب العلميه بيروت

الهداية إلى بلوغ النهاية فى علم معانى القرآن وتفسيره، وأحكامه، وجمل من فنون علومه: أبو محمد مكى بن أبى طالب حَمّوش بن محمد بن مختار القيسى القيروانى ثم الأندلسى القرطبى المالكى (المتوفى 437 :ه) المحقق : مجموعة رسائل جامعية بكلية الدراسات العليا والبحث العلمى -جامعة الشارقة، بإشراف أ. د : الشاهد البوشيخى، الناشر : مجموعة بحوث الكتاب والسنة -كلية الشريعة والدراسات الإسلامية -جامعة الشارقة الطبعة :الأولى، 1429 ه 2008 -م (ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة مقارنة التفاسير)

تفسير القرآن :المؤلف : أبو المظفر، منصور بن محمد بن عبد الجبار ابن أحمد المروزى السمعانى التميمى الحنفى ثم الشافعى (المتوفى 489 :ه) المحقق :ياسر بن إبراهيم وغنيم بن عباس بن غنيم، الناشر :دار الوطن، الرياض -السعودية، الطبعة :الأولى، 1418ه- 1997م (ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة مقارنة التفاسير)

معالم التنزيل فى تفسير القرآن = تفسير البغوى: :محيى السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوى الشافعى (المتوفى 510 :ه)

المحقق : عبد الرزاق المهدى، الناشر :دار إحياء التراث العربى -بيروت، الطبعة : الأولى، 1420ه (ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو مذيل بالحواشى، وضمن خدمة مقارنة التفاسير)

الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل: أبو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، الزمخشرى جار الله (المتوفى 538 :ه)

الناشر :دار الكتاب العربى -بيروت، الطبعة :الثالثة 1407 -ه) (ترقيم الكتاب موافق للمطبوع وهو ضمن خدمة مقارنة التفاسير)

الكتاب مذيل بحاشية (الانتصاف فيما تضمنه الكشاف) لابن المنير الإسكندرى (ت 683) وتخريج أحاديث الكشاف للإمام الزيلعى)

المحرر الوجيز فى تفسير الكتاب العزيز: المؤلف : أبو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطية الأندلسى المحاربى (المتوفى 542 :ه)

المحقق : عبد السلام عبد الشافى محمد، الناشر :دار الكتب العلمية -بيروت، الطبعة : الأولى 1422 -ه) (ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة مقارنة التفاسير)

مفاتيح الغيب =التفسير الكبير: : أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمى الرازى الملقب بفخر الدين الرازى خطيب الرى (المتوفى 606 :ه)، الناشر :دار إحياء التراث العربى -بيروت، الطبعة :الثالثة 1420 -ه (ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة مقارنة التفاسير)

تفسير القرآن (وهو اختصار لتفسير الماوردى: أبو محمد عز الدين عبد العزيز بن عبد السلام بن أبى القاسم بن الحسن السلمى الدمشقى، الملقب بسلطان العلماء (المتوفى 660 :ه)، المحقق :

الدکتور عبد اللہ بن إبراہیم الوہبی ،الناشر : دار ابن حزم -بیروت ،الطبعۃ :الأولی ،1416ہ/ 1996 م (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع ،وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

الجامع لأحکام القرآن = تفسیر القرطبی: أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن أبی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی 671 ہ) تحقیق : أحمد البردونی وإبراہیم أطفیش ،الناشر : دار الکتب المصریۃ -القاہرۃ ،الطبعۃ :الثانیۃ ،1384ہ-1964م ،(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع ،وہو مذیل بالحواشی ،وضمن خدمۃ مقارنۃ تفاسیر)

أنوار التنزیل وأسرار التأویل: ناصر الدین أبو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی (المتوفی 685 ہ)المحقق : محمد عبد الرحمن المرعشلی ،الناشر : دار إحیاء التراث العربی -بیروت ،الطبعۃ :الأولی - 1418 ہ)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع ،وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

تفسیر النسفی (مدارک التنزیل وحقائق التأویل: أبو البرکات عبد اللہ بن أحمد بن محمود حافظ الدین النسفی (المتوفی 710 ہ)حققہ وخرج أحادیثہ :یوسف علی بدیوی ،راجعہ وقدم لہ :محیی الدین دیب مستو ،الناشر :دار الکلم الطیب ،بیروت ،الطبعۃ :الأولی ،1419ہ - 1998 م)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع ،وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

التسہیل لعلوم التنزیل: أبو القاسم ،محمد بن أحمد بن محمد بن عبد اللہ ،ابن جزی الکلبی الغرناطی (المتوفی 741 ہ)المحقق : الدکتور عبد اللہ الخالدی ،الناشر :شرکۃ دار الأرقم بن أبی الأرقم -بیروت ،الطبعۃ :الأولی - 1416 ہ)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع ،وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

لباب التأویل فی معانی التنزیل :علاء الدین علی بن محمد بن إبراہیم بن عمر الشیحی أبو الحسن ،المعروف بالخازن (المتوفی 741 ہ)المحقق : تصحیح محمد علی شاہین ،الناشر :دار

الکتب العلمیۃ -بیروت ،الطبعۃ :الأولی 1415 ہ)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع ،وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

الدر المصون فی علوم الکتاب المکنون : أبو العباس ،شہاب الدین ،أحمد بن یوسف بن عبد الدائم المعروف بالسمین الحلبی (المتوفی 756ہ) المحقق :الدکتور أحمد محمد الخراط ،الناشر :دار القلم ،دمشق ،(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع ،وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

تفسیر القرآن العظیم : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی 774 ہ)المحقق : سامی بن محمد سلامۃ ،الناشر : دار طیبۃ للنشر والتوزیع ،الطبعۃ :الثانیۃ 1420ہ - 1999 م)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع ،والصفحات مذیلۃ بحواشی المحقق ،وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

اللباب فی علوم الکتاب :المؤلف : أبو حفص سراج الدین عمر بن علی بن عادل الحنبلی الدمشقی النعمانی (المتوفی 775 ہ)المحقق :الشیخ عادل أحمد عبد الموجود والشیخ علی محمد معوض ،الناشر :دار الکتب العلمیۃ -بیروت / لبنان ،الطبعۃ :الأولی ،1419ہ -1998م

(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع ،وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

تفسیر الإمام ابن عرفۃ: محمد بن محمد ابن عرفۃ الورغمی التونسی المالکی ،أبو عبد اللہ (المتوفی : 803ہ)المحقق :د. حسن المناعی ،الناشر :مرکز البحوث بالکلیۃ الزیتونیۃ -تونس ،الطبعۃ :الأولی ،1986م)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع ،وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

الدر المنثور : عبد الرحمن بن أبی بکر ،جلال الدین السیوطی (المتوفی 911 ہ)(الناشر: دار الفکر -بیروت ،(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

الفواتح الإلہیۃ والمفاتح الغیبیۃ الموضحۃ للکلم القرآنیۃ والحکم الفرقانیۃ :نعمۃ اللہ بن محمود

النخجوانی، ویعرف بالشیخ علوان (المتوفی 920 :ہ)
الناشر :دار رکابی للنشر -الغوریۃ، مصر، الطبعۃ :الأولی، 1419ہ 1999 -م)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

روح البیان :إسماعیل حقی بن مصطفی الإستانبولی الحنفی الخلوتی , المولی أبو الفداء (المتوفی 1127 :ہ)الناشر :دار الفکر -بیروت (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

البحر المدید فی تفسیر القرآن المجید: أبو العباس أحمد بن محمد بن المہدی بن عجیبۃ الحسنی الأنجری الفاسی الصوفی (المتوفی 1224 :ہ)المحقق : أحمد عبد اللہ القرشی رسلان، الناشر: الدکتور حسن عباس زکی -القاہرۃ ،الطبعۃ 1419 :ہ)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)(تنبیہ ہام) : ہذہ الطبعۃ تنتہی بآخر سورۃ القمر، من أول سورۃ الرحمن إلی آخر التفسیر موافق ل ط دار الکتب العلمیۃ -بیروت، الطبعۃ الثانیۃ 1423ہ 2002 -م، وہذا الجزء الأخیر لیس ضمن مقارنۃ التفاسیر

التفسیر المظہری: المظہری، محمد ثناء اللہ، المحقق :غلام نبی التونسی، الناشر :مکتبۃ الرشدیۃ -الباکستان، الطبعۃ 1412 :ہ)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

فتح القدیر: محمد بن علی بن محمد بن عبد اللہ الشوکانی الیمنی (المتوفی 1250 :ہ)الناشر: دار ابن کثیر، دار الکلم الطیب -دمشق، بیروت، الطبعۃ :الأولی 1414 -ہ)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی: شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الألوسی (المتوفی 1270 :ہ)المحقق : علی عبد الباری عطیۃ، الناشر :دار الکتب العلمیۃ - بیروت ،الطبعۃ :الأولی، 1415ہ)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

التحریر والتنویر تحریر المعنی السدید وتنویر العقل الجدید من تفسیر الکتاب المجید : محمد الطاہر بن محمد بن محمد الطاہر بن عاشور التونسی (المتوفی 1393 :ہ)
الناشر : الدار التونسیۃ للنشر -تونس، سنۃ النشر 1984 :ہ)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو مذیل بالحواشی، وضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

تفسیر الشعراوی -الخواطر: محمد متولی الشعراوی (المتوفی 1418 :ہ:الناشر :مطابع أخبار الیوم، (لیس علی الکتاب الأصل -المطبوع -أی بیانات عن رقم الطبعۃ أو غیرہ، غیر أن رقم الإیداع یوضح أنہ نشر عام 1997م)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

التفسیر الوسیط للقرآن الکریم: محمد سید طنطاوی: دار نہضۃ مصر للطباعۃ والنشر والتوزیع، الفجالۃ -القاہرۃ، الطبعۃ :الأولی (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر) تاریخ النشر : أجزاء :3 - 1 ینایر 1997)

أیسر التفاسیر لکلام العلی الکبیر: جابر بن موسی بن عبد القادر بن جابر أبو بکر الجزائری ،الناشر :مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، الطبعۃ : الخامسۃ، 1424ہ/2003م،)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع وہو مذیل بحاشیۃ نہر الخیر، وضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

صفوۃ التفاسیر : محمد علی الصابونی ،الناشر :دار الصابونی للطباعۃ والنشر والتوزیع - القاہرۃ ،الطبعۃ :الأولی، 1417ہ 1997 -م)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ التفاسیر)

التفسیر الوسیط للزحیلی: دوہبۃ بن مصطفی الزحیلی ،الناشر :دار الفکر -دمشق، الطبعۃ : الأولی 1422 -ہ)عدد الأجزاء 3 :مجلدات فی ترقیم مسلسل واحد (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمۃ مقارنۃ تفاسیر)

فتوی فی حرمۃ تصویر الانبیاء علیہم السلام : الدکتور امجد رشید بن محمد بن علی الشافعی، طبع

دار الفتح اردن)

السیف المسلول علی من سب الرسول ﷺ : امام تقی الدین السبکی الشافعی رحمہ اللہ (ت ٦٨٣) تحقیقا یا داحمد الغوج ،مکتبہ فاروق اعظم قصہ خوانی بازار بشاور الباکستان)

الکتاب : الأموال لابن زنجویہ : أبو أحمد حمید بن مخلد بن قتیبة بن عبد اللہ الخرسانی المعروف بابن زنجویہ (المتوفی 251 :ہ) تحقیق الدکتور : شاکر ذیب فیاض الأستاذ المساعد -بجامعة الملک سعود، مرکز الملک فیصل للبحوث والدراسات الإسلامیة ،السعودیة الطبعة :الأولی، 1406ہ 1986 -م)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمة التخریج)

الکتاب : مسند الإمام أحمد بن حنبل ،أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (المتوفی 241 :ہ) المحقق : شعیب الأرنؤوط -عادل مرشد، وآخرون ،إشراف : دعبد اللہ بن عبد المحسن الترکی ،الناشر :مؤسسة الرسالة ،الطبعة :الأولی، 1421ہ 2001 -م

(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمة التخریج)

الکتاب : الکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار : أبو بکر بن أبی شیبة ،عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی (المتوفی 235 :ہ(المحقق : کمال یوسف الحوت، الناشر :مکتبة الرشد -الریاض ،الطبعة :الأولی، 1409 (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمة التخریج)

الکتاب : مسند الدارمی المعروف ب (سنن الدارمی : أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بہرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (المتوفی 255 :ہ) تحقیق حسین سلیم أسد الدارانی :دار المغنی للنشر والتوزیع، المملکة العربیة السعودیة ،الطبعة الأولی، 1412ہ 2000 -م)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمة التخریج)

المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی 261 :ہ)

المحقق : محمد فؤاد عبد الباقی ،الناشر :دار إحیاء التراث العربی -بیروت (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمة التخریج، ومتن مرتبط بشرح النووی والسیوطی)

السنن المأثورة للشافعی : إسماعیل بن یحیی بن إسماعیل، أبو إبراہیم المزنی (المتوفی : 264ہ، المحقق :د . عبد المعطی أمین قلعجی، دار المعرفة -بیروت ،الطبعة :الأولی، 1406 (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمة التخریج)

أخبار مکة فی قدیم الدہر وحدیثہ :ابو عبد اللہ محمد بن إسحاق بن العباس المکی الفاکہی (المتوفی 272 :ہ) المحقق :د . عبد الملک عبد اللہ دہیش

الناشر :دار خضر -بیروت ،الطبعة :الثانیة، 1414)(ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمة تخریج الأحادیث، وفی الہامش قطوف من کلام المحقق)

سنن أبی داود: أبو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السجستانی (المتوفی 275 :ہ) (المحقق : محمد محیی الدین عبد الحمید، المکتبة العصریة ،صیدا -بیروت (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمة التخریج ومتن مرتبط بشرحہ عون المعبود وحاشیة ابن القیم)

مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار: أبو بکر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبید اللہ العتکی المعروف بالبزار (المتوفی 292 :ہ) المحقق : محفوظ الرحمن زین اللہ، وعادل بن سعد (حقق الأجزاء من 10 إلی (17 وصبری عبد الخالق الشافعی (حقق الجزء (18)مکتبة العلوم والحکم -المدینة المنورة ،الطبعة :الأولی، (بدأت 1988م، وانتہت 2009م ((ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، والأجزاء من 9 - 1 ضمن خدمة التخریج)

السنن الکبری: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی (المتوفی :

303ه)حققه وخرج أحاديثه : حسن عبد المنعم شلبي أشرف عليه : شعيب الأرناؤوط ،لقدم له : عبد الله بن عبد المحسن التركي ،الناشر :مؤسسة الرسالة -بيروت ،الطبعة : الأولى، 1421ه 2001 -م (ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة التخريج)

مسند أبي يعلى : أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي ، الموصلي (المتوفى 307 :ه)المحقق : حسين سليم أسد الناشر :دار المأمون للتراث -دمشق ،الطبعة :الأولى، 1984 - 1404)(ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة التخريج)

المجتبى من السنن =السنن الصغرى للنسائي : أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (المتوفى 303 :ه)تحقيق :عبد الفتاح أبو غدة الناشر : مكتب المطبوعات الإسلامية -حلب ،الطبعة :الثانية، 1986 - 1406(ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة التخريج ومذيل بأحكام الألباني، وهو متن مرتبط بشرح السيوطي والسندي)

مسند الروياني : أبو بكر محمد بن هارون الرُّوياني (المتوفى 307 :ه) أيمن علي أبو يماني ،الناشر :مؤسسة قرطبة -القاهرة ،الطبعة :الأولى، 1416)(ترقيم الكتاب موافق للمطبوع ،وهو ضمن خدمة التخريج)

شرح معاني الآثار : أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي (المتوفى 321 :ه)

حققه وقدم له : (محمد زهري النجار - محمد سيد جاد الحق) من علماء الأزهر الشريف ،راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه : د يوسف عبد الرحمن المرعشلي -الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية ،الناشر :عالم الكتب ،الطبعة :الأولى 1414 -ه، 1994م (ترقيم الكتاب موافق للمطبوع ،وهو ضمن خدمة التخريج)

الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان :محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن معْبد، التميمي ،أبو حاتم ،الدارمي ،البُستي (المتوفى 354 :ه(

ترتيب :الأمير علاء الدين علي بن بلبان الفارسي (المتوفى 739 :ه)حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه :شعيب الأرنؤوط ،الناشر :مؤسسة الرسالة، بيروت ،الطبعة : الأولى، 1408ه 1988 -م (ترقيم الكتاب موافق للمطبوع وهو مذيل بالحواشي، ويمكن الانتقال للجزء والصفحة ورقم الحديث)

حلية الأولياء وطبقات الأصفياء : أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (المتوفى 430 :ه)(الناشر :السعادة -بجوار محافظة مصر، 1394ه 1974 -م) -دار الكتاب العربي -بيروت -دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، دار الكتب العلمية -بيروت (طبعة 1409ه بدون تحقيق)(ترقيم الكتاب موافق للمطبوع)

السنن الكبرى : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى 458 :ه)المحقق :محمد عبد القادر عطا ،الناشر :دار الكتب العلمية ، بيروت - لبنان ،الطبعة :الثالثة، 1424ه 2003 -م)(ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة التخريج)

شرح السنة: محيي السنة ،أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي (المتوفى: 516ه(تحقيق :شعيب الأرنؤوط- محمد زهير الشاويش ،المكتب الإسلامي -دمشق، بيروت الطبعة :الثانية ،1403ه 1983 -م)(ترقيم الكتاب موافق للمطبوع)

معجم الشيوخ :ثقة الدين، أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر (المتوفى 571 :ه)المحقق :الدكتورة وفاء تقي الدين

الناشر :دار البشائر -دمشق ،الطبعة :الأولى 1421ه 2000 -م)(ترقيم الكتاب موافق للمطبوع وهو ضمن خدمة التراجم) أعده للشاملة :يا باغي الخير أقبل

الطیوریات: صدر الدین، أبو طاہر السِّلَفی أحمد بن محمد بن أحمد بن محمد بن إبراہیم سِلَفَه الأصبہانی (المتوفی 576 :ہ) من أصول : أبو الحسین المبارک بن عبد الجبار الصیرفی الطیوری (المتوفی 500 :ہ) دراسة وتحقیق :دسمان یحیی معالی، عباس صخر الحسن :مکتبة أضواء السلف، الریاض، الطبعة :الأولی، 1425ہ 2004 -م (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع وہو مذیل بالحواشی)

الکتاب :الآحاد والمثانی : أبو بکر بن أبی عاصم وہو أحمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد الشیبانی (المتوفی 287 :ہ) المحقق :د. باسم فیصل أحمد الجوابرة، دار الرایة -الریاض ،الطبعة :الأولی، 1991 - 1411 (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع، وہو ضمن خدمة التخریج)

الکتاب :إمتاع الأسماع بما للنبی من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع: أحمد بن علی بن عبد القادر، أبو العباس الحسینی العبیدی، تقی الدین المقریزی (المتوفی 845ہ) المحقق :محمد عبد الحمید النمیسی ،الناشر :دار الکتب العلمیة -بیروت ،الطبعة الأولی، 1420ہ 1999 -م) (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع)

المواہب اللدنیة بالمنح المحمدیة : أحمد بن محمد بن أبی بکر بن عبد الملک القسطلانی القتیبی المصری، أبو العباس، شہاب الدین (المتوفی 923 :ہ) الناشر :المکتبة التوفیقیة، القاہرة -مصر (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع)

شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة بالمنح المحمدیة : أبو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن أحمد بن شہاب الدین بن محمد الزرقانی المالکی (المتوفی 1122 :ہ) الناشر: دار الکتب العلمیة ،الطبعة :الأولی 1417ہ 1996-م (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع وہو مذیل بالحواشی)

الرحیق المختوم :صفی الرحمن المبارکفوری (المتوفی 1427 :ہ) الناشر :دار الہلال -بیروت (نفس طبعة وترقیم دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزیع) الطبعة :الأولی (ترقیم

الکتاب موافق للمطبوع)

السیرة النبویة والدعوة فی العہد المدنی : أحمد أحمد غلوش، الناشر :مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزیع، الطبعة :الأولی 1424ہ 2004 -م (ترقیم الکتاب موافق للمطبوع وہو مذیل بالحواشی)

الکتاب :محمد صلی اللہ علیہ وسلم :محمد رضا (المتوفی 1369 :ہ) (الکتاب مرقم آلیا غیر موافق للمطبوع)

(التمثیل حقیقة، تاریخه، حکمه ۰۷، رمضان المبارک ۱۴۳۳ ہجری بمطابق جولائی ۲۰۱۲م)

فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام علامہ ضیاء احمد قادری رضوی مطبع مکتبہ طلع البدر علینا لاہور پاکستان)

مفتی ضیاءاحمد قادری رضوی کی دیگر کتب

1۔ وعظ کرنے والی انگوٹھیاں
2۔ اسلام اور کھیل
3۔ میلاد سید المرسلین ﷺ
4۔ میلاد سید الانبیاء والمرسلین ﷺ
5۔ اسلام معیشت
6۔ اعلیٰ حضرت اور سائنس
7۔ پنے ایمان کی فکر کیجیے
8۔ قربانی کے فضائل ومسائل
9۔ کس دور کا مسلمان ترقی یافتہ ماضی یا حال کا؟
10۔ کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟
11۔ فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام
12۔ اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو
13۔ اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ کے واقعات
14۔ اعظمت حبیب الرحمن من تفسیر روح البیان
15۔ اسلام اور عورت
16۔ تاریخ اہل سنت
17۔ میلاد سید الانبیاء ﷺ
18۔ قلم کا ادب
19۔ طلع البدر علینا
20۔ مسجد ضرار اور اس کے نمازی
21۔ منافقین اور ان کی صفات
22۔ صلوا علی الحبیب ﷺ

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی کی دیگر کتب

1۔ وعظ کرنے والی انگوٹھیاں
2۔ اسلام اور کھیل
3۔ میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
4۔ میلاد سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
5۔ اسلام معیشت
6۔ اعلی حضرت اور سائنس
7۔ اپنے ایمان کی فکر کیجیے
8۔ قربانی کے فضائل و مسائل
9۔ کس دور کا مسلمان ترقی یافتہ ماضی یا حال کا؟
10۔ کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟
11۔ فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام
12۔ اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو
13۔ اعلی حضرت کے پسندیدہ کے واقعات
14۔ اعظمت حبیب الرحمٰن من تفسیر روح البیان
15۔ اسلام اور عورت
16۔ تاریخ اہل سنت
17۔ میلاد سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
18۔ قلم کا ادب
19۔ طلع البدر علینا
20۔ مسجد ضرار اور اس کے نمازی
21۔ منافقین اور ان کی صفات
22۔ صلوا علی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

Printed by:
Sajjad Publication 0300-7591943